بارہ ہزار

اقوالِ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پر مشتمل نادر و نایاب کتاب

غررالحکم و دررالکلم

تالیف:

علامہ آمدی علیہ الرحمۃ

المتوفی ۵۱۰ھ

یعنی:

"حکمتِ بوترابؑ"

ترجمہ و تحقیق

علامہ سید جاوید جعفری

جلد اول

م حسن علی رحمت اللہ
شبیر بانو بائی مُلیانی ما
الحاج حیدر علی حسن علی
کے ثواب کے لیئے سورہ فاتحہ
ارش ہے۔ شکریہ۔

(تقریباً)

۱۲۰۰۰ ہزار

اقوالِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پر مشتمل نادر و نایاب کتاب

غُرَرُ الحِکَم و دُرَرُ الکَلِم

تالیف

عَلامہ آمدی علیہ الرحمۃ المتوفی سنہ ۵۱۰ھ

اصل عربی متن اور اعراب کے ساتھ

"حکمتِ بوترابؑ"

جلد اوّل

تحقیق و ترجمہ

علامہ سید جاوید جعفری

ادارہ فروغِ علمِ معصومؑ

۹/۲۲۷ - دستگیر سوسائٹی - کراچی 38

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب ـــــــ حکمت بوتراب

تحقیق و ترجمہ ـــــــ علامہ سید جاوید جعفری

کتابت ـــــــ سید جعفر صادق

ناشر ـــــــ ادارۂ فروغ علم معصوم

طبع اول ـــــــ ۱۴۰۸ھ

تعداد ـــــــ ۱۰۰۰

مہتمم طباعت ـــــــ انعام اللہ خان

مطبوعہ ـــــــ مائیکرو پرنٹنگ ایجنسی
بہ تعاون، حنیف طباعت گھر

میں اِس کتابِ جلیل کو

اپنی والدۂ ماجدہ سیّدہ مبشرہ خاتون

کہ جن کے ذریعے دین کی دولت ورثے میں نصیب ہوئی

منسُوب کر رہا ہوں۔

ربِّ رحمت وشفا

اُن کی عمر کو دراز، اُن کی صحت کو قوی

اور

اُن کو عافیت واطمینان کی گھڑیاں

بخشتا رہے۔

(آمین)

قطعہ تاریخِ اشاعت "حکمتِ بُوتُرابؑ"

از : حضرت رئیس امروہوی دام مجدہٗ

مبارک ہو جاوید کی تازہ فکر — کہ ہے شارحِ رمزِ اُمّ الکتاب
ہر اک حرف ہے دفترِ آگہی — ہر اک باب ہے اک بصیرت کا باب
ہیں از روئے اعداد بارہ ہزار — یہ اقوالِ پاکیزۂ بُوتُرابؑ
سلونی کے منبر کا وہ خطبہ خوان — کہ معجز نما جس کی شانِ خطاب
وہ جس کا اک اعجاز تھا لَو کُشِفَ — سبھی اُس کے انوار سے فیض یاب
امامِ زمانؑ اور نفسِ رسولؐ — ولایت پناہ و امامت مآب

بصد فخر رُوح الامیں نے کہا
کہ ہے سرمدی حکمتِ بُوتُرابؑ

۱۴۰۸ھ

یہ عظیم کتاب!

یہ کتاب علمِ ربانی کا صحیفہ، اسرارِ نبوت کا آئینہ، قرآنِ عظیم کی تفسیر و تاویل اور امامِ مبینؑ کی حقانیت کی برہانِ عظیم ہے۔

اپنی جامعیت، تنوع، فصاحت و بلاغت، فلسفیانہ روش اور مفکرانہ انداز کے لحاظ سے اسلام کے دستورِ اخلاقیات کی عظیم ترین دستاویز ہے۔

یہ کلام اُس امیرِ کلامؑ کا ہے۔

جو از روئے قرآن کُل صاحبانِ ایمان کا ولی ——— مدینۂ علم و حکمت کا دَر ——— نسلِ خیر سلیل کا وسیلہ ——— خود صاحبِ سلسبیل، مُسلمِ اوّل ——— اسلام کا سب سے بڑا سپاہی ——— رسولؐ کا مرکزِ محبت ——— قرآن کے ظاہر و باطن سے آگاہ ——— صاحبِ سیف و قلم، یعنی ——— حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا!

اس کتاب کی مکمل تعریف کرنے کا حق اسی کو حاصل ہے جو اس کی مکمل معرفت رکھتا ہو اور اس کتاب کی مکمل معرفت اس وقت تک محال ہے جب تک امامؑ کی بیان کردہ حکمت، بتائے ہوئے راستوں، بار بار دہرائی جانے والی عبرتوں پر عمل پیرا نہ ہو،

یہ کتاب ایک طرف فلسفیانہ رزق دیتی ہے تو دوسری طرف ذوقِ عبادت رکھنے والوں کو معرفتِ ربّانی کی دولت سے نوازتی ہے۔ اس کتاب میں اسلامی اخلاقیات کے جتنے پہلو اجاگر کیے گئے ہیں کلام خدا اور رسولؐ کے بعد، دنیا کے کسی انسان کی زبان اور صفحۂ دہر کی کسی کتاب پر ان کا وجود نہیں ہے۔

یہ کتاب، فرد، فرقہ، خطہ، مذہبوں کے دائروں، ہر قید، ہر بندش اور ہر محدود پیغام سے مبرّا ہے۔

یہ امام مبینؑ کا زندہ و بیدار کلام ہے

جو زمان و مکان سے ماورا ہر انسان اور ہر جگہ کے آدمی کے لیے ـــــ

رسالتؐ کی گود میں پلے ـــــ اور ـــــ احسنِ تقویم میں ڈھلے ـــــ ہوئے انسانِ حقیقی کا کلام ہے۔

امیرالمؤمنینؑ نے اس کتاب میں انسانیت کی جتنی قدریں اور انسان کے جتنے مقامات بیان کیے ہیں ـــــ

بغیر الہامِ ربّانی ان کا احاطہ ممکن نہیں ـــــ،

اور ـــــ

الہام بھی ایسا کہ اس کے لیے کسی تصدیق کی ضرورت نہیں ـــــ

اس لیے کہ وہ ـــــ صاحبِ عصمت کا الہام ہے۔

اس کتاب تک رسائی

۱۹۷۲ء میں پہلی مرتبہ جب میں کراچی یونیورسٹی گیا تو خود بخود میرے قدم مادرِ علمی کی مرکزی لائبریری کی پرشکوہ عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ لائبریری میں داخل ہو کر میں نے اپنا رخ علومِ اسلامیہ کی کتابوں کے سیکشن کی طرف کیا۔ وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلی کتاب اپنے ہاتھوں میں لی وہ یہی کتاب غُرَرُ الحِکَم وَ دُرَرُ الکَلِم تھی۔

اس کتاب کو کھولتے ہی میں حیرت اور دہشت میں مبتلا ہو گیا کہ کس طرح سے یہ کتاب جو علمِ امامت کا ایک شاہکار ہے اُردو داں طبقے سے ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے دُور ہے اور کیوں نہیں اس عظیم اور اعلیٰ کتاب کا ترجمہ کیا گیا۔

اس وقت سے اس کتاب کے ترجمہ کرنے کی آرزو میرے دل میں جاگزین رہی الحمدللہ! ربُّ العزت کی توفیق اور استعانت سے یہ موقع پورے پندرہ سال بعد نصیب ہوا۔

بارگاہِ بے نیاز میں میری دعا ہے کہ اللہ اس کتاب پر عمل کرنے کی اور اس سے فیض و برکت پانے کی سب سے پہلے مجھ کو اور ہر پڑھنے اور سننے والے کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سید جاوید جعفری
جمعۃ المبارک ۱۰ جمادی الاوّل ۱۴۰۶ھ
مطابق یکم جنوری ۱۹۸۶ء

معجزاتی ادب کے بارے میں!

از : سید محمد تقی (صدر عالمی فلسفہ کانگریس)

انسان کن اصولوں کے تحت زندگی گزارے ——— ؟

یہ سوال نسلِ انسانی کے سامنے شروع سے رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ سوال بھی شروع سے ذہین انسانوں کے اذہان کو اُلجھاتا رہا کہ ———

یہ حیات و کائنات کیا ہے ——— ؟

کیوں ہے ——— ؟

اور انسان کا مقام اس کون و فساد سے پُر کائنات میں کیا متعین کیا جائے ——— ؟

دنیا کی تمام اقوام کے ادب یا زبانی روایتوں کے ادب میں وہ اقوال —— مشورے، پند و نصائح اور حکمت آموز جملے ملتے ہیں جن میں دانشوروں کے تجربات اور سوچ کو سمویا گیا ہے۔ ادب کی یہ قسم جسے 'حکمتیات' کہا جاسکتا ہے۔

بڑی دلچسپ ، دلکش اور زندگی کو صحیح ڈھنگ پر گزارنے میں مدد دینے کے لیے بے حد مفید نصیحتوں، مشوروں اور ہدایتوں کی حامل ہے ــــــــ

لیکن تاریخ کا المناک حادثہ یہ ہے کہ افراد اور معاشروں نے ــ کم ــ بہت ہی کم ان ہدایتوں، مشوروں اور نصائح سے فائدہ اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے ــــــ بلکہ تاریخ میں آپ کو اس خیال کی تائید میں بہت سے ثبوت مل جائیں گے کہ انسانی معاشروں میں عموماً دانشوروں سے محبت کرنے والوں کے مقابلے میں نفرت کرنے والوں کی تعداد زیادہ رہی۔

اسی کے ساتھ تاریخ کا یہ عجیب تجربہ بھی رہا ہے کہ جن لوگوں سے یعنی جن حکماء اور مفکروں سے سب سے زیادہ محبت کی گئی ہے ان ہی سے سب سے زیادہ عداوت بھی کی گئی ہے اور یہ عجیب اور تکلیف دہ سانحہ بھی تاریخ نے دیکھا کہ ــــ زیر نظر کتاب جس محترم ہستی کے اقوال پر مشتمل ہے اس کے مصنف نسلِ انسانی کی وہ واحد شخصیت ہیں جن سے سب سے زیادہ محبت اور سب سے زیادہ عداوت کی گئی ہے۔

"حکمتِ بوترابؑ" ــــــ حضرت علیؑ کے اقوال اور ارشادات کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعے میں تقریباً بارہ ہزار اقوال ہیں۔

ان اقوال کا آپ گہری نظر سے جائزہ لیں تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ادب کی وہ قسم جسے اوپر ــــ حکمتیاتی ادب ــــ سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں حضرت علیؑ کے اقوال کے چند اختصاصات ہیں جن کو ادب کی مذکورہ صنف میں کسی اور جگہ مجتمع شکل میں نہیں دیکھا گیا۔

خالص فصاحت اور بلاغت کا جہاں تک تعلق ہے تو صرف اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا کلام ہے۔ علیؑ کا ہر قول

اور ہر جملہ ادب کا حسین ترین شاہکار ہوتا ہے۔

لیکن بات یہیں آکر نہیں رُکتی ——

ان اقوال میں وہ گہرائی اور گیرائی موجود ہے جن میں ماورائیت کے ابعاد صاف طور پر نظر آتے ہیں۔ یعنی مطلب یہ کہ ——

مذکورہ اقوال مکانی و زمانی تعینات سے اُٹھ کر حیات و کائنات کی عظیم ترپہنائیوں کو اپنے دائرے میں لے لیتے ہیں۔ اب مثال کے طور پر یہ قول کہ:

"یہ دنیا ایک رونے والے شخص کے قہقہے کی حیثیت رکھتی ہے"

ادب پارے کے طور پر کتنا خوبصورت —— کس قدر حسین جملہ ہے جسے پڑھ کر ہر شخص کے ادبی ذوق میں ایک پرکیف لہر دوڑ جاتی ہے ——

لیکن بات صرف اتنی سی ہی نہیں ہے —— ادب کے اس شاہکار جملے میں اس کائنات کی نہاد اور ساخت کے بارے میں ایک بے حد بنیادی اور اساسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہاں — اس ضمن میں یہ بات پیشِ نظر رہے کہ —— دُنیا —— کا لفظ جدید عہد کے لہجے میں کائنات کے ہم معنیٰ ہوتا ہے۔ یعنی کائنات مادّی کے ہم معنیٰ۔ جس کے مقابل آخرت کا لفظ آتا ہے جو وجود کے روحانی ابعاد کو بتاتا ہے۔

تو کہا یہ جا رہا ہے اور حیرت انگیز طور پر معجزاتی انداز میں کہ یہ کائنات مادّی جس میں ہمیں اس دُنیا کی زندگی گزارنی ہے، دو متضاد اکائیوں پر مشتمل ہے جنھیں آپ وجود و عدم (عدمِ محض نہیں) بھی کہہ سکتے ہیں —— خیر و شر بھی کہہ سکتے ہیں —— مسرت اور غم اور تکلیف و راحت بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ وجود من حیث الوجود ایک یکتا اکائی ہے ایک وحدت ہے جو سب سے بڑی سچائی اور حقیقی معنوں میں —— حقیقتِ کبریٰ —— ہے جو ان تمام

اطلاقات و تعینات سے ماورا، اور ان سب ہی کو اپنے دائرے میں لے لیتی ہے۔ گویا دوئی کی یہ اکائیاں اضافی یا اعتباری اطلاقات کی حامل ہیں (تفصیل کے لیے میری کتاب "تاریخ اور کائنات ۔میری نظر میں" ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

بالفاظِ دگر یہ کائنات ڈائیلیکٹیکل نہاد یا ساخت رکھتی ہے لیکن اس ساخت کو ـــــ رونے والے کے قہقہے سے تعبیر کرنا ایک ایسا اندازِ بیان ہے جس کا تصور آج تک کسی فانی انسان کے تخیل کو چھُو کر نہیں گزرا تھا۔

علیؑ تاریخِ انسانی میں دانشوروں کے سرخیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخِ تہذیبِ انسانی میں اقوال علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مجموعوں کے علاوہ کوئی ایسا ادب پارہ موجود نہیں ہے جن میں اخلاقی قدروں اور زندگی گزارنے سے متعلق گہرے تجربوں پر مشتمل اقوال کے ساتھ ساتھ علم اور عقل کی عظمت پر بار بار زور دیا گیا ہو۔

ان چاروں عناصر: اخلاقی اقدار ـــــ تجربات زندگی ـــــ علم ـــــ اور ـــــ عقل' کی بابت مختلف دانشوروں نے اپنے اپنے رجحانات کے ساتھ یا ان کے مطابق مشورے دیے ہیں۔ لیکن یہ اختصاص ان اقوال کے مجموعوں کا ہے کہ ان میں مذکورہ چاروں جہتوں کو ایک کل میں سمو دیا گیا ہے ـــــ

مگر اس نقطے سے یوں سرسری طور پر گزر جانا حقائق سے انصاف نہ ہوگا۔ ـــــ یہ بات رکارڈ پہ آنے کی ہے کہ علیؑ تاریخ کی وہ واحد شخصیت ہیں جنھوں نے عقل کو تہذیب کی سب سے بڑی قدر کے طور پر منوایا ہے۔

عقل اور علم لازم و ملزوم ہیں ـــــ اس لیے عقل کے ساتھ ساتھ علم پر بھی پوری تاکید کلامِ علیؑ میں ملتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ علم پر اصرار بعض دوسرے مذہبی ادب میں بھی ملتا ہے مگر عقل کی مرکزیت پر اصرار صرف حضرت علیؑ ہی کے یہاں موجود ہے جبکہ عام مذہبی ادب میں یا تو عقل کا ذکر ہی نہیں یا ہے تو سرسری اور یا ـــــ اور

اس ـــــ یا ـــــ کے حصے میں مذہبی ادب کا وسیع تر مجموعہ آجاتا ہے ۔ کھل کر اور اعلانیہ عقل کیشی کی مذمت ، تنقیص بلکہ تحقیر کی گئی ہے ۔

یوں تاریخِ تہذیب کی ـــــ علیؑ ـــــ ہی وہ واحد مذہبی شخصیت ہیں جو سارے عقائد کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کا بار بار مشورہ دیتے ہیں ۔ اس پہلو پر بار بار اصرار کرتے ہیں ۔ اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام دانشوروں کے قبیلے کے ہیرو کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ لیکن وقت تو کم ہے اور مضمون کی جلد تکمیل پر اصرار لہٰذا اس داستان کو یا داستان کے اس حصے اسی نقطے پر ختم کر دینا چاہیے ۔

تاہم ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ ـــــ عقل پر اصرار ' اور عقل کو ہر معاملے میں حَکَم قرار دینے کا مسئلہ ؛ تو اس معاملے میں عقل سے مراد ' فرد کی اپنی عقل ہے ۔ یعنی مدعا یہ ہے کہ جو فیصلہ بھی ہو عقل سے ہو ، جذبات اور خواہشوں کے تحت نہیں ـــــ افلاطون نے کہا تھا :

" جدھر بھی دلیل مجھے لے جائے گی میں اسی طرف چلا جاؤں گا ۔ "

افلاطون کی یہ نصیحت فلسفیوں کے حلقے تک محدود ہو کر رہ گئی ۔ مذاہبِ عالم کی پوری تاریخ میں علیؑ وہ واحد مذہبی قائد ہیں جنھوں نے نسلِ انسانی کے ہر فرد کو یہ مشورہ دیا کہ وہ جو فیصلہ بھی مسائلِ حیات و کائنات کے بارے میں کرے اس کے لیے آخری ـــ حَکَم ـــــ اپنی عقل کو قرار دے ۔ خواہشوں اور امنگوں یا نفرتوں کو نہیں ۔

مذہب ہر انسان کا مسئلہ ہے اس لیے دانشوروں کے ہیرو کا یہ قول وسیع دائرے کے کونوں تک پہنچ گیا ۔ اور عقل و مذہب کے اس سنتھیسز کے نتیجے میں ایک ایسی انسانی تہذیب کے اکیسویں صدی میں وجود میں آنے کا امکان پیدا ہو گیا جو سابقہ اور موجودہ نسلوں کی بہت سی الجھنوں کو سلجھانے میں کامیاب ہو جائے گی ۔

تاریخ کے ایک ایسے موڑ پر جہاں انسانیت پہنچ گئی ہے اور تاریخ چند اہم

فیصلے کرنے والی ہے۔ تہذیب کے مستقبل کے لیے یہ بے حد ضروری ہے کہ اُسے ۔ علیؑ ۔۔۔ جیسے عظیم انسان کا تعارف اور رہنمائی کی خوش قسمتی حاصل ہو تاکہ آدم کی یہ نسل ان عذابوں سے نجات پاسکے جو کوئی پینتیس (۳۵) لاکھ سال سے اس کے مقدر کا حصہ بنے رہے ۔۔۔۔۔۔ !

علامہ سید جاوید جعفری، واقعی ہم سب کے شکریوں کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ۔۔۔۔ علیات ۔۔۔۔ (کیا یہ اصطلاح پسندیدہ قرار نہیں دی جائے گی ؟) کے اس اہم ذخیرے کو اُردو کا لباس پہنایا۔ تقریباً بارہ ہزار اقوال کا یہ ذخیرہ ایک بہت بڑا خزانہ ہے جس سے اردو کی ادبی دولت میں شاندار اضافہ ہوگا۔

ترجمہ ایک مشکل صنف ہے ادب کی۔

یہ کوئی بچوں کا کھیل تو ہے نہیں کہ قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کردیا۔ پھر اعلیٰ فکر پاروں یا صفِ اوّل کے ادبی شاہکاروں کا ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا تو ایک جوئے آب ہے جو انتہائی سنگلاخ پہاڑوں کا سینہ چیر کر ہی لائی جاسکتی ہے اور اس کے بعد کی ۔۔۔۔۔ پھر ۔۔۔۔ یہ ہے کہ عربی زبان کا ترجمہ اور وہ بھی امیرالمومنین علیؑ کے اقوال کا۔

سو یہ تو ایک معجزہ ہے جس کا دکھانا کسی فانی انسان کے بس میں نہیں ہے علیؑ کے اقوال ۔۔۔۔۔ زمانی اور مکانی تعینات کو توڑ کر زمان کے بہاؤ کے ساتھ چلتے ہیں اور اتنے ابعاد کو اپنی جلو میں لے کر کہ معانی کی ان پہنائیوں کے لیے کسی زبان میں عربی کے علاوہ اور غالباً سنسکرت کے علاوہ بھی ۔۔۔۔۔ الفاظ موجود نہیں جو مفاہیم کا بوجھ اٹھا سکیں۔

الٰہی کتب اور خاص طور پر قرآن مجید ان چند کتابوں میں شامل ہے جو مفاہیم کی متعدد سطوح رکھتی ہیں اور یہی حال تقریباً اقوالِ علیؑ کا ہے جن سے

مفاہیم کی متعدد جہتیں، کئی پہلو پھوٹتے ہیں۔

ایک قول کو عبارت کے ذریعے تو سمجھایا جاسکتا ہے لیکن مفرد لفظوں میں ترجمہ کرکے پیش کرنا بڑی جان جوکھوں کا عمل ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ علامہ سیّد جاوید جعفری نے اس مشکل امتحان کو بڑی کامیابی سے پاس کیا ہے۔

قرآن تو ایک ایسے کلام کے مجموعے کا نام ہے جس کے مفاہیم کی تہیں گہرائی میں دور تک چلی گئی ہیں اس لیے وہ ہزارہا تراجم کے باوجود آئندہ بھی ان گنت ترجموں کا تقاضہ کرتا رہے گا ——————

قرآن کے بعد —— اقوالِ علیؑ بھی ——————

طول وعرض میں اتنا پھیلاؤ رکھتے ہیں کہ مستقبل ان کے تراجم اور تشریحات میں مشغول رہے گا۔

علامہ سیّد جاوید جعفری نے پھر ایک مشکل بوجھ یہ بھی اٹھایا کہ ——————

—————— ان اقوال پر اعراب بھی لگا دیے۔

عربی میں اعراب کی بڑی اہمیت ہے۔ زبر —— زیر —— پیش میں سے مثلاً کسی ایک کی غلط نشست معانی کے سارے ڈھانچے کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔

اعراب نے عربی زبان کو بڑی منضبط زبان بنا دیا ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ اعراب کا نظام عربی کو ایک سائنٹفک زبان بنانے کا سبب بن گیا ہے ——

لیکن ادب ——————

اعلیٰ ادب —— اور —— سب سے اعلیٰ ادب ——————

یعنی کلام علیؑ پر اعراب لگانا ایک انتہائی مشکل فرض ہے جس کا سرانجام دے دینا زبان پر گہری گرفت کا ثبوت ہونے کے علاوہ شدید ذہنی محنت کے استعمال

کا ثبوت بھی ہے جس پر مجھے یقین ہے ۔ اس کتاب کے تمام قاری محترم مصنف کے دل سے شکرگزار ہوں گے ۔

علیؑ کا کلام ایک معجزاتی کلام ہے ۔

اس کلام کو آپ جتنی بار بھی پڑھیں گے اس کی مزید پہنائیوں کی دریافت کریں گے ـــــ علامہ کو میں دلی مبارکباد دیتا ہوں ـــــ

اور اردو فہم حلقوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے "حکمتِ بوتراب" کی تالیف اور ترجمہ کیا ـــــ

اور اردو میں ـــــ علیاتؑ ـــــ کی صنف میں جو سرمایہ ہے ـــ اس میں قابلِ قدر اضافہ کیا۔

ـــــ ✳ ـــــ

شُکر گزاریاں

میں اس کتاب کے سلسلہ میں اُن تمام افراد کا شکر گزار ہوں اور ان کے لیے دست بدعا ہوں کہ جنھوں نے علم امامت کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں میرے ساتھ تعاون کیا۔

بارالہا! تو ان کو محفوظ رکھ، ان کی عزت، ان کی جان اور ان کے اموال کی حفاظت فرما، ان کو عافیت کا گھر عطا کر، ان کی گھڑیوں کو اطمینان والا قرار دے، ان کو مسرت، خوشی اور برکت عطا فرما ـــــــ خصوصاً ان پر کہ جن کے ذریعے اس کتاب کی تمام جلدوں کی فوٹو اسٹیٹ تک میری رسائی ہو سکی اور پھر وہ کہ جن کے ایما، ہمت افزائی اور مسلسل تلقین نے مجھے اس کام کے سلسلے میں بیدار رکھا اور دورانِ کام انتھک محنت کی اور میرے ساتھ بے لوث محبتیں کیں۔ اور وہ کرم فرما اور محسن کہ جنھوں نے اس عظیم کتاب کی طباعت

اور اس کو انتہائی شاندار پیمانے پر طبع کروانے کا بیڑا اٹھایا اور کسی بھی مرحلہ پر مجھے وسائل کے سلسلے میں مایوس نہ ہونے دیا۔

ربُّ العالمین ان کے اس خلوصِ ثواب کی وجہ سے کہ جس کی خاطر انھوں نے اپنا نام لکھنے کی بھی اجازت نہ دی اور مجھ سے اس کتاب کی تمام جلدوں کی طباعت کی ذمہ داری اٹھا لینے کا وعدہ کیا۔

ربُّ العالمین! ان پر عنایتِ پیہم رکھ ـــــ اور ـــــ ان کی توفیقات اور اپنی عطا کردہ نعمتوں میں ان کے لیے اضافہ فرما۔

غالبؔ ندیمِ دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیٔ بُوترابؑ میں

ہر کہ در آفاق گردد بُوتُرابؑ
باز گرداند ز مغرب آفتاب

اقبالؔ

اے خدیوِ ملکِ دیں شاہِ حجاز
اے دو عالم کے معین و کارساز
اے دُرِ دریائے رازِ بے نیاز
قلزمِ آفت میں ہے میرا جہاز

اب مدد کیجے دمِ امداد ہے
یا امیر المومنینؑ! فریاد ہے

(میر انیسؔ)

عطیۂ کتاب از بارگاہِ امامؑ

"غرر الحکم" کے ایک فارسی زبان کے مترجم آقائے محمد علی انصاریؒ اپنے ترجمۂ کتاب کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے "غرر الحکم" کا ایک ایسا نفیس اور شاندار قلمی نسخہ ملا جو سنہ ۱۰ھ کا کتابت شدہ تھا اور جس پر ایک بہت بڑے محدث اور عالم مرزا عبد الجواد مُغفلیؒ کی تحریر تھی۔ یہ نسخہ ایک وقفِ خاص تھا۔ علامہ مُغفلیؒ نے جو کہ علامہ بحر العلوم سید مہدی طباطبائیؒ کے شاگرد تھے۔ اس قلمی نسخہ کے ملنے کا واقعہ اس مخطوطہ پر خود اپنے قلم سے یوں تحریر کیا ہے:

"علی مراد خان زند کے زمانۂ حکومت میں جبکہ میں اپنے استاد علامہ بحر العلوم سے درس لیتا تھا ایک دن میں حضرت امیر المومنینؑ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دورانِ زیارت میں نے عرض کیا کہ اے میرے مولا و آقا میں آپؑ کی کوئی ایسی کتاب چاہتا ہوں جس میں آپؑ کی ہدایتیں ہوں اور ان سے یہ حقیر فیض حاصل کرسکے، پس جب میں حرمِ اقدس سے باہر نکلا تو ملّا معصوم علی کتاب فروش نے صحنِ حرم میں مجھ کو آواز دی کہ اے شخص! آ اور اس کتاب کو خریدے کیونکہ یہ بہت عمدہ کتاب ہے

اس نے بہت ہی کم قیمت میں وہ کتاب مجھے دی۔ اس سے
مجھے یہ معلوم ہوا کہ میری درخواست امیر المومنین علیہ السلام
کی بارگاہ میں قبول ہوگئی اور یہ آنجنابؑ کا عطیہ ہے۔"

نوٹ:

میرزا عبد الجواد عقیلیؒ نے یہ تحریر "غرر الحکم" کے نسخہ پر ۱۲۰۵ھ میں لکھی۔ اس تحریر کے نیچے میرزا عبد الجواد عقیلیؒ کے اشعار جو انھوں نے اس کتاب کے بارے میں ارشاد فرمائے موجود ہیں۔

کجائی تو ای طالب تیز رائی   کہ جویای حق از این در درائی

اے محکم فکر کی تلاش کرنے والے کہاں ہے؟ کہ اگر حق کا متلاشی ہے تو اس دروازے سے اندر آ۔

بہ بینای دانشور از ہیچ باب   رفیقی نباشد بسان کتاب

دانشوروں کی چشم بصیرت کے لیے ہر لحاظ سے اس کتاب جیسی کوئی دوسری کتاب رفیق نہیں ہو سکتی۔

کتابی چنین غمزدائی کجا است   ہمت غمزدا ہم مسرت فزا است

ایسی غم زدائی کرنے والی کتاب کہاں ہے کہ جو غم زدائی بھی کرے اور مسرتیں بھی عطا کرے۔

برآرد تو را سر ز خواب گراں   شود رہنمایت سوی سروراں

تیرے سر کو خوابِ گراں سے اٹھائے اور انسانیت کے سرداروں کی طرف رہنمائی کرے۔

ز انجام و آغازِ ہر دو سرا   نماید ز مجراو از ماجرا

دونوں جہان کے آغاز و انجام دکھائے اور نیز یہ بھی کہ کیسے گزر ہوا اور اس جہان میں کیا گزری۔

کند پاکت ز آلایش نفس دون　　　شوی از عداۂ ہم از جہت دُن

تجھے نفسِ پست کی گندگی سے پاک کرتی ہے اور تو ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جو عُدۂ اور جہتِ دُون کہلاتے ہیں۔

کند آگہت ہم ز سیرِ سلوک　　　ز سیرِ رعایا و سیرِ ملوک

یہ کتاب سلوک اور معرفت کے طریقوں سے بھی آگاہ کرتی ہے اور رعایا اور بادشاہوں کے احوال سے بھی۔

ز اخلاق و اطوارت آگہ کند　　　ز دل ریشۂ فعل بد بر کند

(اچھے) اخلاق اور تجھے تیرے طور طریقوں کی خبر دیتی ہے جبکہ دل سے ہر بُرے کام کی جڑ اکھاڑ دیتی ہے۔

نماید بتو راہ و رسمِ صواب　　　ز فقرت رہاند کند کامیاب

یہ کتاب تجھے درست راہ اور اس کے طریقوں کی تعلیم دیتی ہے اور تجھے تیری محتاجی سے کامیابی کے ساتھ رہائی عطا کرتی ہے۔

ز جہل و ز اندوہ و از سوءِ حال　　　رہاند رساند بفیضِ زُلال

جہالت، غم اور پریشان حالی سے رہائی دلا کر چشمۂ ازلی کے فیض تک پہنچا دیتی ہے۔

ز نقصان رساند باوجِ کمال　　　ز اوجِ کمالت بقربِ وصال

نقصان سے ہٹا کر تجھ کو اوجِ کمال تک لے جاتی ہے اور اوجِ کمال سے آگے وصال کی قربت عطا کرتی ہے۔

چو مادر دہد بہر بست شہد ناب　　　چو دایہ دہد از بدت اجتناب

یہ کتاب ایک ماں کی طرح سے اخلاقی بیماریوں سے شفا کے لیے شہد پلاتی ہے جیسے ایک دایہ بے شیر کو بُرائی سے بچاتی ہے۔

شوی گر مصاحب مرا و را رواست　　　　که ہم صحبتی نیک چون کیمیا است

اگر یہ کتاب تیری مصاحب بن جائے تو بہت اچھا ہے کیونکہ نیک صحبت کیمیا کی طرح نایاب ہے۔

چنیں میوۂ مشک بوئی لطیف　　　　نیاید مگر از نہالی شریف

ایسا لطیف مشک کی طرح سے خوشبو دینے والا پھل برآمد نہیں ہوتا مگر کسی شجرِ شریف سے۔

نہالی است از کوثر آن خوردہ آب　　　　کہ ہر برگ آن مایۂ صد سحاب

یہ وہ شجر ہے کہ جس نے کوثر کا پانی پیا ہے کہ جس کا ہر پتہ سینکڑوں بادلوں سے بڑھ کر ہے۔

نبیؐ گفتہ او را بود بابِ علم　　　　زکف بحر و کان و ز دل کوہِ حلم

نبیؐ نے ان کو بابِ علم قرار دیا ہے کہ ہتھیلی اس کی سخاوت میں سمندر اور کان ہے اور جس کا دل علم کا پہاڑ ہے۔

علیؑ سرورِ جملۂ اصفیا است　　　　خود از اولیاء برتر از انبیاء است

علیؑ تمام باصفا لوگوں کے سرور و سردار ہیں خود ولیوں میں سے مگر برتر از انبیاء ہیں (سوائے آنحضرتؐ کے)

وجودِ جہاں بستۂ جودِ او است　　　　کہ آن ہمچو مغز و جہان ہمچو پوست

اس جہان کا وجود آپ کے جود و کرم کی وجہ سے ہے کہ آپ اس کا مغز ہیں سارا جہان بمنزلِ پوست ہے۔

بود این ہمہ رشحۂ زاں سحاب　　　　قلیلی از آن جمع در این کتاب

یہ تمام علم اسی ابر کی ایک پھوار ہے کہ جس میں سے تھوڑا سا اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔

۷۸۶

اقوالِ امیرالمومنینؑ کی جمع و تدوین

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام بابُ المدینۃ العلم والحکمۃ کے افکارِ عالیہ کو ہر دَور اور زمانے میں اہلِ معرفت نے جمع اور تدوین کیا ہے اور ان کی شرحیں اور تشریحات فرمائیں کہ جس کا سلسلہ امام علیہ السلام کے اصحاب سے لے کر آج تک جاری ہے۔ ذیل میں ہم چند تالیفات کا ذکر کر رہے ہیں جو آپؑ کے افکارِ حکیمانہ (کہ جس میں خطبات، ارشادات اور موعظہ کا بیان ہے) پر مشتمل ہیں۔

اس فہرست میں فی الحال ہم ان کتابوں کا ذکر کر رہے ہیں جو آپؑ کے خطبات، خطوط وغیرہ پر مشتمل نہیں صرف اقوالِ حکیمانہ پر مشتمل ہے:

① ——— مشہور ادیب اور کلامِ عرب کے انشاپرداز جاحظ (متوفیٰ) نے ۲۵۵ھ میں وفات پائی انھوں نے آپؑ کے اقوال

پر مشتمل کتاب لکھی جو "مائۃ کلمۃ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کے متعدد ترجمے ہوئے جو فارسی اور ترکی زبان میں شرح کے ساتھ شائع ہوئے۔

(۲) —— "نثر اللآلی" جس کے مؤلف ابو علی طبرسی یا سید علی ابن فضل اللہ راوندی یا قطب راوندی ہیں۔ اس کتاب کے متعدد ترجمے اور شرحیں ہوئیں جو فارسی زبان میں ہیں۔

ا۔ شیخ عبد السلام احمد القوبسینی نے اپنی کتاب "مراقی النجابۃ فی قواعد الکتابۃ" میں "نثر اللآلی" سے حضرت علی علیہ السلام کے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں۔ یہ کتاب مصر سے چھپ چکی ہے۔

ب۔ ابن ساوجی ابو المحاسن محمد بن سعد بن نخجوانی نے ۷۳۲ھ میں "نثر اللآلی" کے ہر قول کا فارسی میں ترجمہ کیا جو "بدرۃ المعالی فی ترجمۃ اللئالی" کے نام سے ۱۳۱۵ھ ہجری میں استنبول سے چھپا۔

ج۔ "نثر اللآلی" کا ترکی میں ایک ترجمہ یوسف نصیب نے "رشتۂ جواہر" کے نام سے کیا جو ۱۲۵۷ھ میں استنبول سے چھپا۔

د۔ "نثر اللآلی" کا ترکی زبان میں ایک اور ترجمہ جو معلم ناجی نے کیا ۱۳۰۳ھ میں استنبول سے چھپا۔

(۳) —— "عیون الحکم والموعظۃ" یہ کتاب حضرت

علی علیہ السلام کے تیرہ ہزار چھ سو اٹھائیس (۱۳۶۲۸) اقوال پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو "ناسخ التواریخ" کی دوسری جلد میں لسان الملک نے پورا نقل کر دیا ہے۔
اس کتاب کے مؤلف علی بن محمد اللیثی الواسطی ہیں۔

(۴) ــــــ "نظم الغرر و نضد الدرر" میں عبد الکریم بن محمد یحییٰ القزوینی نے "غرر الحکم" کے ابواب کو خاص موضوعات کے لحاظ سے ترتیب دے کر اور فارسی میں ترجمہ کر کے چھاپا تھا۔

(۵) ــــــ ابن ابی الحدید نے "نہج البلاغۃ" کی تیسری جلد کی شرح کرتے ہوئے ایک ہزار (۱۰۰۰) اقوال حکیمانہ کا اضافہ کیا ہے!
شیخ عباس قمیؒ نے ان میں سے سو (۱۰۰) کلمات کا انتخاب کر کے ان کا فارسی میں ترجمہ و شرح کی۔ وہ ۱۳۵۳ھ میں "صد کلمہ" کے نام سے چھپی۔

(۶) ــــــ سید شہرستانی نے حضرت علی علیہ السلام کے سو کلماتِ حکیمانہ کا انتخاب کیا۔

(۷) ــــــ حسین بن یوسف ہروی نے جو دسویں صدی ہجری کے عالم تھے انھوں نے آپؑ کے چالیس (۴۰) اقوالِ حکیمانہ میں سے ہر ایک کا الگ الگ رباعی میں ترجمہ کیا جو ۱۹۵۲ء میں لکھی گئی۔

(۸) ــــــ مکتبی شیرازی نے کہ جس کی "لیلیٰ مجنوں" کتاب بہت

مشہور ہے ۔ حضرت علی علیہ السلام کے ساٹھ (۶۰) اقوال کا فارسی میں منظوم ترجمہ کیا ۔ ۱۳۱۳ھ میں تہران میں چھپی ۔

(۹) ——— میر القاری الکوکبی الجیلانی نے اپنی کتاب " زبدۃ الحقائق " میں حضرت علی علیہ السلام کی حکمتوں کو جمع کیا ۔

(۱۰) ——— قاضی ابو یوسف یعقوب بن سلیمان الاسفرائنی نے کتاب " الفرائد والقلائد " حضرت علی علیہ السلام کے اقوال پر مشتمل لکھی ۔

(۱۱) ——— کمال الدولہ محمد حسن قاچار نے حضرت علی علیہ السلام کے اخلاقی اور اجتماعی فلسفہ سے متعلق چار سو تیس (۴۳۰) اقوال " ابواب الحکم " کے نام سے لکھے ۔

(۱۲) ——— آقائے مورخ الدولہ احمد علی سپہری نے پانچ سو ستر (۵۷۰) اقوال فارسی اور فرانسیسی میں ترجمہ کیے ۔

(۱۳) ——— صاحب " روضات الجنات " نے قطب الدین کیدری کی شرح نہج البلاغہ کے حوالے سے صاحب " منہاج " سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے یہ کہا کہ میں نے حجاز میں ایک دانشور عالم سے یہ سنا کہ انھوں نے مصر میں ایک ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جس میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اقوالِ حکیمانہ جمع کیے گئے تھے اور جس کی بیس سے زیادہ جلدیں تھیں ۔

(۱۴) ـــــــ "کتاب المکنون"

(۱۵) ـــــــ "اکثیر السعادتین" جس کے مؤلف اسعد بن عبدالقاہر الاصفہانی جو ابن طاؤسؒ کے استادوں میں سے تھے حضرت علی علیہ السلام کے اقوالِ حکیمانہ پر مشتمل ہے

(۲)

حضرت علیؑ کے خطبات وخطوط کی تدوین

(۱) ـــــــ خطب امیرالمومنین علیؑ فی الجمعة والاعیاد ۔ م سنہ ھ امیرالمومنینؑ کے خطبوں کا غالباً پہلا مجموعہ ہے جس سے ابومخنف وغیرہ نے استفادہ کیا۔

(۲) ـــــــ خطب امیرالمومنینؑ : امام جعفر صادق علیہ السلام (۱۴۸ھ) کی جمع کردہ کتاب جس کی روایت ابوروح فرج نے مسعدہ بن صدقہ سے کی تھی۔ یہ نسخہ سید ابن طاؤس کے ذخیرۂ کتب میں تھا اور پھر سید ہاشم بحرینی م ۱۱۰۹ھ کا "خطبۂ اشباح" اسی سے ماخوذ بتایا جاتا ہے۔

(۳) ـــــــ خطب امیرالمؤمنینؑ ۔ اسماعیل بن مہران بن ابی النصر زید السکونی الکوفی۔

(۴) ـــــــ خطب امیرالمومنینؑ ۔ ابوالفضل محمد بن احمد بن ابراہیم الجعفی الکوفی الصابونی۔

⑤ ——— کتاب الخطب : ابواسحٰق ابراہیم بن سلیمان بن عبداللہ النہمی الکوفی الخزار۔

⑥ ——— کتاب الخطب : ابوالقاسم ہارون بن مسلم بن سعد الکاتب۔ موصوف نے "کتاب المغازی" لکھی اور حضرت امیرالمومنینؑ کا طویل مکتوب بنام مالک اشترؒ کی روایت کی ہے۔

⑦ ——— کتاب الخطب : علی بن عبیدہ الریحانی۔ ان کی دوسری کتاب "الجمل" میں بھی امیرالمومنینؑ کے خطب و مکتوبات و مکالمات واشعار ایک ہزار ہوں گے۔

⑧ ——— خطب علی علیہ السلام : ابراہیم بن حکم ظہیر الفزاری۔

⑨ ——— خطب علی علیہ السلام : ابوالمنذر ہشام بن محمد بن سائب الکلبی۔ (م حدود ۲۰۴ھ در کوفہ)

⑩ ——— خطب امیرالمومنینؑ : ابی عبداللہ محمد بن عمر بن واقد المدنی م حدود ۲۰۷ھ۔

⑪ ——— خطب امیرالمومنین : ابوالخیر صالح بن ابی حماد البرازی م بعد ۲۱۴ھ

⑫ ——— خطب علی علیہ السلام : ابوالمفضل نصر بن مزاحم المنقری الکوفی العطار م بعد ۲۱۲ھ

⑬ ——— وقعۃ الصفین (مطبوعہ) اس مصنف کی تالیف وقعۃ الصفین چھپ چکی ہے اس سے اندازہ ہے کہ "الجمل" اور "النہروان" اور "الغارات" میں بھی خطبے اور مکالمے

ہوں گے۔

(۱۴) ـــــــ "الجمل" ـــــ ایضاً ـــــ

(۱۵) ـــــــ "الغارات" ـــــ ایضاً ـــــ

(۱۶) ـــــــ خطب امیرالمومنینؑ: صالح بن حماد۔ (صحابی امام حسن عسکریؑ) م حدود ۲۵۰ھ۔

(۱۷) ـــــــ خطب امیرالمومنینؑ: السید عبدالعظیم بن عبداللہ الحسینی الرازی م حدود ۲۵۰ھ

(۱۸) ـــــــ کتاب خطب علیؑ: محمد بن خالد بن عبدالرحمن البرقی۔م حدود ۲۵۰ھ

(۱۹) ـــــــ خطب امیرالمومنینؑ مع الشرح: (تالیف ۳۱۰ھ) قاضی نعمان المصری م ۳۶۳ھ۔

(۲۰) ـــــــ کتاب الخطب: ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن سعید بلال الثقفی م ۲۸۳ھ

(۲۱) ـــــــ کتاب رسائل امیرالمومنینؑ واخبارہ وحروبہ۔ایضاً۔

(۲۲) کتاب الخطب: ـــــ ایضاً ـــــ

(۲۳) ـــــــ کتاب الخطب السائرۃ: ـــــ ایضاً ـــــ

(۲۴) ـــــــ کتاب الخطب المعربات: ـــــ ایضاً ـــــ

(۲۵) ـــــــ کلام علیؑ: شیخ عبدالعزیز بن یحییٰ الجلودی البصری م ۳۳۲ھ۔

(۲۶) ـــــــ خطب امیرالمومنینؑ: ـــــ ایضاً ـــــ

(۲۷) ـــــــ مواعظ علی علیہ السلام: ـــ ایضاً ـــــ

(۲۸) —— رسائل علی علیہ السلام : شیخ عبدالعزیز بن
یحییٰ الجلودی البصری م ۳۳۲ ھ

(۲۹) —— کتاب الملاحم : ایضاً

موصوف امیرالمومنین علیہ السلام کے ادب و تاریخ پر گہری
نظر رکھنے والے بزرگ تھے۔ ادب پر موصوف کی تالیفات
کے علاوہ تاریخ و حروب پر ۱۔ الجمل ۲۔ الصفین۔
۳۔ الحکمین ۴۔ الغارات ۵۔ حروب علیؑ ہیں بھی کلام
امیرالمومنینؑ نقل ہونا لازمی ہے۔

(۳۰) —— کتاب قول علی فی الشوریٰ :

(۳۱) —— کتاب ما بین علیؑ و عثمان من الکلام :

(۳۲) —— قضایا علیؑ :

(۳۳) —— کتاب الدعا عن علیؑ :

(۳۴) —— کتاب الادب عن علیؑ :

(۳۵) —— خطب علیؑ وکتبہ الی عمالہ : ابوالحسن علی
بن محمد المدائنی م ۲۲۴ ھ

(۳۶) —— رسائل الائمہ : ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی۔
م ۳۲۹ ھ۔ یہ کتاب نویں صدی تک ابن طاؤس کے
کتب خانہ میں موجود تھی۔

(۳۷) —— تحف العقول : ابو محمد حسن علی بن حسین بن شعبۃ الحرانی۔

(۳۸) —— معدن الحکمۃ فی مکاتیب الائمہ :
مرتضیٰ محسن فیض کاشانی۔

(۳)

اقوالِ حضرت امیرالمومنینؑ کی شرحیں

① —— سب سے پہلی شرح جو ہمارے علم میں ہے وہ معروف ادیب رشید الدین وطواط کی شرح ہے جس کا ۵۸۳ھ سن وفات ہے۔ آپ نے ہر قول کی عربی اور فارسی میں شرح کی اور پھر ہر قول کو فارسی زبان میں منظوم کیا جس کا نام "مطلوب کلِّ طالب" رکھا۔

② —— جاحظ کے جمع کردہ سو کلمات کی شرح ابن میثم بحرانی نے بھی کی ہے جو نہج البلاغہ کے شارح بھی ہیں۔ اس کا نام "منہاج العارفین فی شرح الکلام امیرالمومنینؑ" ہے۔ آپ علامہ حلیؒ کے استادوں میں ہیں۔

③ —— حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے کلام کی تیسری شرح قطب الدین راوندیؒ نے کی ہے۔

④ —— حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے کلام کی ایک شرح جس میں ادیبانہ اور عارفانہ رنگ ہے شیخ عبدالوہاب نے کی ہے۔

⑤ —— اقوالِ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی ایک شرح حلیۃ الصالحین فی شرح کلمات امیرالمومنینؑ

ابن محمد علی حیدر علی نے حیدر آباد دکن میں کی۔ یہ کتاب ۱۲۹۴ھ میں چھپی۔

(۶) —— شیخ ہادی کاشف الغطا نے "مستدرک نہج البلاغہ" کے تیسرے باب میں حضرت امیر المومنینؑ کے اقوال کا ذکر کیا اور ان کی شرح کی۔

(۷) —— غرر الحکم، آقائے جمال الدین خوانساری نے جو کہ علامہ مجلسی کے شیوخ میں ہیں غرر الحکم کی ایک بسیط شرح چھ (۶) جلدوں میں لکھی جو ایک بے نظیر شرح ہے۔ رب العالمین آپ کو اجر عظیم عطا کرے۔ (اس کتاب سے میں نے بہت زیادہ استفادہ کیا۔) (جاوید جعفری)

(۸) —— غرر الحکم کی ایک دوسری شرح عالم جلیل عبدالکریم بن محمد بن یحییٰ قزوینی نے پانچ جلدوں میں کی جس کا نام نظم الغرر و نضد الدرر ہے۔

---

(۴)

نہج البلاغہ کی شرحیں

(۱) —— شرح نهج البلاغة : حبیب اللہ خوئی۔

(۲) —— شرح نهج البلاغة : احمد جواد مغنیہ

(۳) ——— اعلام نہج البلاغۃ : علامہ سید علی ابن ناصر معاصر سید رضی۔

(۴) ——— منہاج البراعۃ (شرح) علامہ قطب الدین راوندی۔

(۵) ——— علامہ نبیل سید جلیل سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ کی شرح۔

(۶) ——— شرح علامہ ابن میثم بحرانیؒ۔

(۷) ——— شیخ جلیل قطب الدین محمد بن حسین اسکندریؒ آپ کی شرح کا نام "اصباح" ہے۔

(۸) ——— شرح شیخ حسین بن شہاب الدین حید رعلی عاملی کرکی۔

(۹) ——— شیخ نظام الدین علی ابن الحسین ابن نظام الدین جیلانی آپ کی شرح کا نام "انوار الفصاحۃ واسرار البلاغۃ" ہے۔

(۱۰) ——— حدائق الحدائق (شرح) ۲۰ جلدیں - علامہ سید میرزا علاؤ الدین محمد ابن ابی تراب الحسینی مشہور بہ فاضل گلستانہ۔

(۱۱) ——— روضۃ الابرار - فاضل زرداری۔

(۱۲) ——— شرح ملا فتح اللہ کاشانی۔

(۱۳) ——— شرح علامہ سید ماجد بن محمد بحرانیؒ۔

(۱۴) ——— شرح احمد بن محمد الوبری۔

(۱۵) ——— شرح ضیاء الدین ابی الرضا فضل اللہ راوندیؒ۔

(۱۶) ——— معارج نہج البلاغۃ - ابی الحسن علی ابن ابی القاسم البیہقی النیشاپوریؒ۔

(۱۷) ـــــــ حدائق الحقائق : ابوالحسین محمد ابن الحسین مشہور بہ قطب الدین کیدری۔

(۱۸) ـــــــ شرح قاضی عبدالجبار المردد

(۱۹) ـــــــ شرح ابی حامد عزالدین عبدالحمید ابن ابی الحدید المعتزلی۔

(۲۰) ـــــــ تلخیص شرح ابن ابی الحدید قاضی محمود الطبسی۔

(۲۱) ـــــــ تلخیص آخر فخر الدین عبداللہ بن المؤید باللہ بنام "العقد النضید المستخرج من شرح ابن ابی الحدید"

(۲۲) ـــــــ شرح علامہ جمال الدین الحسن بن یوسف الحلیؒ

(۲۳) ـــــــ شرح کبیر (چار جلدیں) کمال الدین بن عبدالرحمٰن الحلیؒ۔

ـــــــ ☼ ـــــــ

(۵)

علامہ آمدیؒ المتوفی ۵۱۰ھ

علامہ آمدی کا پورا نام ناصر الدین ابوالفتح عبدالواحد بن محمد بن محفوظ بن عبدالواحد بن محمد بن عبدالواحد التمیمی آمدی ہے۔

علامہ نوریؒ نے آپ کا یہ شجرہ مستدرک الوسائل میں بیان کیا ہے۔ صاحب "ریاض العلماء" مرزا آفندیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ علامہ آمدیؒ شیعہ امامیہ سلسلے

کے ایک فاضل عالم تھے۔

ابن شہر آشوبؒ اپنی کتاب "المناقب" کے باب اوّل میں لکھتے ہیں:

"مجھ کو علامہ آمدیؒ نے اپنی کتاب غرر الحکم
کی روایت کا اجازہ مرحمت فرمایا۔"

اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ ابن شہر آشوبؒ کے استادوں میں سے تھے۔

علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار کے آغاز میں ابن شہر آشوبؒ کی ایک اور کتاب معالم العلماء سے علامہ آمدیؒ کی عظمت و ثاقت اور ان کی کتاب غرر الحکم و درر الکلم کا ذکر کیا ہے۔

علامہ سید محمد باقر خوانساریؒ نے اپنی کتاب "روضات الجنات" میں علامہ آمدیؒ کا اور "غرر الحکم" کا نہایت شاندار طریقہ سے ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ محقق جمال الدین خوانساری نے شاہ سلطان حسین صفوی کی درخواست پر اس کا فارسی میں ترجمہ کیا اور شرح لکھی۔

علامہ آمدیؒ غررالحکم کے دیباچہ میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"جاحظ جو اتنا بڑا فاضل اور دانش مند تھا
اس نے امام المتقین علیہ السلام کے صرف
سو (۱۰۰) کلمات جمع کیے ہیں لیکن میں نے
اگرچہ کہ میں علم و دانش میں جاحظ کی گرد پا
بھی نہیں ہوں اس سے ہزار گنا زیادہ اقوال
غرر الحکم میں جمع کر دیے۔"

محدث قمیؒ اپنی کتاب "فوائد رضویہ" میں علامہ آمدیؒ کے بارے

میں لکھتے ہیں کہ انھوں نے اپنی عظیم کتاب میں جو اقوال حروف تہجی کے مطابق جمع کیے ہیں وہ سماعت میں ملاحت اور قلب و ذہن کی جلا اور ٹھنڈک ہیں۔

علامہ مجلسیؒ بحار الانوار کی سترویں جلد میں لکھتے ہیں کہ

"جاحظ کے بعد جن کئی علماء نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے گوہر حکمت جمع کیے ان میں علامہ آمدی بھی ہیں کہ جن کی کتاب "غرر الحکم و درر الکلم" بہت مشہور اور متداول کتاب ہے۔"

کتب رجال کی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ علامہ آمدیؒ نے شیخ طوسیؒ کا زمانہ دیکھا اور تقریباً ۵۱۰ھ میں وفات پائی۔

---

(۶)

غرر الحکم و درر الکلم

اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں جن میں ایران، ترکی، ہندوستان، انگلستان اور فرانس شامل ہے۔

○ —— اس کتاب کا ایک نسخہ سونے کے پانی سے لکھا ہوا حضرت امام رضا علیہ السلام کی لائبریری میں موجود ہے جس پر سن کتابت ۵۹۶ھ تحریر ہے۔ یعنی اب سے کوئی

چار سو چھیالیس (۴۴۶) سال پہلے کا نسخہ۔

○ —— اس کتاب کا ایک اور نسخہ کتاب خانہ حضرت امام رضا علیہ السلام میں موجود ہے جس کی تاریخ کتابت ۵۱۱ھ ہے یعنی علامہ آمدی کے دور کا تقریباً نو سو دس (۹۱۰) سال پرانا نسخہ۔

اس کتاب کے مختلف اقوال کے ترجمے فارسی، اردو، گجراتی، سندھی انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی اور دنیا کی متعدد دیگر زبانوں میں ہوئے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے ساڑھے سات ہزار اقوال کا گجراتی زبان میں ترجمہ ۱۹۲۵ء میں احمد آباد سے چھپا جس کے دیباچہ میں یہ تحریر ہے کہ مشہور امریکن فلسفی اور ادیب ایمرسن (EMERSON) نے حضرت علی علیہ السلام کے اقوال کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

دیباچہ

از علامہ آمدیؒ

شکر و سپاس اس معبود کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی توفیق کے ذریعے ہم کو جادۂ معرفت پر گامزن کیا اور اپنی کل مخلوق میں ہمیں توحید کا زیور دے کر ممتاز بنایا۔

اس کی ہر نعمت پر حمد ہے ——————

ایسی حمد کہ جس کو گننے میں جہان کے تمام اندازے قاصر ہیں ——

اور جس کی تعداد کا تعین کرنے میں عالم کے تمام حساب نادرست ہیں

میں گواہی دیتا ہوں کہ ——

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں —— اور —— کوئی اس کا ہمسر نہیں —— ؛

ایسی گواہی جو زبانِ راست کی گواہی ہے اور ایسی گواہی کہ جس میں دل کا اخلاص اپنے کمالِ حقیقت کے ساتھ موجود ہے —— !

اور گواہی دیتا ہوں کہ ــــــــ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق میں چُنے ہوئے بندے ہیں اور سچائی کی دعوت دینے والے ہیں ــــــــــــ ،

وہ اس وقت مبعوث بہ رسالت ہوئے ــــــــ

کہ جب تمام اہلِ مذاہب باطل میں گرفتار تھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے ذریعہ انھوں نے راہ راست پائی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہی راہ یقین تابناک ہوئی اور حق روشن ہوا اور باطل برباد ہوا۔

اللہ کی صلوٰۃ اور رحمت ہو آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر ــــــــ

ــــــــ کہ جو تمام نیکوکاروں کے سردار ہیں

اور ــــــــــــ ؛

آپؐ کے ان اصحاب پر جو نیک کرداروں میں منتخب شدہ ہیں، ایسی رحمت نازل ہوتی رہے جو دن و رات کے کسی لمحہ میں منقطع نہ ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد اپنے نفس پر ظلم کرنے والا، رحمتِ ربّانی کا محتاج، عبدالواحد بن محمد بن محفوظ بن محمد بن عبدالواحد التمیمی کہ خدا اس سے راضی ہو،

اس کتاب کی تحریر کا باعث اور ان کلماتِ حکیمانہ کے جمع و تدوین کا سبب وہ عبارات ہیں جو ابو عثمان جاحظ نے اپنی کتاب سو (۱۰۰) کلمات حکیمانہ میں درج کی ہیں جو باعتبارِ تازگی مضامین اور سماعت و عقل کو بے اندازہ نفع پہنچانے والی چیزیں ہیں۔

جاحظ کی کتاب دیکھ کر میں نے خود اپنے آپ سے کہا کہ :

بارِالٰہا! میری فریاد سُن .... تعجب ہے اس شخص پر

جو علامۂ زماں اور اپنے ہمعصروں میں منفرد اور یگانۂ روزگار تھا اور فنونِ علم اور مراتبِ فہم و ادراک میں مقدم تھا اور صدرِ اوّل (اوائل اسلام) کے نزدیک تر تھا کہ جس کے لیے اسلام کی فضیلت سے حصہ سمیٹنا زیادہ آسان تھا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کے علوم کے ماہِ تاباں اور بدرِ منیر سے کس طرح نابینا ہو گیا اور اس نے عظیم ترین ذخیرہ میں سے بہت قلیل کا انتخاب کیا۔

اس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی جتنی حکمتوں کو جمع کیا ہے وہ کل میں سے چند ہیں ——— اور وافر میں بہت تھوڑی ہیں ——— اور موٹی بوندوں والی بارش کے مقابلے میں فقط شبنم ہیں ———۔

اور میں اپنی عاجزی کے باوجود اور رتبۂ کمال سے کوتاہی رکھنے کے باوجود اور اوائل اسلام کے علماء کے جواہرِ علمی کے سامنے عاجز رہنے کے باوجود اور ان باوثوق علماء کے مقابلے میں کم وزن ہونے کے باوجود مولائے کائنات کے حکیمانہ کلام اور بزرگ منزلت سخن میں سے جو بہت تھوڑا سا کلام جمع کیا ہے کہ اس کی تعریف کرنے میں اربابِ بلاغت گونگے اور جس کی تعریف بیان کرتے میں اہلِ معانی عاجز ہیں اور صاحبانِ حکمت ایسی مثالیں بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

میرا اللہ جانتا ہے کہ اس کتاب کی جمع کے سلسلے میں ایسا ہی ہے کہ میں نے گویا دریا سے ایک چلّو بھرا ہو۔ اور اس شخص کی مانند ہوں کہ جو تعریف میں کتنے ہی مبالغے سے کام لے مگر اپنی کوتاہی پر معترف ہو۔

مگر ایسا کیوں نہ ہو، اس لیے کہ وہ صاحبِ صفات و اوصاف کہ ان پر درود و سلام ہو، سرچشمۂ نبوتؐ سے سیراب ہونے والے جنھوں نے اپنے دونوں پہلوں کو علمِ الٰہی سے لبریز کر دیا تھا۔

اس لیے وہ خود ارشاد فرماتے تھے ۔ آپ کا قول حق اور آپ کا سخن سچا ہے کہ جس کو ارباب حدیث سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ

"بے شک میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم عظیم پوشیدہ ہے کاش کہ میں اس علم کو برداشت کرنے والے کچھ افراد پالیتا"۔

اور یہ بات برحق ہے کہ میں نے اختصار کی وجہ سے اپنے اس مجموعے کی سندوں کو چھوڑ دیا ہے اور حروف تہجی کے مطابق ان اقوال کو مرتب کیا ہے۔ ور ان کلمات حکمت آمیز کو اس طرح سے جمع کیا ہے کہ آپؑ کے کلام کے سارے صنائع و بدایع واضح ہو گئے ہیں۔ چونکہ جس کلام میں سجع فصاحت و بلاغت ہوتی وہ ذہنوں کو متاثر کرتا ہے اور کانوں کو اپنی جانب متبدل کرواتا ہے۔ اس لیے میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اقوال کے موتیوں کو جوہری کی طرح اپنی کتاب میں جڑ دیا ہے اور اس کتاب کا نام "غرر الحکم و درر الکلم" رکھا ہے۔

حضور اقدس الٰہی سے ثواب کا امیدوار ہوں۔

اور عزت والی بارگاہ سے میں اپنے ہر عیب کی پوشیدگی کا طالب ہوں۔

اور توفیق نہیں ملتی مگر رب العالمین کی جانب سے،

اسی پر توکل ہے،

اور اسی کی طرف میری بازگشت ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمزہ سے شروع ہونے والے اقوال:

(۱)

۱ — اَلدِّیْنُ یَعْصِمُ

دین (انسان کو) حفاظت میں رکھتا ہے۔

۲ — اَلدُّنْیَا تُسْلِمُ

دُنیا خوار کرتی ہے۔

۳ — اَلدِّیْنُ یُجِلُّ، اَلدُّنْیَا تُذِلُّ

دین جلالت (بزرگی) عطا کرتا ہے، دنیا ذلیل کرتی ہے۔

۴ — اَلدُّنْیَا اَمَدٌ، اَلاٰخِرَۃُ اَبَدٌ

دُنیا (اک) گزرتا ہوا لمحہ ہے، آخرت (ایک) ابدی (منزل) ہے۔

۵ —— اَلعلم ینجد ، اَلحکمۃ ترشد۔
علم رُتبہ کو بلند کرتا ہے، حکمت راہِ راست دکھاتی ہے۔

۶ —— اَلعدلُ مألوفٌ ، اَلجور عسوف۔
عدل قابلِ اُلفت ہوتا ہے، جور (دستم) انسانیت کی رہگذر سے ہٹا دیتا ہے۔

۷ —— اَلصّدق وسیلۃٌ ، العفو فضیلۃ
سچائی (ایک) وسیلہ ہے ، معافی (باعثِ) فضیلت ہے

۸ —— اَلسَّخاءُ سجیّۃٌ ، اَلشّرف مزیّۃٌ
سخاوت (ایک) زیور ہے ، شرافت (ایک) حُسن ہے۔

۹ —— اَلحزم بضاعۃٌ ، اَلتّوانی اِضاعۃٌ
دُور اندیشی ایک سرمایہ ہے، سُستی باعثِ بربادی ہے۔

۱۰ —— اَلوفاءُ کرمٌ ، المودۃ رحمٌ
وفاداری کریم کی صفت ہے، دوستی مہربان رِشتہ کا نام ہے۔

۱۱ —— اَلتّواضع یرفع ، اَلتّکبّر یضع
انکساری (باعث) رفعت ہے، تکبّر (باعث) پستی ہے۔

۱۲ —— اَلْحِکْمَۃُ عِصْمَۃٌ، اَلْعِصْمَۃُ نِعْمَۃٌ

حکمت (درحقیقت) عصمت ہے، عصمت (دراصل) ایک نعمت ہے۔

۱۳ —— اَلْکَرَمُ فَضْلٌ، اَلْوَفَاءُ نُبْلٌ

کرم ایک فضیلت ہے، وفا (باعثِ) سرداری ہے۔

۱۴ —— اَلْعَقْلُ زَیْنٌ، اَلْحُمْقُ شَیْنٌ

عقل (ایک) زینت ہے، حماقت (ایک) عیب ہے۔

۱۵ —— اَلصِّدْقُ اَمَانَۃٌ، اَلْکِذْبُ خِیَانَۃٌ

سچائی (ایک) امانت ہے، جھوٹ (دراصل) خیانت ہے۔

۱۶ —— اَلْاِنْصَافُ رَاحَۃٌ، اَلشَّرُّ وَقَاحَۃٌ

انصاف میں راحت ہے، شر (دراصل) بے حیائی ہے۔

۱۷ —— اَلْجُوْدُ رِیَاسَۃٌ، اَلْمُلْکُ سِیَاسَۃٌ

جود وسخا (باعثِ) ریاست ہے، حکومت (دراصل) نگہبانی کا نام ہے۔

۱۸ —— اَلْاَمَانَۃُ اِیْمَانٌ ، اَلْبَشَاشَۃُ اِحْسَانٌ
امانت داری ایمان ہے ، خندہ پیشانی (بھی) ایک احسان ہے۔

۱۹ —— اَلْکَرِیْمُ اَبْلَجُ ، اَللَّئِیْمُ مَلْھُوْجٌ
کریم کا چہرہ روشن ہے ، کمین کی فطرت خام ہے۔

۲۰ —— اَلْفِکْرُ یَھْدِیْ ، اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ
فکر ہدایت کرتی ہے ، سچائی (سبب) نجات ہے۔

۲۱ —— اَلْکِذْبُ یُرْدِیْ
جھوٹ ہلاکت کا (سبب) ہے۔

۲۲ —— اَلْقَنَاعَۃُ تُغْنِیْ
قناعت (باعث) تونگری ہے۔

۲۳ —— اَلْغِنٰی یُطْغِیْ
دولت مندی (باعث) سرکشی ہے۔

۲۴ —— اَلْفَقْرُ یُنْسِیْ
غربت (انسان کو) گم کر دیتی ہے یا انسان کو فراموش کروا دیتی ہے۔

۲۵ —— اَلدُّنْیَا تُغْوِیْ
دنیا (انسان کو) اغوا کر لیتی ہے۔

۲۶ —— اَلشَّهْوَةُ تُغْرِیْ
خواہش اندھا کر دیتی ہے۔

۲۷ —— اَللَّذَّةُ تُلْهِیْ
لذّت (انسان سے کھیل) کھیلتی ہے۔

۲۸ —— اَلْهَوٰی یُرْدِیْ
ہوس ہلاک کر ڈالتی ہے۔

۲۹ —— اَلْحَسَدُ یُضْنِیْ
حسد رنج میں مُبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰ —— اَلْحِقْدُ یُذْرِیْ
کینہ (انسان کو) فنا کر دیتا ہے یا کینہ (انسان کو) پژمردہ کر دیتا ہے۔

۳۱ —— اَلْیَقِیْنُ عِبَادَةٌ
یقین عبادت ہے۔

۳۲ —— اَلْمَعْرُوْفُ سِيَادَةٌ

نیکی (باعثِ) سرداری ہے۔

۳۳ —— اَلشُّكْرُ زِيَادَةٌ

شکر نعمت میں اضافے کا سبب ہے۔

۳۴ —— اَلْفِكْرُ عِبَادَةٌ

فکر عبادت ہے۔

۳۵ —— اَلْعِفَافُ زَهَادَةٌ

پرہیزگاری زُہد ہے۔

۳۶ —— اَلْاُمُوْرُ بِالتَّجْرِبَةِ

کام تجربے سے انجام پاتے ہیں۔

۳۷ —— اَلْاَعْمَالُ بِالْخِبْرَةِ

اعمال آگہی سے پورے ہوتے ہیں۔

۳۸ —— اَلْعِلْمُ بِالْفَهْمِ

علم فہم سے حاصل ہوتا ہے۔

۳۹ —— اَلْفَهْمُ بِالْفِطْنَةِ

فہم شعور سے ملتا ہے۔

۴۰ —— اَلْفِطْنَةُ بِالْبَصِيْرَةِ

شعور بصیرت کا نتیجہ ہے۔

۴۱ —— اَلتَّدْبِيْرُ بِالرَّأْيِ وَالرَّأْيُ بِالْفِكْرِ

تدبیر رائے سے پرورش پاتی ہے، رائے فکر سے جنم لیتی ہے۔

۴۲ —— اَلظَّفَرُ بِالْحَزْمِ، وَالْحَزْمُ بِالتَّجَارِبِ

کامیابی احتیاط کا نتیجہ ہوتی ہے، احتیاط تجربات سکھاتے رہتے ہیں۔

۴۳ —— اَلْمَكَارِمُ بِالْمَكَارِهِ

اچھائیوں کا (حصول) سختیوں میں پوشیدہ ہے۔

۴۴ —— اَلثَّوَابُ بِالْمَشَقَّةِ

ثواب بقدرِ محنت ملتا ہے۔

۴۵ —— اَلْعُجْبُ هَلَاكٌ

خود بینی میں ہلاکت ہے۔

۴۶ —— اَلرِّيَاءُ إِشْرَاكٌ

ریاکاری (اللہ عزّ وجل) کے ساتھ شراکت ہے۔

۴۷ —— اَلْجَهْلُ مَوْتٌ

جہالت (دراصل) موت ہے۔

۴۸ —— اَلتَّوَانِیْ فَوْتٌ

سستی (مقاصد کے) فوت ہونے کا سبب ہے۔

۴۹ —— اَلشَّهَوَاتُ آفَاتٌ

خواہشات (دراصل) آفتیں ہیں۔

۵۰ —— اَللَّذَّاتُ مُفْسِدَاتٌ

لذتیں (باعثِ) فساد ہوتی ہیں۔

۵۱ —— اَلْاَمَانِیُّ اَشْتَاتٌ

آرزوئیں گوناگوں ہوتی ہیں۔

۵۲ —— اَلْيَاسُ حُرٌّ

مایوسی ایک آزادی ہے۔ (مخلوق سے)

۵۳ ـــــ اَلطَّمَعُ مُضِرٌّ

لالچ ضرر رساں ہے۔

۵۴ ـــــ اَلْمُنْصِفُ كَرِيْمٌ ، اَلظَّالِمُ لَئِيْمٌ

انصاف کرنے والا کریم کہلاتا ہے، ظلم کرنے والا ہمیشہ ملامت کا شکار رہتا ہے۔

۵۵ ـــــ اَلْمَعْرُوْفُ رِقٌّ

نیکی ہمدردی کرنے کا نام ہے (نیکی (لوگوں کو) غلام بنالیتی ہے)۔

۵۶ ـــــ اَلْمُكَافَأَةُ عِتْقٌ

نیکی کے بدلے نیکی غلامی سے آزادی دلاتی ہے۔

۵۷ ـــــ اَلصَّبْرُ مِلَاكٌ

صبر ایک (محکم) بنیاد ہے۔

۵۸ ـــــ اَلْجَزَعُ هَلَاكٌ

بے تابی (باعث) ہلاکت ہے۔

۵۹ ـــــ اَلتَّوَدُّدُ يُمْنٌ

انسان دوستی (باعث) برکت ہے یا عجلت نہ کرنا

(باعثِ) برکت ہے۔

۶۰ —— اَلْاَنَاۃُ حُسْنٌ

بُردباری اور وقار ایک حُسن ہے۔

۶۱ —— اَلسَّخَاءُ خُلُقٌ

سخاوت ایک اچھی خُو ہے۔

۶۲ —— اَلْعُجْبُ حُمْقٌ

خود پسندی حماقت ہے۔

۶۳ —— اَلسَّفَهُ خُرْقٌ

کم ظرفی چھچھوراپن ہے۔

۶۴ —— اَلْعِلْمُ كَنْزٌ

علم (ایک) خزانہ ہے۔

۶۵ —— اَلْعِبَادَةُ فَوْزٌ

عبادت (وجہ) کامیابی ہے۔

۶۶ —— اَلْقَنَاعَةُ عِزٌّ

قناعت (باعثِ) عزّت ہے۔

۶۷ — اَلدِّيْنُ حُبُوْرٌ
دین ایک جاودانی خوشی کا نام ہے۔

۶۸ — اَلْيَقِيْنُ نُوْرٌ
یقین نور ہے۔

۶۹ — اَلْاِيْمَانُ اَمَانٌ
ایمان (باعثِ) امان ہے۔

۷۰ — اَلْكُفْرُ خِذْلَانٌ
کفر (باعثِ) ذلت ہے۔

۷۱ — اَلرِّضَا غَنَاءٌ وَالسَّخَطُ عَنَاءٌ
رضائے (الٰہی) تونگری ہے، اور شکوہ باعثِ رنج ہے۔

۷۲ — اَلتَّوَكُّلُ كِفَايَةٌ
(اللہ پر) توکل ہی کافی ہوتا ہے۔

۷۳ — اَلتَّوْفِيْقُ عِنَايَةٌ
توفیق عنایتِ (ربّانی) ہے۔

۷۴ — اَلْاِخْلَاصُ غَايَةٌ

اِخلاص (عمل کا) کمال ہے۔

۷۵ — اَلْخَوْفُ اَمَانٌ

خوف میں امن پوشیدہ ہے۔

۷۶ — اَلْوِجْدَانُ سِلْوَانٌ

تسلّی (شجرِ) کامیابی کا ثمر ہے۔

۷۷ — اَلْفَقْدُ اَحْزَانٌ

ناکامی غم واندوہ (کا سبب) ہے۔

۷۸ — اَلدَّيْنُ رِقٌّ، اَلْقَضَاءُ عِتْقٌ

قرض (باعثِ) غلامی ہے، ادائیگی (باعثِ) آزادی ہے۔

۷۹ — اَلصِّدْقُ فَضِيلَةٌ، اَلْكِذْبُ رَذِيلَةٌ

سچائی ایک فضیلت ہے، جھوٹ (سببِ) پستی ہے۔

۸۰ — اَلْمَعْرُوفُ حَسَبٌ

نیکی (ہی)، سرمایۂ افتخار ہے۔

۸۱ —— اَلْمَوَدَّةُ نَسَبٌ

دوستی (دراصل) ایک خاندان ہے۔

۸۲ —— اَلصَّمْتُ وَقَارٌ، اَلْهَذْرُ عَارٌ

خاموشی ہی وقار ہے، فضول گوئی (باعث) رسوائی ہے۔

۸۳ —— اَلْعُسْرُ لُؤْمٌ

پریشان حالی (باعث) ملامت ہے۔

۸۴ —— اَللَّجَاجُ شُؤْمٌ

ہٹ دھرمی (باعث) بدبختی ہے۔

۸۵ —— اَلْفِكْرُ رُشْدٌ، اَلْغَفْلَةُ فَقْدٌ

فکر رہنما ہے، غفلت محرومی ہے۔

۸۶ —— اَلْوَرَعُ اِجْتِنَابٌ

پرہیزگاری احتیاط کا نام ہے۔

۸۷ —— اَلشَّكُّ اِرْتِيَابٌ

شک (نفس کی) گھبراہٹ ہے۔

۸۸ ـــــ اَلطَّاعَةُ تُنْجِیْ، اَلْمَعْصِیَةُ تُرْدِیْ

اطاعت (باعثِ) نجات ہے، معصیت نافرمانی (باعثِ) ہلاکت ہے۔

۸۹ ـــــ اَلْجُبْنُ اٰفَةٌ، اَلْعَجْزُ سَخَافَةٌ

بزدلی ایک آفت ہے، کمزوری (دراصل) کم عقلی ہے۔

۹۰ ـــــ اَلْمُصِیْبُ وَاجِدٌ، اَلْمُخْطِئُ فَاقِدٌ

صحیح چلنے والا پانے والا ہے، غلط چلنے والا محروم رہ جانے والا ہے

۹۱ ـــــ اَلصِّدْقُ نَجَاحٌ، اَلْکِذْبُ فَضَاحٌ

صداقت کامیابی ہے، جھوٹ رسوائی ہے۔

۹۲ ـــــ اَلْعِلْمُ عِزٌّ، اَلطَّاعَةُ حِرْزٌ

علم عزت ہے، اطاعت ڈھال ہے۔

۹۳ ـــــ اَلصَّبْرُ مَرْفَعَةٌ، اَلْجَزْعُ مَنْقَصَةٌ

صبر (باعثِ) رفعت ہے، شکوہ باعثِ نقص ہے۔

۹۴ ـــــ اَلشَّجَاعَةُ زَیْنٌ، اَلْجُبْنُ شَیْنٌ

شجاعت زینت ہے، بزدلی ایک عیب ہے۔

۹۵ ـــــ اَلإِصَابَةُ سَلَامَةٌ، اَلْخَطَاءُ مَلَامَةٌ، اَلْعَجَلُ نَدَامَةٌ

سلامتی فکر و عمل کی صحت میں ہے، لغزش میں ملامت پوشیدہ ہے، ندامت عُجلت سے وابستہ ہے۔

۹۶ ـــــ اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ، اَلْحَرِيْصُ مَحْرُوْمٌ

رزق تقسیم کر دیا گیا ہے، لالچی کو محروم کیا جا چکا ہے۔

۹۷ ـــــ اَلْبَخِيْلُ مَذْمُوْمٌ، اَلْحَسُوْدُ مَغْمُوْمٌ

بخیل مذمت کا ہدف رہتا ہے، حاسد (ہمیشہ) غم و اندوہ میں مُبتلا رہتا ہے۔

۹۸ ـــــ اَلظَّالِمُ مَلُوْمٌ

ظالم ملامت کا شکار رہتا ہے۔

۹۹ ـــــ اَلْجَفَاءُ شَيْنٌ، اَلْمَعْصِيَةُ حَيْنٌ

سخت گیری (باعث) عیب ہے، نافرمانی (باعث) پریشانی ہے۔

۱۰۰ — اَلْحَازِمُ يَقْظَانُ ، اَلْغَافِلُ وَسْنَانُ
دُور اندیش ہر وقت بیدار رہتا ہے ، غافل ہمیشہ
آغازِ خواب میں رہتا ہے۔

۱۰۱ — اَلْحِرْمَانُ خِذْلَانٌ
محرومی باعثِ خواری ہے۔

۱۰۲ — اَلْقِنْيَةُ اَحْزَانٌ
دولت کا ڈھیر مجسم غم ہے۔

۱۰۳ — اَلْاَمَلُ خَوَّانٌ
اُمید بہت خیانت کرتی ہے۔

۱۰۴ — اَلْيَقْظَةُ نُوْرٌ ، اَلْغَفْلَةُ غُرُوْرٌ
بیداری (دراصل) نور ہے ، غفلت (دراصل) دھوکہ ہے۔

۱۰۵ — اَلْمَكْرُ لُؤْمٌ ، اَلْخَدِيْعَةُ شُؤْمٌ
مکر ملامت کا سبب ہے ، فریب (باعثِ) بدبختی ہے۔

۱۰۶ — اَلْبُخْلُ فَقْرٌ
کنجوسی (باعثِ) غربت ہے۔

۱۰۷ — اَلْخِيَانَةُ غَدْرٌ

خیانت (درحقیقت) غداری ہے۔

۱۰۸ — اَلشَّكُّ كُفْرٌ

شک (درحقیقت) کفر ہے۔

۱۰۹ — اَلْإِحْسَانُ مَحَبَّةٌ

احسان (سببِ) محبّت ہے۔

۱۱۰ — اَلشُّحُّ مَسَبَّةٌ

کنجوسی بدنامی کا سبب ہے۔

۱۱۱ — اَلْعَقْلُ قُرْبَةٌ، اَلْحُمْقُ غُرْبَةٌ

عقل (وجہ) قُربت ہے، حماقت (وجہ) دُوری ہے۔

۱۱۲ — اَلْإِيثَارُ فَضِيلَةٌ، اَلْإِحْتِكَارُ رَذِيلَةٌ

ایثار ایک فضیلت ہے، ذخیرہ اندوزی کمینہ پن ہے۔

۱۱۳ — اَلْأَمَانَةُ صِيَانَةٌ

امانت نگہبانی کرنے کا نام ہے۔

۱۱۴ —— اَلْاِذَاعَةُ اَمَانَةٌ

(حق کو ظاہر کرنا (بھی) امانت ہے۔

۱۱۵ —— اَلتَّقِيَّةُ دِيَانَةٌ

تقیہ دین داری ہے۔

۱۱۶ —— اَلتَّقْوٰى تُعِزُّ، اَلْفُجُوْرُ يُذِلُّ

تقویٰ عزت دینے والا ہے، گناہ کا ارتکاب ذلیل کرتا ہے۔

۱۱۷ —— اَلْحَزْمُ صَنَاعَةٌ

دُور اندیشی (ایک) بہترین صفت ہے۔

۱۱۸ —— اَلْعَجْزُ اِضَاعَةٌ

کمزوری (درحقیقت) ضائع ہونے کا نام ہے۔

۱۱۹ —— اَلْوَرَعُ جُنَّةٌ

پرہیزگاری ڈھال ہے۔

۱۲۰ —— اَلطَّمَعُ مِحْنَةٌ

لالچ (کا ثمر) محنت ہے۔

۱۲۱ —— اَلتَّاجِرُ مُخَاطِرٌ
تاجر بامِ ہلاکت پر ہے۔

۱۲۲ —— اَلْفَاجِرُ مُجَاهِرٌ
فاجر اپنے عیب کو آشکار کرکے رہتا ہے۔

۱۲۳ —— اَلْعِلْمُ دَلِيْلٌ
علم رہنما ہے۔

۱۲۴ —— اَلْاِصْطِحَابُ قَلِيْلٌ
دو انسانوں کی موافقت (بہت ہی) ناپید ہے۔

۱۲۵ —— اَلْحَيَاءُ جَمِيْلٌ
حیا (بھی) ایک جمال ہے۔

۱۲۶ —— اَلطَّمَعُ رِقٌّ
لالچ غلامی ہے۔

۱۲۷ —— اَلْيَاْسُ عِتْقٌ
ناامیدی رہائی ہے۔ (مخلوق سے)

۱۲۸ — اَلْاَنَاةُ اِصَابَةٌ

بُردباری (فکر و عمل کی) صحت ہے

۱۲۹ — اَلطَّاعَةُ اِجَابَةٌ

اطاعت (وجہِ) قبولیت ہے۔

۱۳۰ — اَلْخُضُوْعُ دِنَاءَةٌ

جھکنا (دشمن کے سامنے) باعثِ پستی ہے۔ جھکنا (اللہ کے سامنے) باعثِ قربت ہے۔

۱۳۱ — اَلصَّمْتُ مَنْجَاةٌ

خاموشی (باعثِ) نجات ہے۔

۱۳۲ — اَلْاُمُوْرُ اَشْبَاهٌ

انسانی معاملات (آپس میں) مطابقت رکھتے ہیں۔

۱۳۳ — اَلْمَعْرُوْفُ قُرُوْضٌ

نیکیاں (واجب الادا) قرضے ہیں

۱۳۴ — اَلشُّكْرُ مَفْرُوْضٌ

شکر کرنا فرض ہے

۱۳۵ — اَلْفِطْنَةُ هِدَايَةٌ

شعور (ایک) ہدایت ہے۔

۱۳۶ — اَلْغَبَاوَةُ غِوَايَةٌ

کُند ذہنی گمراہی ہے۔

۱۳۷ — اَلطَّمَعُ فَقْرٌ

لالچ غربت ہے۔

۱۳۸ — اَلْاِشْرَاكُ كُفْرٌ

(اللہ کے ساتھ) شراکت کفر ہے۔

۱۳۹ — اَلْحَيَاءُ مَحْرَمَةٌ

حیا (باعثِ) محرومی (بھی) ہے۔

۱۴۰ — اَلزَّلَلُ مَنْدَمَةٌ

لغزش (باعثِ) ندامت ہے۔

۱۴۱ — اَلزُّهْدُ ثَرْوَةٌ

زُھد (باعث) تونگری (بھی) ہے۔

۱۴۲ —— اَلْهَوٰی صَبْوَةٌ
خواہشِ نفس (درحقیقت) ذہن کی ناپختگی ہے۔

۱۴۳ —— اَلْحِلْمُ عَشِیْرَةٌ
حِلم (بذاتِ خود) ایک قبیلہ ہے۔

۱۴۴ —— اَلسَّفَهُ جَرِیْرَةٌ
حِلم کی کمی گناہ کا سبب ہوتی ہے۔

۱۴۵ —— اَلْاَمَانِیُّ تَخْدَعُ
آرزوئیں فریب دیتی رہتی ہیں۔

۱۴۶ —— اَلْاَجَلُ یَصْرَعُ
اَجَل (انسان کو) زمین بوس کر دیتی ہے۔

۱۴۷ —— اَلدُّنْیَا تَضُرُّ، اَلْاٰخِرَةُ تَسُرُّ
دنیا ضرر رساں ہے، آخرت (باعثِ) مسرت ہے۔

۱۴۸ —— اَلْاَمَلُ یَغُرُّ، اَلْعَیْشُ یَمُرُّ
اُمید دھوکہ (بھی) دیتی ہے، زندگی پیہم گزرتی (ہی) چلی جاتی ہے۔

۱۴۹ —— اَلرَّحِیلُ وَشِیكٌ
کوچ بہت ہی قریب آچکا ہے۔

۱۵۰ —— اَلْعِلْمُ یُنْجِیكَ، اَلْجَهْلُ یُرْدِیكَ
علم تجھے نجات دلائے گا، جہل تجھے برباد کرے گا۔

۱۵۱ —— اَلْمَوْتُ مُرِیحٌ
موت راحت دیتی ہے۔

۱۵۲ —— اَلْبَرِیءُ صَحِیحٌ
بے گناہ بچ (ہی) جاتا ہے

۱۵۳ —— اَلْاَمْرُ قَرِیبٌ
امر (موت یا قیامت) نزدیک ہے۔

۱۵۴ —— اَلْمُنَافِقُ مُرِیبٌ
منافق ہمیشہ وسوسہ کا شکار ہے۔

۱۵۵ —— اَلتَّأَیُّدُ حَزْمٌ
قوت کو جمع کرنا دوراندیشی ہے۔

۱۵۶ —— اَلْاِحْسَانُ غُنْمٌ

احسان بغیر محنت ہاتھ آنے والا نفع ہے۔

۱۵۷ —— اَلْعَدْلُ اِنْصَافٌ

عدالت (ہی) انصاف ہے۔

۱۵۸ —— اَلْقَنَاعَةُ عَفَافٌ

قناعت پارسائی ہے۔

۱۵۹ —— اَلْمُسْتَسْلِمُ مُوَقًّى

(حکم الٰہی کا) تسلیم کرنے والا بچا رہتا ہے۔

۱۶۰ —— اَلْمُحْتَرِسُ مُلَقًّى

(خود اپنی) نگرانی کرنے والا شکار ہو کر رہتا ہے۔

۱۶۱ —— اَلْاَجَلُ جُنَّةٌ

اجل ایک ڈھال ہے۔

۱۶۲ —— اَلتَّوْفِیْقُ رَحْمَةٌ

توفیق (الٰہی) ایک رحمت ہے۔

۱۶۳ —— اَلعِلمُ جَلَالَۃٌ، اَلجَہالَۃُ ضَلَالَۃٌ

علم (باعث) جلالت ہے، جہالت (باعث) گمراہی ہے۔

۱۶۴ —— اَلقَنَاعَۃُ نِعمَۃٌ

قناعت ایک نعمت ہے۔

۱۶۵ —— اَلفُرَصُ خُلَسٌ

فارغ اوقات غیر متوقع طور پر ملنے والی پونجی ہیں۔

۱۶۶ —— اَلفَوتُ غُصَصٌ

(چیز کا) ہاتھ سے نکل جانا غم کا ایک سلسلہ ہے۔

۱۶۷ —— اَلھَیبَۃُ خَیبَۃٌ

ہیبت ناامیدی سے جنم لیتی ہے۔

۱۶۸ —— اَلصِّدقُ مَرفَعَۃٌ

سچائی وجہ سربلندی ہے۔

۱۶۹ —— اَلصَّبرُ مَدفَعَۃٌ

صبر ایک دفاعی ہتھیار ہے۔

۱۷۰ —— اَلعَجزُ مَضِیعَۃٌ

ناتوانی (باعثِ) زیاں ہے۔

۱۷۱ —— اَلفَشَلُ مَنقَصَۃٌ

بزدلی ایک بدنما داغ ہے۔

۱۷۲ —— اَلصَّمتُ وَقَارٌ، اَلھَذرُ عَارٌ

خاموشی (میں) وقار ہے، فضول گوئی (باعث) شرم ہے۔

۱۷۳ —— اَلاَمنُ اِغتِرَارٌ

لاپرواہی خود فریبی ہے۔

۱۷۴ —— اَلخَوفُ اِستِظھَارٌ

خوفِ (الٰہی) پشت پناہ ہے۔

۱۷۵ —— اَلاِتِّعَاظُ اِعتِبَارٌ

(زندگی کے) تجربات قابلِ عبرت ہوتے ہیں۔

۱۷۶ —— اَلیَقَظَۃُ اِستِبصَارٌ

بیداری بصیرت کی طرف پیش قدمی ہے۔

۱۷۷ — اَلْاِنْذَارُ اِعْذَارٌ
متنبہ کرنا اتمام حجت ہے۔

۱۷۸ — اَلنَّدَمُ اِسْتِغْفَارٌ
ندامت (سبب) استغفار ہے۔

۱۷۹ — اَلْاِقْرَارُ اِعْتِذَارٌ
اقرار معذرت ہے۔

۱۸۰ — اَلْاِنْكَارُ اِصْرَارٌ
(جرم کا) انکار کرنے والا (گویا) گناہ پر ڈٹا ہوا ہے۔

۱۸۱ — اَلْاِكْثَارُ اِضْجَارٌ
(کسی بھی چیز کی) زیادتی باعث ملامت ہے۔

۱۸۲ — اَلْمُشَاوَرَةُ اِسْتِظْهَارٌ
مشورہ (درحقیقت) پشت پناہی ہے۔

۱۸۳ — اَلْمَالُ حِسَابٌ، اَلظُّلْمُ عِقَابٌ
دولت پر حساب ہے، ظلم پر سزا رکھی گئی ہے۔

۱۸۴ — اَلشَّكُّ اِرْتِيَابٌ
شک نفس کی گھبراہٹ ہے۔

۱۸۵ — اَلْعِلْمُ حَيَاةٌ، اَلْاِيْمَانُ نَجَاةٌ
علم زندگی ہے، ایمان نجات ہے۔

۱۸۶ — اَلتَّوْبَةُ مِمْحَاةٌ
توبہ (گناہ کو) مٹا دینے والی ہے۔

۱۸۷ — اَلْيَأْسُ مَسْلَاةٌ
ناامیدی (باعثِ) تسلّی (بھی) ہے۔

۱۸۸ — اَلتَّقْوٰى اِجْتِنَابٌ
تقویٰ اجتناب برتنے کا نام ہے۔

۱۸۹ — اَلظَّنُّ اِرْتِيَابٌ
گمان کرنا (باعثِ) اضطراب ہے۔

۱۹۰ — اَلطَّمَعُ مَذَلٌّ، اَلْوَرَعُ مَجَلٌّ
لالچ (باعثِ) خواری ہے، پارسائی (باعثِ) جلالت ہے۔

۱۹۱ — اَلْمُحْسِنُ مُعَانٌ ، اَلْمُسِيْئُ مُهَانٌ

صاحبِ احسان کی (اللہ کی طرف سے) اعانت ہوتی ہے بدکردار کی اہانت کی جاتی ہے۔

۱۹۲ — اَلْمَكُوْرُ شَيْطَانٌ

ہر دم مکر کرنے والا شیطان کہلاتا ہے۔

۱۹۳ — اَلتَّأَنِّیْ حَزْمٌ

اعمال کو (سوچ سمجھ) کر کرنا دُور اندیشی ہے۔

۱۹۴ — اَلْفُرْصَةُ غُنْمٌ

فرصت (ایک) بغیر محنت ہاتھ آنے والا سرمایہ ہے۔

۱۹۵ — اَلْمَعْرُوْفُ فَضْلٌ ، اَلْكَرَمُ نُبْلٌ

نیکی کرنا (باعث) برتری ہے ، کرم کرنا وجہ سربلندی ہے۔

۱۹۶ — اَلْغَفْلَةُ ضَلَالَةٌ ، اَلْغِرَّةُ جَهَالَةٌ

غفلت بھٹکنے کا (سبب) ہے ، خود فریبی (دراصل) نادانی ہے۔

۱۹۷ — اَلْاَمَلُ خَوَّانٌ

اُمیدیں بہت دھوکہ دیتی ہیں۔

۱۹۸ — اَلْجَاھِلُ حَیْرَانٌ

جاہل ہمیشہ حیران (ہی) رہتا ہے۔

۱۹۹ — اَلدُّنْیَا خُسْرَانٌ

دُنیا ایک خسارہ ہے۔

۲۰۰ — اَلْاَمَلُ یَخْدَعُ، اَلْبَغْیُ یَصْرَعُ

آرزو فریب دیتی ہے، سرکشی پچھاڑ دیتی ہے۔

۲۰۱ — اَلْجَوْرُ تَبِعَاتٌ

جور و ستم غصب کردہ حق ہے۔

۲۰۲ — اَلشَّھَوَاتُ قَاتِلَاتٌ

خواہشات قتل کر دیتی ہیں۔

۲۰۳ — اَللَّذَّاتُ آفَاتٌ

لذتیں (دراصل) آفتیں ہیں۔

۲۰۴ —— اَلْعِلْمُ مَجَلَّةٌ، اَلْجَهْلُ مَضَلَّةٌ

علم بزرگی کا گھر ہے، جہل گمراہی کا مکان ہے۔

۲۰۵ —— اَلشَّرَہُ مَذَلَّةٌ

غلبۂ ہوس مقامِ خواری ہے

۲۰۶ —— اَلْعَقْلُ شِفَاءٌ

عقل شفا ہے۔

۲۰۷ —— اَلْحُمْقُ شَقَاءٌ

کم عقلی بدبختی ہے۔

۲۰۸ —— اَلصَّدَقَةُ کَنْزٌ

صدقہ (ایک) خزانہ ہے۔

۲۰۹ —— اَلْاِخْلَاصُ فَوْزٌ

اِخلاص فتح مندی ہے۔

۲۱۰ —— اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ، اَلْکِذْبُ یُرْدِیْ،

صداقت نجات دینے والی ہے، جھوٹ ہلاک کرنے والا ہے۔

اَلبُخلُ یُزرِی
بخل قیمت گھٹا دیتا ہے۔

۲۱۱ — اَلبَرِیُّ جَرِیٌ
بے قصور دلیر ہوتا ہے۔

۲۱۲ — اَلصَّدَقَہ تَقِیٌّ
صدقہ (انسان کی) نگہداشت کرتا ہے۔

۲۱۳ — اَلدِّینُ نُورٌ، اَلیَقِینُ حُبُورٌ
دین روشنی ہے، یقین ایک جاودانی خوشی ہے۔

۲۱۴ — اَلصَّبرُ ظَفَرٌ، اَلعَجَلُ خَطَرٌ
صبر ظفرمندی ہے، عجلت باعثِ خطر ہے۔

۲۱۵ — اَلغَیُّ اَشَرٌّ
گمراہی ستی ہے۔

۲۱۶ — اَلعَیُّ حَصَرٌ
ناتوانی انسان کو اُلجھا دیتی ہے۔

۲۱۷ —— اَلْعَدْلُ مِلَاكٌ، اَلْجَوْرُ هَلَاكٌ

عدل بنیادِ نظامِ عالم ہے، ستم گری (باعثِ) ہلاکت ہے۔

۲۱۸ —— اَلْعِلْمُ حِرْزٌ

علم ایک پناہ گاہ ہے۔

۲۱۹ —— اَلْقَنَاعَةُ عِزٌّ

قناعت عزت ہے۔

۲۲۰ —— اَلْمَعْرُوْفُ كَنْزٌ

نیکی خزانہ ہے۔

۲۲۱ —— اَلْغَفْلَةُ طَرَبٌ

غفلت (بظاہر) مستی ہے۔

۲۲۲ —— اَلْيَقْظَةُ كَرْبٌ

بیداری (وجہ) غم (بھی) ہے۔

۲۲۳ —— اَلرِّيَاسَةُ عَطَبٌ

حکومت ہلاکت کا سبب ہے۔

۲۲۴ — اَلشَّهْوَةُ حَرْبٌ

جسمانی خواہشات (عقل وایمان) کو سلب کرلیتی ہیں۔

۲۲۵ — اَلشُّکْرُ مَغْنَمٌ

شکر بغیر محنت ہاتھ آیا ہوا نفع ہے۔

۲۲۶ — اَلْکُفْرُ مَغْرَمٌ

کفرانِ نعمت (وجہ) نقصان ہے۔

۲۲۷ — اَلْعُقُوْلُ مَوَاهِبُ، اَلْآدَابُ مَكَاسِبُ

عقل عطیہ ربانی ہے، آداب نتیجۂ محنتِ انسانی ہیں۔

۲۲۸ — اَلدُّنْیَا بِالْاِتِّفَاقِ، اَلْآخِرَةُ بِالْاِسْتِحْقَاقِ

دنیا کا مل جانا ایک اتفاق ہے، آخرت کا ملنا صرف استحقاق پر مبنی ہے۔

۲۲۹ — اَلْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهٖ

مومن کا مقام اُس کے عمل سے ہے۔

۲۳۰ — اَلْاِنْسَانُ بِعَقْلِهٖ

انسان کا (اعتبار) اُس کی عقل کی وجہ سے ہے۔

۲۳۱ — اَلْمَرْءُ بِهِمَّتِہٖ
مرد کی قیمت اس کی ہمت کے مطابق ہے۔

۲۳۲ — اَلرَّجُلُ بِجَنَانِہٖ
آدمی کی حقیقت اس کے باطن سے وابستہ ہے۔

۲۳۳ — اَلْمَرْءُ بِاِیْمَانِہٖ
مردانگی بقدرِ ایمان ہوتی ہے۔

۲۳۴ — اَلْعِلْمُ بِالْعَمَلِ
علم وہ ہے جو عمل کے ساتھ ہو

۲۳۵ — اَلدُّنْیَا بِالْاَمَلِ
دنیا صرف امید کا نام ہے۔

۲۳۶ — اَلْبِشْرُ مَبَرَّةٌ ، اَلْعُبُوْسُ مَعَرَّةٌ
چہرے کی شگفتگی ایک نیکی ہے، ترش روئی ننگ وعار ہے۔

۲۳۷ — اَلْجَهْلُ وَبَالٌ
جہالت ایک وبال ہے

٢٣٨ — اَلتَّوْفِیْقُ اِقْبَالٌ

توفیق کا مل جانا اقبال مندی ہے۔

٢٣٩ — اَلْحَرَامُ سُحْتٌ

حرام پلید ہوتا ہے۔

٢٤٠ — اَلْمَوْتُ فَوْتٌ

موت باعثِ فوت (دنیا کے مشاغل سے اور آخرت کے حصول سے) ہے۔

٢٤١ — اَلْحَرِیْصُ تَعِبٌ

لالچی پریشانی کا شکار رہتا ہے۔

٢٤٢ — اَلْقِنْیَةُ سَلَبٌ

دولت کو منجمد کرنا (ایمان کو) زائل کر دیتا ہے۔

٢٤٣ — اَلْمَالُ عَارِیَةٌ

دولت ایک عارضی (قسم کی) بخشش ہے۔

٢٤٤ — اَلدُّنْیَا فَانِیَةٌ

دنیا فنا ہو جانے والی ہے۔

۲۴۵ —— اَلْاِسْتِقَامَةُ سَلَامَةٌ

استقامت ہی میں سلامتی ہے۔

۲۴۶ —— اَلشَّرُّ نَدَامَةٌ

شر (باعث) ندامت ہے۔

۲۴۷ —— اَلْعَدْلُ حَيَاةٌ

عدل زندگی ہے۔

۲۴۸ —— اَلْجَوْرُ مِمْحَاةٌ

جبر (ظلم اور نیکی کو) مٹا دیتا ہے۔

۲۴۹ —— اَلتَّوَكُّلُ بِضَاعَةٌ

اللہ پر توکل ایک پونجی ہے۔

۲۵۰ —— اَلْحَزْمُ صِنَاعَةٌ

دُور اندیشی ایک بہترین پیشہ ہے۔

۲۵۱ —— اَلْعَجْزُ اِضَاعَةٌ

کمزوری (باعث) بربادی ہے۔

۲۵۲ —— اَلعَقلُ فَضِیلَۃُ الاِنسَانِ
انسان کی فضیلت اس کی عقل ہی ہے۔

۲۵۳ —— اَلصِّدقُ اَمَانَۃُ اللِّسَانِ
زبان کی امانت سچائی ہے۔

۲۵۴ —— اَلصَّبرُ یُنَاضِلُ الحَدَثَانَ
صبر حوادث سے جنگ کرتا ہے۔

۲۵۵ —— اَلجَزَعُ مِن اَعوَانِ الزَّمَانِ
آہ و زاری مصیبت کو تقویت دیتی ہے۔

۲۵۶ —— اَلاِحتِکَارُ دَاعِیَۃُ الحِرمَانِ
ذخیرہ اندوزی محرومی کو دعوت دینے والی ہے۔

۲۵۷ —— اَلصَّبرُ رَأسُ الاِیمَانِ
صبر ایمان کا سر ہے

۲۵۸ —— اَلسَّخَاءُ زَینُ الاِنسَانِ
سخاوت انسان کی زینت ہے۔

۲۵۹ — اَلْعَفْوُ اَحْسَنُ الْاِحْسَانِ
معاف کر دینا بہترین احسان ہے۔

۲۶۰ — اَلْفَقْرُ زِيْنَةُ الْاِيْمَانِ
(مومن کا) فقر ایمان کے لیے زینت ہے۔

۲۶۱ — اَلْقَلْبُ خَازِنُ اللِّسَانِ
دل زبان کا خزانہ دار ہے۔

۲۶۲ — اَللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْجَنَانِ
زبان باطن کی ترجمان ہے۔

۲۶۳ — اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْاِحْسَانِ
انسان احسان کا غلام ہے۔

۲۶۴ — اَلْاِنْصَافُ عُنْوَانُ النُّبْلِ
انصاف عظمت کے (ذاتی کی) سرشرفی ہے۔

۲۶۵ — اَلصِّدْقُ اَخُو الْعَدْلِ
صدق عدل کا بھائی ہے۔

۲۶۶ — اَلْهَوٰی عَدُوُّ الْعَقْلِ
خواہشِ نفس عقل کی دشمن ہے۔

۲۶۷ — اَللَّهْوُ مِنْ ثِمَارِ الْجَهْلِ
کھیل کود جہالت کا ثمر ہے۔

۲۶۸ — اَلْجَوْرُ مُضَادُّ الْعَدْلِ
جَور عدل کی ضد ہے۔

۲۶۹ — اَلْعِلْمُ مُمِيتُ الْجَهْلِ
علم جہل کو مارنے والا ہے۔

۲۷۰ — اَلْوَقَارُ حِلْيَةُ الْعَقْلِ
وقار عقل کا لباس ہے۔

۲۷۱ — اَلْوَفَاءُ تَوْأَمُ الصِّدْقِ
وفا اور صداقت ہم زاد ہیں۔

۲۷۲ — اَلْعَقْلُ رَسُولُ الْحَقِّ
عقل حق کا رسول ہے۔

۲۷۳ —— اَلتَّوفِیقُ مِفتَاحُ الرِّفقِ

توفیق مہربانی کی کنجی ہے۔

۲۷۴ —— اَلحَیَاءُ یَمنَعُ الرِّزقَ

(بے جا) شرم رزق کو روکنے والی ہے۔

۲۷۵ —— اَلصِّدقُ لِسَانُ الحَقِّ

سچائی حق کی زبان ہے۔

۲۷۶ —— اَلکِذبُ عَدُوُّ الصِّدقِ

جھوٹ سچ کا دشمن ہے۔

۲۷۷ —— اَلبَاطِلُ مُضَادُّ الحَقِّ

باطل حق کی ضد ہے۔

۲۷۸ —— اَلحِلمُ زَینُ الخُلقِ

حلم اخلاق کی زینت ہے۔

۲۷۹ —— اَلخِیَانَةُ اَخُو الکِذبِ

خیانت جھوٹ کا بھائی ہے۔

۲۸۰ —— اَلْحِرْصُ مَطِيَّةُ التَّعَبِ

لالچ پریشانی کی سواری ہے۔

۲۸۱ —— اَلرَّغْبَةُ مِفْتَاحُ النَّصَبِ

رغبت و آمادگی دشواریوں کی کنجی ہے۔

۲۸۲ —— اَلظَّفَرُ شَافِعُ الْمُذْنِبِ

فتح مندی خطا کار کے لیے باعثِ شفاعت (ہونی چاہیے)

۲۸۳ —— اَلْخَرَسُ خَيْرٌ مِنَ الْكِذْبِ

گونگا پن جھوٹ سے بہتر ہے۔

۲۸۴ —— اَلْعِلْمُ زَيْنُ الْحَسَبِ

علم حَسَب کی زینت ہے۔

۲۸۵ —— اَلْمَوَدَّةُ اَقْرَبُ نَسَبٍ

محبت سب سے قریب کا رشتہ ہے۔

۲۸۶ —— اَلْاَدَبُ اَفْضَلُ حَسَبٍ

ادب سب سے افضل حسب (سرمایۂ افتخار) ہے

۲۸۷ ـــــ اَلصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ الْقُرَبِ

صدقہ سب سے افضل قربت ہے (اللہ کی)۔

۲۸۸ ـــــ اَلنَّاسُ اَعْدَاءُ مَا جَهِلُوْا

انسان دشمن ہے اس بات کا جس کے بارے میں وہ جاہل ہے۔

۲۸۹ ـــــ اَلنَّاسُ بِخَیْرٍ مَا تَفَاوَتُوْا

انسان اس وقت تک چین سے ہے جب تک ان میں حفظِ مراتب قائم ہیں۔

۲۹۰ ـــــ اَلْوَفَاءُ سَجِیَّۃُ الْکِرَامِ

وفاداری کریموں کا زیور ہے۔

۲۹۱ ـــــ اَلْغَدْرُ شِیْمَۃُ اللِّئَامِ۔

غدّاری کمینوں کی خُو ہے۔

۲۹۲ ـــــ اَلْاَعْمَالُ ثِمَارُ النِّیَّاتِ

اعمال نیتوں کے ثمر ہیں۔

۲۹۳ ـــــ اَلصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ

صدقہ سب سے افضل نیکی ہے۔

۲۹۴ —— اَلرِّفْقُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ
مہربانی کامیابی کی کنجی ہے۔

۲۹۵ —— اَلتَّوْفِيْقُ قَائِدُ الصَّلَاحِ
توفیق سنوارنے تک لے جانے والا قائد ہے۔

۲۹۶ —— اَلْبِشْرُ اَوَّلُ الْبِرِّ
خندہ پیشانی نیکی کا آغاز ہے۔

۲۹۷ —— اَلطَّمَعُ اَوَّلُ الشَّرِّ
لالچ ابتدائے شر ہے۔

۲۹۸ —— اَلْكِتَابُ تَرْجُمَانُ النِّيَّةِ
تحریر نیت کی ترجمان ہوتی ہے۔

۲۹۹ —— اَلْعَمَلُ عُنْوَانُ الطَّوِيَّةِ
عمل ضمیر کی خبر دیتا ہے۔

۳۰۰ —— اَلْوَقَارُ يُنْجِدُ الْحِلْمَ
وقار حلم کو چار چاند لگاتا ہے۔

۳۰۱ — اَلتَّوَاضُعُ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ
علم کا ثمر انکساری ہے۔

۳۰۲ — اَلْعَدْلُ خَیْرُ الْحُکْمِ
عدل سب سے اچھا فیصلہ ہے۔

۳۰۳ — اَلْعِلْمُ قَائِدُ الْحِلْمِ
علم حلم کو کھینچ (ری) لیتا ہے۔

۳۰۴ — اَلصِّدْقُ خَیْرُ الْقَوْلِ
سچائی سب سے بہترین گفتگو ہے۔

۳۰۵ — اَلْاِخْلَاصُ خَیْرُ الْعَمَلِ
اخلاص بہترین عمل ہے۔

۳۰۶ — اَلسَّخَاءُ یَزْرَعُ الْمَحَبَّةَ
سخاوت محبت کی شجر کاری کرتی ہے۔

۳۰۷ — اَلشُّحُّ یَکْسِبُ الْمَسَبَّةَ
کنجوسی بدنامی کو جنم دیتی ہے۔

۳۰۸ —— اَلطَّمَعُ فَقْرٌ حَاضِرٌ
لالچ ایک قبضہ کر لینے والی پریشانی ہے۔

۳۰۹ —— اَلْيَأْسُ غَنَاءٌ حَاضِرٌ
اُمید ایک (ہر وقت) موجود تونگری ہے۔

۳۱۰ —— اَلتَّوَاضُعُ يَرْفَعُ الْوَضِيعَ
تواضع پست مرتبہ کو بلند کرتی ہے۔

۳۱۱ —— اَلتَّكَبُّرُ يَضَعُ الرَّفِيعَ
تکبر بلند مرتبہ کو پست کر دیتا ہے۔

۳۱۲ —— اَلرِّفْقُ مِفْتَاحُ الصَّوَابِ
نرمی اور مہربانی صحیح فیصلوں کی کنجی ہے۔

۳۱۳ —— اَلسَّفَهُ مِفْتَاحُ السِّبَابِ
جہالت دشنامی کی کنجی ہے

۳۱۴ —— اَلْهَوٰى آفَةُ الْأَلْبَابِ
خواہش عقل کے لیے ایک آفت ہے۔

۳۱۵ —— اَلعِتَابُ حَیٰوۃُ المَوَدَّۃِ
شکوہ محبت کے لیے زندگی ہے۔

۳۱۶ —— اَلھَدِیَّۃُ تَجلِبُ المَحَبَّۃَ
تحفہ محبت کو جنم دینے کا سبب ہے۔

۳۱۷ —— اَلمَوتُ رَقِیبٌ غَافِلٌ
موت ایک غافل (خاموش) ساتھی ہے

۳۱۸ —— اَلدُّنیَا ظِلٌّ زَائِلٌ
دنیا ایک گھٹ جانے والا سایہ ہے۔

۳۱۹ —— اَلمَوتُ بَابُ الاٰخِرَۃِ
موت آخرت کا دروازہ ہے

۳۲۰ —— اَلتَّجَمُّلُ مُرُوَّۃٌ ظَاھِرَۃٌ
زینت کرنا ایک ظاہری انسانیت ہے۔

۳۲۱ —— اَلمَوَاعِظُ حَیَاۃُ القُلُوبِ
وعظ دلوں کی زندگی ہے۔

۳۲۲ — اَلذِّکْرُ مُجَالَسَةُ الْمَحْبُوْبِ
یاد درحقیقت، محبوب کی ہم نشینی ہے۔

۳۲۳ — اَلدِّیْنُ اَفْضَلُ مَطْلُوْبٍ
دین سب سے افضل طلب ہے۔

۳۲۴ — اَلْعَقْلُ صَدِیْقٌ مَقْطُوْعٌ
عقل ایک متروک دوست ہے۔

۳۲۵ — اَلْهَوٰی عَدُوٌّ مَتْبُوْعٌ
خواہش ایک اطاعت کردہ دشمن ہے۔

۳۲۶ — اَلْعَاقِلُ یَاْلِفُ مِثْلَهٗ
صاحبِ عقل اپنے جیسے ہی کو پسند کرتا ہے۔

۳۲۷ — اَلْجَاهِلُ یَمِیْلُ اِلٰی شَکْلِهٖ
جاہل اپنے ہمشکل کی طرف ہی مائل ہوتا ہے۔

۳۲۸ — اَلسَّلَامَةُ فِی التَّفَرُّدِ
سلامتی تنہائی میں ہے۔

۳۲۹ —— اَلرَّاحَةُ فِي الزُّهْدِ
راحت دراصل زہد میں ہے۔

۳۳۰ —— اَلْجُودُ عِزٌّ مَوْجُودٌ
سخاوت ہر وقت ملنے والی عزت ہے۔

۳۳۱ —— اَلْكَمَالُ فِي الدُّنْيَا مَفْقُودٌ
دنیا میں کمال ناپید ہے۔

۳۳۲ —— اَلْحَسَدُ شَرُّ الْاَمْرَاضِ
حسد بدترین مرض ہے۔

۳۳۳ —— اَلْجُودُ حَارِسُ الْاَعْرَاضِ
بخشش جاہ و منصب کی حفاظت کرتی ہے۔

۳۳۴ —— اَلْاِقْتِصَادُ يُنْمِيُ الْقَلِيْلَ
میانہ روی سے قلیل (چیز میں) برکت ہوتی ہے۔

۳۳۵ —— اَلْاِسْرَافُ يُفْنِيُ الْجَزِيْلَ
فضول خرچی بے پناہ کو (بھی) فنا کر دیتی ہے۔

۳۳۶ —— اَلسَّاعَاتُ مَكْمَنُ الْاٰفَاتِ
گھڑیاں آفتوں کی کمین گاہیں ہیں۔

۳۳۷ —— اَلْعُمْرُ تُفْنِيْهِ اللَّحَظَاتُ
عمر کو لمحے فنا کر دیتے ہیں۔

۳۳۸ —— اَلصَّادِقُ مُكْرَمٌ جَلِيْلٌ
سچ بولنے والا ایک محترم بزرگ ہے۔

۳۳۹ —— اَلْكَاذِبُ مُهَانٌ ذَلِيْلٌ
جھوٹ بولنے والا پست کیا گیا ایک ذلیل ہے۔

۳۴۰ —— اَلْحَيَاءُ مِفْتَاحُ كُلِّ الْخَيْرِ
حیا ہر نیکی کی کنجی ہے۔

۳۴۱ —— اَلْقِحَةُ عُنْوَانُ الشَّرِّ
بے حیائی ہر شر کا عنوان ہے۔

۳۴۲ —— اَلْاِسْتِغْفَارُ يَمْحُو الْاَوْزَارَ
استغفار (گناہوں کو) محو کر دیتا ہے۔

۲۲۳ — اَلْاِصْرَارُ شِيْمَةُ الْفُجَّارِ
پے در پے (گناہ کرنا) فاجروں کی خصلت ہے۔

۲۲۴ — اَلسَّاعَاتُ تَنْهَبُ الْاَعْمَارَ
گھڑیاں عمروں کو فنا کیے جاتی ہیں۔

۲۲۵ — اَلْبِطْنَةُ تَمْنَعُ الْفِطْنَةَ
شکم سیری ذہانت کے لیے زہر قاتل ہے۔

۲۲۶ — اَلرِّيْبَةُ تُوْجِبُ الظِّنَّةَ
شک باعث تہمت بن جاتا ہے۔

۲۲۷ — اَلصَّبْرُ جُنَّةُ الْفَاقَةِ
صبر غربت کی سپر ہے۔

۲۲۸ — اَلْعُجْبُ رَأْسُ الْحَمَاقَةِ
خود بینی حماقت کی بنیاد ہے۔

۲۲۹ — اَلْهَيْبَةُ مَقْرُوْنَةٌ بِالْخَيْبَةِ
ہیبت اور ناامیدی ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

۳۵۰ — اَلْحَيَاءُ مَقْرُوْنٌ بِالْحِرْمَانِ
جھجک محرومی سے منسلک ہے۔

۳۵۱ — اَلْيَقِيْنُ عُنْوَانُ الْاِيْمَانِ
یقین ایمان کا عنوان ہے۔

۳۵۲ — اَلْحِرْصُ عَلَامَةُ الْفَقْرِ
لالچ غربت کا نشان ہے۔

۳۵۳ — اَلشَّرَهُ دَاعِيَةُ الشَّرِّ
سرکشی شر کو دعوت دیتی ہے۔

۳۵۴ — اَلصِّدْقُ حَيٰوةُ التَّقْوٰى
سچائی تقویٰ کی حیات ہے۔

۳۵۵ — اَلْكِتْمَانُ مِلَاكُ النَّجْوٰى
پوشیدہ رکھنا راز رکھنے کی بنیاد ہے۔

۳۵۶ — اَلْقِسْطُ رُوْحُ الشَّهَادَةِ
عدالت گواہی کی رُوح ہے۔

۳۵۷ — اَلْفَضِيْلَةُ غَلَبَةُ الْعَادَةِ
عادت پر قابو پالینا (باعث) فضیلت ہے۔

۳۵۸ — اَلْعَفْوُ زَكٰوةُ الظَّفَرِ
معاف کر دینا فتح مندی کی زکوٰۃ ہے۔

۳۵۹ — اَللَّجَاجُ بَذْرُ الشَّرِّ
ہٹ دھرمی شر کے بیج کو بونے کے مترادف ہے۔

۳۶۰ — اَلْمَنِيَّةُ وَلَا الدَّنِيَّةُ
صرف موت چاہیے پستی نہیں چاہیے (صرف) موت نہ کہ پستی (ملے)

۳۶۱ — اَلْمَوْتُ وَلَا ابْتِذَالُ الْخِزْيَةِ
صرف موت (چاہیے) نہ کہ خواری اور رسوائی چاہیے۔

۳۶۲ — اَلتَّقَلُّلُ وَلَا التَّذَلُّلُ
کم گوارہ ہو مگر ذلت گوارہ نہ ہو۔

۳۶۳ — اَلْمُرُوءَةُ الْقَنَاعَةُ وَالتَّجَمُّلُ
مروّت وانسانیت قناعت اور تجمّل سے وابستہ ہے۔

۳۶۴ — اَلتَّجَارِبُ لَا تَنْقَضِیْ
تجربات کبھی ختم نہیں ہوتے۔

۳۶۵ — اَلْحَرِیْصُ لَا یَکْتَفِیْ
لالچی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

۳۶۶ — اَلْعَیْنُ رَائِدُ الْفِتَنِ
نظر فتنوں کی قاصد ہے۔

۳۶۷ — اَلْهَمُّ یُنْحِلُ الْبَدَنَ
اندیشہ جسم کو گھلا دیتا ہے۔

۳۶۸ — اَلْعَیْنُ بَرِیْدُ الْقَلْبِ
نظر دل کی قاصد ہے۔

۳۶۹ — اَلْفِکْرُ یُنِیْرُ اللُّبَّ
فکر عقلوں کو نورانی کرتی ہے۔

۳۷۰ — اَلْمَرَضُ حَبْسُ الْبَدَنِ
بیماری جسم کی قید ہے۔

۳۷۱ —— اَلْقِنْيَةُ تَجْلِبُ الْحَزَنَ
جمع کردہ پونجی غموں کو دعوت دیتی ہے۔

۳۷۲ —— اَلْحَسَدُ حَبْسُ الرُّوْحِ
حسد روح کی گرفتاری ہے۔

۳۷۳ —— اَلْهَمَّازُ مَذْمُوْمٌ مَجْرُوْحٌ
عیب گو مذمّت اور طعنہ کا شکار ہوتا ہے۔

۳۷۴ —— اَلْغَمُّ مَرَضُ النَّفْسِ
غم نفس کا مرض ہے۔

۳۷۵ —— اَللَّجَاجُ يَشِيْنُ النَّفْسَ
ہٹ دھرمی نفس کو عیب دار بناتی ہے۔

۳۷۶ —— اَلْاَيَّامُ تُفِيْدُ التَّجَارِبَ
گردشِ ایام تجربات کو فروغ دیتی ہے۔

۳۷۷ —— اَلْمَالُ نَهْبُ الْحَوَادِثِ
مال حادثات کی زد پر (ہمیشہ) رہتا ہے۔

۳۷۸ —— اَلْمَالُ سَلْوَةُ الْوَارِثِ
دولت وارثوں کے لیے تسلّی ہے۔

۳۷۹ —— اَلشَّفِيعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ
شفاعت کرنے والا درحقیقت مانگنے والے کے لیے پَر و بال کا کام کرتا ہے۔

۳۸۰ —— اَلْحِسَابُ قَبْلَ الْعِقَابِ
حساب قبل سزا ہوتا ہے۔ اور
اَلثَّوَابُ بَعْدَ الْحِسَابِ
ثواب بعد حساب ملتا ہے۔

۳۸۱ —— اَلْمَنُّ يُسَوِّدُ الْمِنَّةَ
احسان جتانا نیکی کو تاریک کر دیتا ہے۔

۳۸۲ —— اَلْبَغْيُ يَسْلُبُ النِّعْمَةَ
حدود سے تجاوز نعمت کے سلب ہونے کا سبب ہے

۳۸۳ —— اَلظُّلْمُ يَجْلِبُ النِّقْمَةَ
ظلم غضبِ الٰہی کا باعث ہے

۳۸۴ —— اَلْمَوَدَّةُ اَقْرَبُ رَحِمٍ
محبت سب سے قریبی رشتہ ہے۔

۳۸۵ —— اَلشُّكْرُ يَدُومُ النِّعَمَ
شکر نعمت کے دائمی رہنے کا سبب ہے۔

۳۸۶ —— اَلْعَدْلُ حَيَاةُ الْاَحْكَامِ
عدل احکام کی زندگی ہے۔ (مضبوطی کی بھی)

۳۸۷ —— اَلصِّدْقُ رُوحُ الْكَلَامِ
سچائی کلام کی رُوح ہے۔

۳۸۸ —— اَلْقِسْطُ خَيْرُ الشَّهَادَةِ
سچی گواہی سب میں بہترین گواہی ہے۔

۳۸۹ —— اَلسَّخَاءُ اَشْرَفُ عَادَةٍ
سخاوت شریف ترین عادت ہے۔

۳۹۰ —— اَلْاِخْلَاصُ ثَمَرَةُ الْعِبَادَةِ
اخلاص عبادت کا ثمر ہے۔

۳۹۱ —— اَلْیَقِیْنُ اَفْضَلُ الزِّهَادَةِ
یقین سب سے افضل زہد ہے۔

۳۹۲ —— اَلْقَبْرُ خَیْرٌ مِنَ الْفَقْرِ
قبر غربت سے بہتر ہے۔

۳۹۳ —— اَلْمِرَاءُ بَذْرُ الشَّرِّ
مردم دشمنی شر کی تخم کاری ہے۔

۳۹۴ —— اَلْاِلْحَاحُ دَاعِیَةُ الْحِرْمَانِ
نالہ و زاری کرنا، محرومی کو دعوت دیتا ہے۔

۳۹۵ —— اَلْقِنْیَةُ یَنْبُوْعُ الْاَحْزَانِ
جمع کردہ پونجی غموں کا سرچشمہ ہے۔

۳۹۶ —— اَلدُّنْیَا سُوْقُ الْخُسْرَانِ
دنیا خسارے کا بازار ہے۔

۳۹۷ —— اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَمَانِ
جنت ہی دارالامان ہے۔

۳۹۸ — اَلیَقِینُ عِمَادُ الاِیمَانِ
یقین ایمان کا ستون ہے۔

۳۹۹ — اَلاِیثَارُ اَشرَفُ الاِحسَانِ
ایثار شریف ترین احسان ہے۔

۴۰۰ — اَلمَصَائِبُ مِفتَاحُ الاَجرِ
مصیبتیں اجر و ثواب کی کنجیاں ہیں۔

۴۰۱ — اَلدُّنیَا مَزرَعَةُ الشَّرِ
دنیا بدی کی کھیتی ہے۔

۴۰۲ — اَلحِیلَةُ فَائِدَةُ الفِکرِ
چارہ سازی فکر کا فائدہ مند نتیجہ ہے۔

۴۰۳ — اَلدُّنیَا ضُحکَةُ مُستَعبِرٍ
دنیا روتے ہوئے انسان کا قہقہہ ہے۔

۴۰۴ — اَلعَقلُ مُصلِحُ کُلِّ اَمرٍ
عقل ہر کام کی اصلاح کر دیتی ہے۔

۴۰۵ —— اَلْعُيُوْنُ طَلَائِعُ الْقُلُوْبِ
آنکھیں دلوں کی جاسوس ہیں

۴۰۶ —— اَللَّجَاجُ مُثَارُ الْحُرُوْبِ
ہٹ دھرمی آتشِ حرب کو بڑھا دیتی ہے

۴۰۷ —— اَلصَّدْرُ رَقِيْبُ الْبَدَنِ
سینہ بدن کا نگہبان ہے۔

۴۰۸ —— اَلْعَمَلُ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ
عمل مومن کا کبھی جُدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۴۰۹ —— اَلدُّنْيَا دَارُ الْمِحَنِ
دنیا محنتوں کا گھر ہے۔

۴۱۰ —— اَلرِّضَا يَنْفِي الْحُزْنَ
راضی رہنا غم غلط کر دیتا ہے۔

۴۱۱ —— اَلصَّبْرُ ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
صبر یقین کا ثمر ہے۔

۴۱۲ ــــ اَلزُّهْدُ ثَمَرَةُ الدِّيْنِ

زہد دین کا ثمر ہے۔

۴۱۳ ــــ اَلْعَبْدُ حُرٌّ مَا قَنِعَ، اَلْحُرُّ عَبْدٌ مَا طَمِعَ

غلام اتنا آزاد ہے جتنی وہ قناعت کرتا ہے، آزاد اتنا ہی غلام ہے جتنا وہ لالچ کرتا ہے۔

۴۱۴ ــــ اَلْعُجْبُ رَأْسُ الْجَهْلِ

خود بینی جہالت کا سرچشمہ ہے۔

۴۱۵ ــــ اَلتَّوَاضُعُ عُنْوَانُ النُّبْلِ

تواضع بزرگی کا عنوان ہے۔

۴۱۶ ــــ اَلْعَجْزُ سَبَبُ التَّضْيِيْعِ

سستی اور کمزوری (مقاصد کے) ضائع ہونے کا سبب ہے۔

۴۱۷ ــــ اَلْجَنَّةُ جَزَاءُ الْمُطِيْعِ

جنت اطاعت گزار (ہی) کی جزا ہے۔

۴۱۸ ــــ اَللِّسَانُ جَمُوْحٌ بِصَاحِبِهٖ

زبان اپنے صاحب سے بہت سرکشی کرتی ہے۔

۴۱۹ —— اَلشَّرُّ يَكْبُو بِرَاكِبِهٖ
شر اپنے سوار کو منہ کے بل گرا دیتا ہے۔

۴۲۰ —— اَخُوكَ مُوَاسِيكَ فِي الشِّدَّةِ
بھائی تیرا وہ ہے جو سختیوں میں تیرا ساتھ دیتا ہے۔

۴۲۱ —— اَلْغِشُّ سَجِيَّةُ الْمَرَدَةِ
دل کا میلا پن سرکشوں کی خصلت ہے۔

۴۲۲ —— اَلْحِقْدُ شِيمَةُ الْحَسَدَةِ
کینہ حاسدوں کی سرشت ہے

۴۲۳ —— اَلْمَرْءُ عَدُوُّ مَا جَهِلَ
انسان اس کا دشمن ہے جس کے بارے وہ جاہل ہے۔

۴۲۴ —— اَلْمَرْءُ صَدِيقُ مَا عَقَلَ
انسان ان (چیزوں) کا دوست ہے جن کو وہ پہچان لیتا ہے

۴۲۵ —— اَللَّجَاجُ يَنْبُو بِرَاكِبِهٖ
ہٹ دھرمی انسان کو گرانے والی ایک سواری ہے

۴۲۶ — اَلْبُخْلُ يُزْرِيْ بِصَاحِبِهٖ
بخل اپنے موصوف کو مرتبہ سے گرا دیتا ہے۔

۴۲۷ — اَلْعَقْلُ لَا يَنْخَدِعُ
عقل کبھی بھی دھوکہ نہیں دیتی۔

۴۲۸ — اَلْجَاهِلُ لَا يَرْتَدِعُ
جاہل کبھی برائی سے باز نہیں رہتا۔

۴۲۹ — اَلظُّلْمُ وَخِيْمُ الْعَاقِبَةِ
ظلم کا انجام ہیبت ناک ہے۔

۴۳۰ — اَلْحِرْصُ ذَمِيْمُ الْمَغَبَّةِ
حرص کا نتیجہ بہت قابل مذمت ہے۔

۴۳۱ — اَلْاِعْتِذَارُ يُوْجِبُ الْاِعْتِذَارَ
عذر خواہی معذرت قبول کرنے کو واجب کر دیتی ہے۔

۴۳۲ — اَلْعَجَلُ يُوْجِبُ الْعِثَارَ
عجلت لغزش کھانے کو لازمی کر دیتی ہے۔

۴۳۳ —— اَلتَّاَنِّیْ یُوْجِبُ الْاِسْتِظْهَارَ
فکر و تامل مددگاری کے لازمی ذرائع ہیں۔

۴۳۴ —— اَلْاِصْرَارُ یُوْجِبُ النَّارَ
پے در پے (لغزش) باعثِ آتش و نار ہے۔

۴۳۵ —— اَلْاَمَانِیُّ شِیْمَةُ الْحَمْقٰی
آرزومند رہنا احمقوں کی خصلت ہے۔

۴۳۶ —— اَلتَّوَانِیْ سَجِیَّةُ النَّوْکٰی
سستی اور کاہلی کم عقلوں کی فطرت ہے۔

۴۳۷ —— اَلدُّنْیَا دَارُ الْاَشْقِیَاءِ
دنیا بدبختوں کا مسکن ہے۔

۴۳۸ —— اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَتْقِیَاءِ
جنت صاحبانِ تقویٰ کا گھر ہے۔

۴۳۹ —— اَلدُّنْیَا مَعْبَرَةُ الْاٰخِرَةِ
دنیا آخرت کی گزرگاہ ہے۔

۴۴۰ —— اَلطَّمَعُ مَذَلَّةٌ حَاضِرَةٌ
لالچ ہر وقت بلائی جانے والی ذلت ہے۔

۴۴۱ —— اَلدُّنْيَا مُطَلَّقَةُ الْاَكْيَاسِ
دنیا اہلِ دانش کے نزدیک طلاق شدہ ہے۔

۴۴۲ —— اَلْعَاجِلَةُ مُنْيَةُ الْاَرْجَاسِ
دنیا کا جلد ملنے والا نفع پلید لوگوں کی آرزو ہے۔

۴۴۳ —— اَلْعِزُّ مَعَ الْيَأْسِ
عزت (مخلوق سے) اُمید نہ رکھنے میں وابستہ ہے۔

۴۴۴ —— اَلذُّلُّ فِي مَسْئَلَةِ النَّاسِ
ذلت انسانوں سے مانگنے میں ہے۔

۴۴۵ —— اَلذُّلُّ مَعَ الطَّمَعِ
ذلت لالچ کی ہم نشین ہے۔

۴۴۶ —— اَلْكَرِيمُ يَتَغَافَلُ وَيَنْخَدِعُ
انسان اپنے کریم ہونے کی وجہ سے خود غفلت بھی برتتا ہے اور دھوکہ بھی کھاتا ہے۔

۴۴۷ — اَلْمَرْءُ ابْنُ سَاعَتِهٖ
انسان اپنے زمانے کی اولاد ہے (ثقافت اور معاشرے کے اعتبار سے بھی)

۴۴۸ — اَلْعَاقِلُ عَدُوُّ لَذَّتِهٖ
عقلمند اپنی لذتوں کا دشمن رہتا ہے۔

۴۴۹ — اَلْجَاهِلُ عَبْدُ شَهْوَتِهٖ
جاہل اپنی خواہشوں کا غلام ہے۔

۴۵۰ — اَلْقِنْيَةُ نَهْبُ الْاَحْدَاثِ
مال و دولت تباہی کے کنارے پر ہوتے ہیں۔

۴۵۱ — اَلْمَالُ سَلْوَةُ الْوُرَّاثِ
مال و دولت وارثوں کی تسلی ہوتی ہے۔

۴۵۲ — اَلصَّمْتُ آيَةُ الْحِلْمِ
خاموشی حلم کی نشانی ہے۔

۴۵۳ — اَلْفَهْمُ آيَةُ الْعِلْمِ
فہم و سمجھ علم کی علامت ہے۔

۴۵۴ —— اَلْفَرَحُ بِالدُّنْيَا حُمْقٌ
دنیاوی فرحت حماقت ہے۔

۴۵۵ —— اَلْاِغْتِرَارُ بِالْعَاجِلَةِ خُرْقٌ
دنیا کی جلد ملنے والی چیزوں کا فریب سخت کم عقلی ہے۔

۴۵۶ —— اَلْاِسْلَامُ اَبْلَجُ الْمَنَاهِجِ
اسلام سب سے درخشاں راستہ ہے۔

۴۵۷ —— اَلْاِيْمَانُ اَوْضَحُ الْوَلَائِجِ
ایمان سب سے واضح حبیب ہے۔

۴۵۸ —— اَلصِّدْقُ لِبَاسُ الدِّيْنِ
سچائی دین کا لباس ہے۔

۴۵۹ —— اَلزُّهْدُ ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
زہد یقین کا ثمر ہے۔

۴۶۰ —— اَلْغِنٰى يُسَوِّدُ غَيْرَ السَّيِّدِ
تونگری ایک کم تر کو سردار بنا دیتی ہے۔

۴۶۱ — اَلْمَالُ يُقَوِّي غَيْرَ الْاَيِّدِ
دولت ضعیف کو قوی کر دیتی ہے۔

۴۶۲ — اَلْحَيَاءُ غَضُّ الطَّرْفِ
حیا آنکھوں کے جھکا لینے کا نام ہے۔

۴۶۳ — اَلنَّزَاهَةُ عَيْنُ الظَّرْفِ
نفاست عین ذہانت ہے۔

۴۶۴ — اَلْبَخِيْلُ خَازِنٌ لِوَرَثَتِهِ
بخیل اپنے وارثوں کے لیے جوڑنے والا ہے۔

۴۶۵ — اَلْمُحْتَكِرُ مَحْرُوْمُ نِعْمَتِهِ
ذخیرہ اندوزی کرنے والا خود اپنی نعمت سے محروم رہتا ہے۔

۴۶۶ — اَلْبِشْرُ اَوَّلُ الْبِرِّ
خندہ پیشانی نیکی کا آغاز ہے

۴۶۷ — اَلطَّلَاقَةُ شِيْمَةُ الْحُرِّ
شگفتہ چہرہ مردِ آزاد کی خصلت ہے

۴۶۸ —— اَلشُّکْرُ حِصْنُ النِّعَمِ
شکر نعمتوں کی (حفاظت کا) حصار ہے۔

۴۶۹ —— اَلْحَیَاءُ تَمَامُ الْکَرَمِ
حیا کرم کو پورا کرتی ہے۔

۴۷۰ —— اَلْمَعْرُوْفُ زَکٰوۃُ النِّعَمِ
نیکی نعمتوں کی زکوٰۃ ہے۔

۴۷۱ —— اَلْحَزْمُ اَسَدُّ الْاٰرَاءِ
دور اندیشی سب سے محکم سوچ ہے۔

۴۷۲ —— اَلْغَفْلَۃُ اَضَرُّ الْاَعْدَاءِ
غفلت سب سے مضر دشمن ہے۔

۴۷۳ —— اَلْعَقْلُ دَاعِیُ الْفَهْمِ
عقل فہم کو دعوت دیتی ہے۔

۴۷۴ —— اَلْبُخْلُ یَکْسِبُ الذَّمَّ
بخل مذمت کو کھینچ ہی لاتا ہے۔

۴۷۵ —— اَلْعَقْلُ اَقْوَىٰ اَسَاسٍ
عقل سب سے قوی بنیاد ہے۔

۴۷۶ —— اَلْوَرَعُ اَفْضَلُ لِبَاسٍ
پرہیزگاری (سب سے) افضل لباس ہے۔

۴۷۷ —— اَلْجَنَّةُ غَايَةُ السَّابِقِيْنَ
جنت (نیکی میں) سبقت کرنے والوں کا انجام ہے۔

۴۷۸ —— اَلنَّارُ غَايَةُ الْمُفَرِّطِيْنَ
جہنم تقصیر کرنے والوں کا انجام ہے۔

۴۷۹ —— اَلْعَقْلُ اَفْضَلُ مَرْجُوٍّ
عقل (سب سے) افضل مرکزِ اُمید ہے۔

۴۸۰ —— اَلْجَهْلُ اَنْكَىٰ عَدُوٍّ
جہالت (سب سے) زیادہ زخم دینے والا دشمن ہے۔

۴۸۱ —— اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ شَرَفٍ
علم (سب سے) افضل شرف ہے۔

۴۸۲ — اَلْعَمَلُ اَكْمَلُ خَلَفٍ

عمل سب سے کامل جانشین ہے۔

۴۸ — اَلنِّفَاقُ اَخُو الشِّرْكِ

نفاق شرک کا بھائی ہے۔

۴۸۴ — اَلْغِيْبَةُ شَرُّ الْاِفْكِ

غیبت شریرترین بہتان ہے۔

۴۸۵ — اَلْجَهْلُ يُزِلُّ الْقَدَمَ

جہالت قدموں میں لغزش پیدا کردیتی ہے۔

۴۸۶ — اَلْبَغْيُ يُزِيْلُ النِّعَمَ

حق سے تجاوز نعمت کو زائل کردیتا ہے۔

۴۸۷ — اَلزُّهْدُ اَصْلُ الدِّيْنِ

زھد (دراصل) دین کی جڑ ہے۔

۴۸۸ — اَلصِّدْقُ لِبَاسُ الْيَقِيْنِ

صداقت یقین کا لباس ہے۔

۴۸۹ —— اَلدِّیْنُ اَقْوٰی عِمَادٍ
دین مضبوط ترین ستون ہے۔

۴۹۰ —— اَلتَّقْوٰی خَیْرُ زَادٍ
تقویٰ سب سے اچھا زادِ راہ ہے۔

۴۹ —— اَلطَّاعَۃُ اَحْرَزُ عَتَادٍ
اطاعت سب سے محکم حصار ہے۔

۴۹۲ —— اَلتَّوَکُّلُ خَیْرُ عِمَادٍ
توکل سب سے اچھا ستون ہے

۴۹۳ —— اَلْوَرَعُ خَیْرُ قَرِیْنٍ
پرہیزگاری سب سے اچھی ہمنشین ہے۔

۴۹۴ —— اَلْاَجَلُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ
اجل (اللہ کا فیصلہ) سب سے محکم قلعہ ہے۔

۴۹۵ —— اَلْعَقْلُ یُحْسِنُ الرَّوِیَّۃَ
عقل رائے کو حسین تر بنا دیتی ہے۔

۴۹۶ ـــــ اَلْعَدْلُ يُصْلِحُ الْبَرِيَّةَ

عدل مخلوق کے (احوال) کی اصلاح کرتا ہے۔

۴۹۷ ـــــ اَلْمَعْذِرَةُ بُرْهَانُ الْعَقْلِ

قبولیتِ عذر عقل کی واضح نشانی ہے۔

۴۹۸ ـــــ اَلْحِلْمُ عُنْوَانُ الْفَضْلِ

حلم فضیلت کا عنوان ہے۔

۴۹۹ ـــــ اَلْعَفْوُ عُنْوَانُ النُّبْلِ

معاف کردینا برتری کا سرنامہ ہے۔

۵۰۰ ـــــ اَلْحُمْقُ اَضَرُّ الْاَصْحَابِ

حماقت سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا مصاحب ہے۔

۵۰۱ ـــــ اَلشَّرُّ اَقْبَحُ الْاَبْوَابِ

شر بدترین دروازہ ہے

۵۰۲ ـــــ اَلْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ

عقل مند وہ ہے جس کی زبان اس کے قابو میں ہے

۵۰۳ — اَلْحَازِمُ مَنْ دَارٰی زَمَانَہٗ

دور اندیش وہ ہے جو اپنے زمانے کے ساتھ حسنِ سلوک سے رہتا ہے۔

۵۰۴ — اَلشَّرُّ مَنْطِقُ وَبِیٍّ

شر کی بات وبا کی طرح پھیلتی ہے۔

۵۰۵ — اَلْخَرَسُ خَیْرٌ مِنَ الْعِیِّ

گونگا پن کلام کرنے میں عاجزی سے بہتر ہے۔

۵۰۶ — اَلطَّاعَۃُ غَنِیْمَۃُ الْاَکْیَاسِ

اطاعت ذہین لوگوں کے لیے مالِ غنیمت ہے۔

۵۰۷ — اَلْعُلَمَاءُ حُکَّامٌ عَلَی النَّاسِ

صاحبانِ علم (ہی) انسانوں کے حاکم ہیں۔

۵۰۸ — اَلرِّجَالُ تُفِیْدُ الْمَالَ،

آدمیوں سے دولت مل سکتی ہے۔

اَلْمَالُ مَا اَفَادَ الرِّجَالَ

دولت سے آدمیوں کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

۵۰۹ —— اَلْجُوْدُ مِنْ كَرَمِ الطَّبِيعَةِ

جود و سخا کریم طبیعت (کا ثمر) ہے۔

۵۱۰ —— اَلْمَنُّ مَفْسَدَةُ الصَّنِيعَةِ

احسان جتانا حسنِ عمل کو فاسد کر دیتا ہے۔

۵۱۱ —— اَلتَّجَنِّي اَوَّلُ الْقَطِيعَةِ

اپنے ہی پاس سمیٹ رکھنا قطع رحمی کی ابتدا ہے۔

۵۱۲ —— اَلْعَيْشُ يَحْلُو وَيَمُرُّ

زندگی کبھی شیریں ہوتی ہے اور کبھی تلخ۔

۵۱۳ —— اَلدُّنْيَا تَغُرُّ وَتَضُرُّ وَتَمُرُّ

(یہ) دنیا فریب دیتی ہے، نقصان پہنچاتی ہے اور تلخیاں بھی پیدا کرتی ہے۔

۵۱۴ —— اَلْاِقْتِصَادُ يُنْمِي الْيَسِيرَ

میانہ روی کم کو (بھی) زیادہ کر دیتی ہے۔

۵۱۵ —— اَلْاِسْرَافُ يُفْنِي الْكَثِيرَ

فضول خرچی کثیر کو بھی فنا کر دیتی ہے۔

۵۱۶ —— اَلزُّهْدُ اَسَاسُ الْيَقِيْنِ

زہد بنیادِ یقین ہے۔

۵۱۷ —— اَلصِّدْقُ رَأْسُ الدِّيْنِ

صداقت دین کا سر ہے۔

۵۱۸ —— اَلسَّامِعُ شَرِيْكُ الْقَائِلِ

بات سُن لینے والا کہنے والے کا شریک ہے۔

۵۱۹ —— اَلْبِشْرُ اَوَّلُ النَّائِلِ

چہرے کی شگفتگی سب سے پہلی عطا ہے۔

۵۲۰ —— اَلْعَفْوُ تَاجُ الْمَكَارِمِ

معاف کردینا اچھائیوں کا تاج ہے۔

۵۲۱ —— اَلْمَعْرُوْفُ اَفْضَلُ الْمَغَانِمِ

نیکی سب سے افضل مالِ غنیمت ہے۔

۵۲۲ —— اَلتَّوَاضُعُ يَنْشُرُ الْفَضِيْلَةَ

انکسار انسانی فضیلتوں کو شہرت دیتا ہے۔

۵۲۳ —— اَلتَّكَبُّرُ يُظْهِرُ الرَّذِيْلَةَ

تکبر کم مائیگی کو ظاہر کرکے رہتا ہے۔

۵۲۴ —— اَلْمُتَعَرِّضُ لِلْبَلَاءِ مُخَاطِرٌ

اپنے آپ کو بلاؤں میں پھنسانے والا بام ہلاکت پر ہے۔

۵۲۵ —— اَلْمُعْلِنُ بِالْمَعْصِيَةِ مُجَاهِرٌ

اعلانیہ نافرمانی کرنے والا غیبت کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔

۵۲۶ —— اَللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْعَقْلِ

زبان عقل کی ترجمان ہے۔

۵۲۷ —— اَلتَّنَزُّهُ اَوَّلُ النُّبْلِ

پاکیزگی سربلندی کا آغاز ہے۔

۵۲۸ —— اَلضِّيَافَةُ رَأْسُ الْمُرُوَّةِ

مہمان نوازی آدمیت کا سر ہے۔

۵۲۹ —— اَلْعِفَّةُ اَفْضَلُ الْفُتُوَّةِ

پاکبازی سب سے افضل جواں مردی ہے۔

۵۳۰ ـــــ اَلْحِقْدُ مَثَارُ الْغَضَبِ

کینہ آتش غضب کا (جہنم) ہے۔

۵۳۱ ـــــ اَلشَّرُّ عُنْوَانُ الْعَطَبِ

شر ذلت و بربادی کا عنوان ہے۔

۵۳۲ ـــــ اَلتَّجَنِّيْ رَسُوْلُ الْقَطِيْعَةِ

مال سمیٹ کر رکھنا قطع رحمی کا پیامی ہے۔

۵۳۳ ـــــ اَلصَّبْرُ يُهَوِّنُ الْفَجِيْعَةَ

صبر دشواریوں کو آسان تر کر دیتا ہے۔

۵۳۴ ـــــ اَلْاٰدَابُ حُلَلٌ مُجَدَّدَةٌ

آداب ہر دور کے جدید لباس ہوتے ہیں۔

۵۳۵ ـــــ اَلْعُمْرُ اَنْفَاسٌ مَعْدُوْدَةٌ

عمر درحقیقت چند گنے ہوئے سانسوں کا نام ہے۔

۵۳۶ ـــــ اَلْعِلْمُ مِصْبَاحُ الْعَقْلِ

علم عقل کا چراغ ہے۔

۵۳۷ — اَلصَّوَابُ اَسَدُّ الْفِعْلِ
فکر و عمل کی صحت محکم ترین فعل ہے۔

۵۳۸ — اَلْمَعْرِفَةُ نُوْرُ الْقَلْبِ
معرفت دل کی روشنی ہے۔

۵۳۹ — اَلتَّوْفِيْقُ مِنْ جَذْبَاتِ الرَّبِّ
توفیق درحقیقت رب کا اپنی جانب کھینچنے کا نام ہے۔

۵۴۰ — اَلتَّوْحِيْدُ حَيٰوةُ النَّفْسِ
توحید نفس کی حیات ہے۔

۵۴۱ — اَلذِّكْرُ مِفْتَاحُ الْاُنْسِ
(اللہ کی) یاد و ذکر اُنسیت پیدا کرنے کی کنجی ہے۔

۵۴۲ — اَلْمَعْرِفَةُ الْفَوْزُ بِالْقُدْسِ
معرفت (درحقیقت) مقامِ پاکیزگی پر فائز ہونے کا نام ہے۔

۵۴۳ — اَلشَّرِيْعَةُ رِيَاضَةُ النَّفْسِ
شریعت نفس کی ریاضت ہے۔

۵۴۴ —— اَلتَّوَكُّلُ حِصْنُ الْحِكْمَةِ

توکل حکمت کا حصار ہے۔

۵۴۵ —— اَلتَّوْفِيقُ اَوَّلُ النِّعْمَةِ

توفیق سب سے پہلی نعمت ہے۔

۵۴۶ —— اَلصَّمْتُ رَوْضَةُ الْفِكْرِ

خاموشی فکر کا چمن ہے۔

۵۴۷ —— اَلْغِلُّ بَذْرُ الشَّرِّ

(دل کا) غبار شر کا بیج ہے۔

۵۴۸ —— اَلْحَقُّ سَيْفٌ قَاطِعٌ

حق ایک کاٹنے والی شمشیر ہے۔

۵۴۹ —— اَلْبَاطِلُ غُرُورٌ خَادِعٌ

باطل ایک دھوکہ دینے والا فریب ہے۔

۵۵۰ —— اَلزُّهْدُ مَتْجَرٌ رَابِحٌ

زھد ایک فائدہ مند تجارت ہے۔

۵۵۱ —— اَلْعَمَلُ وَرَعٌ رَاجِحٌ
عمل سب سے وزنی پرہیزگاری ہے۔

۵۵۲ —— اَلْكِذْبُ عَيْبٌ فَاضِحٌ
جھوٹ رسوا کرنے والا عیب ہے۔

۵۵۳ —— اَلْاِيْمَانُ شَفِيْعٌ مُنْجِحٌ
ایمان نجات دلانے والا شفیع ہے۔

۵۵۴ —— اَلْبِرُّ عَمَلٌ مُصْلِحٌ
ایثار ایک اصلاح کرنے والا عمل ہے۔

۵۵۵ —— اَلْعُجْبُ عُنْوَانُ الْحَمَاقَةِ
خود بینی حماقت کا عنوان ہے۔

۵۵۶ —— اَلْقَنَاعَةُ عُنْوَانُ الْفَاقَةِ
(ہر پیشکش پر) قناعت کر لینا پریشانی کی علامت ہے۔

۵۵۷ —— اَلْغِلُّ دَاءُ الْقُلُوْبِ
میلاپن دلوں کی بیماری ہے۔

۵۵۸ —— اَلْحَسَدُ رَأْسُ الْعُيُوْبِ

حسد عیبوں کا سر ہے۔

۵۵۹ —— اَلْکِبْرُ شَرُّ الْعُیُوْبِ

تکبّر بدترین عیب ہے۔

۵۶۰ —— اَلرِّفْقُ یَفُلُّ حَدَّ الْمُخَالَفَةِ

نرمی (شمشیر) مخالفت کی دھار کو کُند کر دیتی ہے۔

۵۶۱ —— اَلْبِشْرُ یُطْفِیُٔ نَارَ الْمُعَانَدَةِ

شگفتہ روئی دشمنی کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔

۵۶۲ —— اَلْجَفَاءُ یُفْسِدُ الْاِخَاءَ

جور و جفا بھائی چارہ کو فاسد کر دیتے ہیں۔

۵۶۳ —— اَلْوَفَاءُ عُنْوَانُ الصَّفَاءِ

وفاداری پاک باطنی کا ثبوت ہے۔

۵۶۴ —— اَلْمَزِیْغُ وَالْخَائِنُ سَوَاءٌ

(حق سے) منہ موڑنے والا اور (حق کے ساتھ) خیانت کرنے والا برابر ہے۔

۵۶۵ —— اَلاِقتِصَادُ نِصفُ المؤُنَةِ

میانہ روی نصف امداد ہے۔

۵۶۶ —— اَلتَّدبِیرُ نِصفُ المؤُنَةِ

تدبیر نصف کمک ہے۔

۵۶۷ —— العَفَافُ اَفضَلُ شِیمَةٍ

پرہیزگاری افضل وبرتر خصلت ہے۔

۵۶۸ —— الکَرَمُ مَعدِنُ الخَیرِ

جود وکرم خیر کا سرچشمہ ہے۔

۵۶۹ —— اَللُّؤمُ رَأسُ الشَّرِ

بدکرداری شر کی بنیاد ہے۔

۵۷۰ —— اَلاِنصَافُ شِیمَةُ الاَشرَافِ

انصاف اشراف کی خصلت ہے۔

۵۷۱ —— اَلحَیَاءُ قَرِینُ العَفَافِ

حیا پاکبازی کا ساتھی ہے

۵۷۲ —— اَلشَّجَاعَةُ عِزٌّ حَاضِرٌ ،
شجاعت ہر وقت موجود عزت ہے ،
اَلْجُبْنُ ذُلٌّ ظَاهِرٌ
بزدلی ایک آشکار ذلت ہے۔

۵۷۳ —— اَلْمَالُ يَعْسُوبُ الْفُجَّارِ
دولت فاجروں کی آقا ہے۔

۵۷۴ —— اَلْفُجُورُ مِنْ شِيَمِ الْكُفَّارِ
فسق و فجور کفر کرنے والوں کی خصلت ہے۔

۵۷۵ —— اَلْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ
دولت خواہشوں کا سرچشمہ ہے۔

۵۷۶ —— اَلدُّنْيَا مَحَلُّ الْآفَاتِ
دنیا آفتوں کی منزل ہے۔

۵۷۷ —— اَلْمَالُ يُقَوِّي الْآمَالَ
دولت امید کو (اور) مضبوط کرتی ہے۔

۵۷۸ —— اَلْاٰجَالُ تَقْطَعُ الْاٰمَالَ
(ربانی فیصلے) آرزوؤں کو ریزہ ریزہ کردیتے ہیں۔

۵۷۹ —— اَلْعَاقِلُ یَطْلُبُ الْکَمَالَ ،
عقل مند طالب ہے کمال کا ،
اَلْجَاهِلُ یَطْلُبُ الْمَالَ
جاہل طالب رہتا ہے مال کا ۔

۵۸۰ —— اَلْهَوٰی شَرِیْكُ الْعَمٰی
خواہشِ نفس اندھے پن میں (برابر کی) شریک ہے ۔

۵۸۱ —— اَلْاَذٰی یَجْلِبُ الْقِلٰی
اذیت رسانی دشمنی پیدا کرنے کا سبب ہے ۔

۵۸۲ —— اَلْبَلَاءُ رَدِیْفُ الرَّخَاءِ
بلائیں عیش و عشرت کی ہمنشیں ہیں ۔

۵۸۳ —— اَلشَّهَوَاتُ مَصَائِدُ الشَّیْطَانِ
خواہشات درحقیقت شیطان کے پھندے ہیں۔

۵۸۴ —— اَلْعَدْلُ فَضِيْلَةُ السُّلْطَانِ
عدل و داد رسی ایک سربراہِ حکومت کے لیے باعثِ فضیلت ہے۔

۵۸۵ —— اَلْعَفْوُ اَفْضَلُ الْاِحْسَانِ
معاف کردینا سب سے افضل احسان ہے۔

۵۸۶ —— اَلْبَذْلُ مَادَّةُ الْاِمْكَانِ
جود و عطا تمکنت و وقار کا سرچشمہ ہے۔

۵۸۷ —— اَلْاِعْتِذَارُ مُنْذِرٌ نَاصِحٌ
عذر خواہی درحقیقت ایک سچا اور کھرا ڈرانے والا ہے۔

۵۸۸ —— اَلطَّاعَةُ مَتْجَرٌ رَابِحٌ
اطاعت (الٰہی) سودمند تجارت ہے۔

۵۸۹ —— اَلْحَقُّ اَفْضَلُ سَبِيْلٍ
حق (سب سے) افضل راستہ ہے۔

۵۹۰ —— اَلْعِلْمُ خَيْرُ دَلِيْلٍ
علم بہترین رہنما ہے۔

۵۹۱ —— اَلْخَشْيَةُ شِيْمَةُ السُّعَدَاءِ
(اللہ سے) خشیت نیک بختوں کی خصلت ہے۔

۵۹۲ —— اَلْوَرَعُ شِعَارُ الْاَتْقِيَاءِ
پرہیزگاری متقین کا کبھی نہ جدا ہونے والا لباس ہے۔

۵۹۳ —— اَللِّئَامُ اَصْبَرُ اَجْسَادًا
بدکردار بدن کے لحاظ سے سب سے زیادہ برداشت کرنے والا ہے (تکلیفیں)

۵۹۴ —— اَلْكِرَامُ اَصْبَرُ اَنْفُسًا
کریم نفس کے لحاظ سے سب سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔

۵۹۵ —— اَلْمُؤْمِنُوْنَ اَعْظَمُ اَحْلَامًا
صاحبانِ ایمان از لحاظ دانش سب سے عظیم ہیں۔

۵۹۶ —— اَلْيَقِيْنُ جِلْبَابُ الْاَكْيَاسِ
یقین ذہین لوگوں کی چادر ہے۔

۵۹۷ —— اَلْاِخْلَاصُ شِيْمَةُ اَفَاضِلِ النَّاسِ
اخلاص انسانوں میں بلند ترین لوگوں کی خصلت ہے۔

۵۹۸ — اَلْجَهْلُ يُفْسِدُ الْمَعَادَ

جہالت آخرت کے فساد کا سبب ہے۔

۵۹۹ — اَلْاِعْجَابُ يَمْنَعُ الْاِزْدِيَادَ

خود پسندی فضیلت میں زیادتی نہ ہونے کا سبب ہے۔

۶۰۰ — اَلْعُجْبُ اَضَرُّ قَرِيْنٍ

خود بینی سب سے زیادہ ضرر پہنچانے والا ہم نشین ہے۔

۶۰۱ — اَلْهَوٰى دَاءٌ دَفِيْنٌ

خواہش نفس ایک پوشیدہ بیماری ہے۔

۶۰۲ — اَلذِّكْرُ نُوْرٌ وَّ رُشْدٌ

یاد (الٰہی) روشنی بھی ہے اور ایک رہنمائی بھی۔

۶۰۳ — اَلنِّسْيَانُ ظُلْمَةٌ وَّ فَقْدٌ

اللہ کی بھول تاریکی بھی ہے اور باعث پچھتاوا بھی۔

۶۰۴ — اَلتَّوَكُّلُ اَفْضَلُ عَمَلٍ

توکل افضل و برتر عمل ہے۔

۶۰۵ —— اَلثِّقَةُ بِاللّٰهِ اَقْوٰی اَمَلٍ

اللہ پر اعتماد مضبوط ترین امید ہے۔

۶۰۶ —— اَلْاِیْثَارُ شِیْمَةُ الْاَبْرَارِ

ایثار ابرار کی خصلت ہے۔

۶۰۷ —— اَلْاِحْتِکَارُ شِیْمَةُ الْفُجَّارِ

ذخیرہ اندوزی گناہ گاروں کی زینت ہے۔

۶۰۸ —— اَلْاِیْمَانُ بَرِیْءٌ مِنَ الْحَسَدِ

ایمان وہ ہے جو حسد سے بہت دور ہو۔

۶۰۹ —— اَلْحُزْنُ یَهْدِمُ الْجَسَدَ

غم بدن کو تباہ و برباد کردیتا ہے۔

۶۱۰ —— اَلظَّالِمُ یَنْتَظِرُ الْعُقُوبَةَ

ظالم گویا سزا کا منتظر ہے۔

۶۱۱ —— اَلْمَظْلُومُ یَنْتَظِرُ الْمَثُوبَةَ

مظلوم (ہمیشہ) ثواب کا منتظر رہتا ہے۔

۶۱۲ — اَلْعِلْمُ اَجَلُّ بِضَاعَةٍ
علم برترین سرمایہ ہے۔

۶۱۳ — اَلتَّقْوٰی اَزْکٰی زِرَاعَةٍ
تقویٰ درحقیقت سب سے زرخیز زراعت ہے۔

۶۱۴ — اَلنُّصْحُ یُثْمِرُ الْمَحَبَّةَ
سادگی محبت کو اور ثمر بار کرتی ہے۔

۶۱۵ — اَلْغِشُّ یَکْسِبُ الْمَسَبَّةَ
بناوٹ دشمنی کا سبب ہے۔

۶۱۶ — اَلطَّاعَةُ هِمَّةُ الْاَکْیَاسِ
اطاعت اہلِ ذہانت کا حوصلہ ہے۔

۶۱۷ — اَلْمَعْصِیَةُ هِمَّةُ الْاَرْجَاسِ
نافرمانی بے ضمیروں کی ہمت ہے۔

۶۱۸ — اَلطَّاعَةُ اَوْفٰی حِرْزٍ
اطاعت سب سے زیادہ پُر اثر تعویذ ہے۔

۶۱۹ —— اَلْقَنَاعَةُ اَبْقٰى عِزٍّ

قناعت سب سے زیادہ باقی رہنے والی عزت ہے۔

۶۲۰ —— اَلْعِلْمُ اَعْظَمُ كَنْزٍ

علم سب سے زیادہ عظیم خزانہ ہے۔

۶۲۱ —— اَلْاِخْلَاصُ اَعْلٰى فَوْزٍ

اخلاص سب سے بلند و برتر کامیابی ہے۔

۶۲۲ —— اَلْمَعْصِيَةُ تَفْرِيْطُ الْعَجَزَةِ

(اللہ کی) نافرمانی کمزور (نفسوں) کی تقصیر ہے۔

۶۲۳ —— اَلْمَكْرُ شِيْمَةُ الْمَرَدَةِ

مکاری درحقیقت سرکشوں کی خصلت ہے۔

۶۲۴ —— اَلْمُسْتَرِيْحُ مِنَ النَّاسِ الْقَانِعُ

انسانوں سے راحت میں رہنے والا وہ ہے جو قناعت کرتا ہے۔

۶۲۵ —— اَلْحَرِيْصُ عَبْدُ الْمَطَامِعِ

حرص کرنے والا اپنی لالچ کا خود اسیر ہے۔

۶۲۶ —— اَلْحِرصُ عَلَامَةُ الْاَشْقِيَاءِ

حرص بدبختوں کی علامت ہے۔

۶۲۷ —— اَلْقَنَاعَةُ عَلَامَةُ الْاَتْقِيَاءِ

قناعت متقین کی نشانی ہے۔

۶۲۸ —— اَلْمُوَاصِلُ لِلدُّنْيَا مَقْطُوعٌ

دنیا سے تعلق جوڑنے والا (اللہ سے) کٹا ہوا ہے۔

۶۲۹ —— اَلْمُغْتَرُّ بِالْآمَالِ مَخْدُوعٌ

اپنی امیدوں پر فریفتہ درحقیقت دھوکے میں ہے۔

۶۳۰ —— اَلْاَمَانِيُّ بَضَائِعُ النَّوْکیٰ

آرزوئیں درحقیقت نادانوں کا سرمایہ ہیں۔

۶۳۱ —— اَلْاٰمَالُ غُرُوْرُ الْحَمْقیٰ

امیدیں درحقیقت احمقوں کے لیے فریب ہیں۔

۶۳۲ —— اَلْاٰمَالُ تُدْنِي الْاٰجَالَ

امیدیں خدائی فیصلوں کو قریب تر کردیتی ہیں۔

۶۳۳ —— اَلْمَطَامِعُ تُذِلُّ الرِّجَالَ
مقامِ طمع (درحقیقت) مردوں کے لیے باعثِ ذلت ہے۔

۶۳۴ —— اَلْبِشْرُ اَوَّلُ النَّوَالِ
شگفتہ روئی سب سے پہلا عطیہ ہے۔

۶۳۵ —— اَلْمَطْلُ عَذَابُ النَّفْسِ
(معاملات کو) ٹالنا نفس کے لیے ایک عذاب ہے۔

۶۳۶ —— اَلْيَأْسُ يُرِيْحُ النَّفْسَ
(مخلوق سے) ناامیدی نفس کے لیے راحت ہے۔

۶۳۷ —— اَلْاَجَلُ يَفْضَحُ الْاَمَلَ
اجل امیدوں کو رسوا کر دیتی ہے۔

۶۳۸ —— اَلْاَجَلُ حَصَادُ الْاَمَلِ
اجل امیدوں کے لیے ایک آرا ہے۔

۶۳۹ —— اَلْاٰمَالُ لَا تَنْتَهِیْ
امیدوں کی کوئی انتہا ہی نہیں۔

۶۴۰ — اَلجَاهِلُ لَا يَرعَوِیْ
جاہل کبھی (بدی سے) باز نہیں آتا۔

۶۴۱ — اَلحَیُّ لَا يَكتَفِیْ
زندہ رہنے والا کبھی (کسی نیکی پر) محض اکتفا نہیں کرتا۔

۶۴۲ — اَلغِلُّ يُحبِطُ الحَسَنَاتِ
کینہ نیکیوں کو بھسم کر دیتا ہے۔

۶۴۳ — اَلغَدرُ يُضَاعِفُ السَّيِّئَاتِ
بے وفائی برائی کو دوچند کر دیتی ہے۔

۶۴۴ — اَلمَكرُ سَجِيَّةُ اللِّئَامِ
مکاری کمینوں کی خصلت ہے۔

۶۴۵ — اَلشَّرُّ جَمَّالُ الآثَامِ
بدی گناہوں کے لادنے والی صفت ہے۔

۶۴۶ — اَللُّؤمُ جَمَّاعُ المَذَامِّ
بخیلی مذمتوں کو بہت اکٹھا کر دیتی ہے۔

۶۴۷ —— اَلْمَوَدَّةُ نَسَبٌ مُسْتَفَادٌ
محبت ایک نفع بخش رشتہ ہے۔

۶۴۸ —— اَلْفِكْرُ يَهْدِي إِلَى الرَّشَادِ
فکر راہِ راست تک پہنچا دیتی ہے۔

۶۴۹ —— اَلْمَوَدَّةُ أَقْرَبُ رَحِمٍ
دوستی قریب ترین رشتہ ہے۔

۶۵۰ —— اَلصَّفْحُ أَحْسَنُ الشِّيَمِ
درگزر کرنا نیک ترین خصلت ہے۔

۶۵۱ —— اَلتُّخَمَةُ تُفْسِدُ الْحِكْمَةَ
شکم سیری حکمت کے لیے باعث فساد ہے۔

۶۵۲ —— اَلْبِطْنَةُ تَحْجُبُ الْفِطْنَةَ
شکم سیری ذہانت کے لیے ایک حجاب ہے۔

۶۵۳ —— اَلْجَزَعُ يُعْظِمُ الْمِحْنَةَ
نالہ وزاری محنت کو بڑھا دیتی ہے۔

۶۵۴ —— اَلصَّبرُ یُمحِّصُ الرَّزِیَّۃَ
صبر پریشانی کو ہلکا کر دیتا ہے۔

۶۵۵ —— اَلعَجزُ شَرٌّ مَطِیَّۃٍ
عجز و ناتوانی شر کی سرکش سواری ہے۔

۶۵۶ —— اَلبِشرُ شِیمَۃُ الحُرِّ
شگفتہ روئی مردانِ آزاد کی خصلت ہے۔

۶۵۷ —— اَلعَقلُ یَنبُوعُ الخَیرِ
عقل چشمۂ خیر ہے۔

۶۵۸ —— اَلجَھلُ مَعدِنُ الشَّرِّ
جہالت بدی کی کان ہے۔

۶۵۹ —— اَلشِّبعُ یُفسِدُ الوَرَعَ
شکم سیری پرہیزگاری کے لیے باعثِ فساد ہے۔

۶۶۰ —— اَلشَّرَہُ اَوَّلُ الطَّمَعِ
زیادہ طلبی لالچ کی ابتدا ہے۔

۶۶۱ — اَلْاِنْفِرَادُ رَاحَةُ الْمُتَعَبِّدِيْنَ
تنہائی عبادت گزاروں کی راحت ہے۔

۶۶۲ — اَلزُّهْدُ سَجِيَّةُ الْمُخْلِصِيْنَ
زُھد صاحبانِ اخلاص کا زیور ہے۔

۶۶۳ — اَلشَّوْقُ شِيْمَةُ الْمُوْقِنِيْنَ
شوق اہلِ یقین کی خصلت ہے۔

۶۶۴ — اَلْخَوْفُ جِلْبَابُ الْعَارِفِيْنَ
خوف اہلِ معرفت کی چادر ہے۔

۶۶۵ — اَلْفِكْرُ نُزْهَةُ الْمُتَّقِيْنَ
فکر صاحبانِ تقویٰ کی سیرگاہ ہے۔

۶۶۶ — اَلسَّهَرُ رَوْضَةُ الْمُشْتَاقِيْنَ
شب بیداری اہلِ شوق کا گلستان ہے۔

۶۶۷ — اَلْاِخْلَاصُ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ
اخلاص مقرّبین کی عبادت ہے۔

۶۶۸ —— اَلْوَجَلُ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ کا خوف اہلِ ایمان سے کبھی جدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۶۶۹ —— اَلْبُكَاءُ سَجِيَّةُ الْمُشْفِقِيْنَ
گریہ و بکا (اللہ سے) ہیبت رکھنے والوں کا زیور ہے۔

۶۷۰ —— اَلذِّكْرُ لَذَّةُ الْمُحِبِّيْنَ
(اللہ کی) یاد اہلِ محبت کے لیے لذّت ہے۔

۶۷۱ —— اَلْهَوٰى آفَةُ الْاَلْبَابِ
خواہشِ نفس عقلوں کی آفت ہے۔

۶۷۲ —— اَلْاِعْجَابُ ضِدُّ الصَّوَابِ
خود پسندی فکر و عمل کی صحت کی ضد ہے۔

۶۷۳ —— اَلْعَقْلُ حِفْظُ التَّجَارِبِ
عقل تجربات کو یاد رکھنے کا نام ہے۔

۶۷۴ —— اَلصَّدِيْقُ اَقْرَبُ الْاَقَارِبِ
دوست قریب ترین رشتہ دار ہے۔

۶۷۵ —— اَلْمَرْءُ اَحْفَظُ لِسِرِّهٖ
مرد (خود آگاہ) اپنے رازوں کا سب سے بڑا محافظ ہے۔

۶۷۶ —— اَلْحَرِيْصُ مُتْعُوبٌ فِيْمَا يَضُرُّهٗ
لالچی اپنے آپ کو (ہمیشہ) اس چیز میں پھنساتا ہے جو اس کے لیے ضرر رساں ہے۔

۶۷۷ —— اَلْعَاقِلُ يَضَعُ نَفْسَهٗ فَيَرْتَفِعُ
عقل مند اپنے نفس کو پست رکھتا ہے اور خود بلندی پاتا ہے۔

۶۷۸ —— اَلْجَاهِلُ يَرْفَعُ نَفْسَهٗ فَيَتَّضِعُ
جاہل اپنے نفس کو بلند رکھتا ہے اور خود پستی سے ہم کنار ہوتا ہے۔

۶۷۹ —— اَلصَّبْرُ ثَمَرَةُ الْاِيْمَانِ
صبر ایمان کا ثمر ہے۔

۶۸۰ —— اَلْمَنُّ يُنَكِّدُ الْاِحْسَانَ
احسان جتانا احسان کو کم اور ہلکا کر دیتا ہے۔

۶۸۱ ــــ اَلْكِذْبُ مُجَانِبُ الْإِيْمَانِ

جھوٹ ایمان سے دوری پیدا کر دیتا ہے۔

۶۸۲ ــــ اَلصِّدْقُ نَجَاةٌ وَكَرَامَةٌ

سچائی نجات بھی ہے اور کرامت بھی۔

۶۸۳ ــــ اَلْكِذْبُ مَهَانَةٌ وَخِيَانَةٌ

جھوٹ خواری بھی ہے اور خیانت بھی۔

۶۸۴ ــــ اَلصَّمْتُ وَقَارٌ وَسَلَامَةٌ

خاموشی میں وقار بھی ہے اور سلامتی بھی۔

۶۸۵ ــــ اَلْعَدْلُ فَوْزٌ وَكَرَامَةٌ

عدل میں کامیابی بھی ہے اور برتری بھی۔

۶۸۶ ــــ اَلْعَدْلُ اَغْنَى الْغِنَاءِ

عدل سب سے بڑی دولت مندی ہے۔

۶۸۷ ــــ اَلْحُمْقُ اَدْوَأُ الدَّاءِ

حماقت سب سے بڑی بیماری ہے۔

۶۸۸ — اَلْعِلْمُ حَیَاةٌ وَشِفَاءٌ
علم حیات بھی ہے اور شفا بھی۔

۶۸۹ — اَلْجَہْلُ دَاءٌ وَعَیَاءٌ
جہل بیماری بھی ہے اور پیچھے رہ جانا بھی۔

۶۹۰ — اَلْقَنَاعَةُ عِزٌّ وَغَنَاءٌ
قناعت عزت بھی ہے اور تونگری بھی۔

۶۹۱ — اَلْحِرْصُ ذُلٌّ وَعَنَاءٌ
لالچ ذلت بھی ہے اور باعثِ رنج بھی۔

۶۹۲ — اَلْبَخِیْلُ مُتَعَجِّلُ الْفَقْرِ
کنجوس غربت کو جلد بلا لیتا ہے۔

۶۹۳ — اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الشَّرِّ
دنیا کشت زارِ بدی ہے (دنیا بدی کی کھیتی ہے)

۶۹۴ — اَلدُّنْیَا مُنْیَةُ الْاَشْقِیَاءِ
دنیا بدبختوں کی آرزو ہے۔

۶۹۵ —— اَلْاٰخِرَةُ فَوْزُ السُّعَدَاءِ
آخرت نیک بختوں کی فتح ہے۔

۶۹۶ —— اَلْمُلُوْكُ حُمَاةُ الدِّيْنِ
فرمانروا دین کے حامی ہوتے ہیں۔

۶۹۷ —— اَلْعَدْلُ قِوَامُ الرَّعِيَّةِ
عدل سے عوام یک قوم ہوتے ہیں۔

۶۹۸ —— اَلشَّرِيْعَةُ صَلَاحُ الْبَرِيَّةِ
شریعت میں مخلوق کی بھلائی پوشیدہ ہے۔

۶۹۹ —— اَلتَّوَكُّلُ مِنْ قُوَّةِ الْيَقِيْنِ
توکل قوتِ یقین کا ایک حصہ ہے۔

۷۰۰ —— اَلشَّكُّ يُفْسِدُ الدِّيْنَ
شک دین کو فاسد کر دیتا ہے۔

۷۰۱ —— اَلْجُنُوْدُ حُصُوْنُ الرَّعِيَّةِ
فوج عوام کے لیے قلعے ہیں۔

۷۰۲ —— اَلْعَادَةُ طَبْعٌ ثَانٍ

عادت طبیعتِ ثانی ہے۔

۷۰۳ —— اَلْعَدْلُ فَضِیْلَةُ السُّلْطَانِ

عدل حاکم کے لیے باعثِ فضیلت ہے۔

۷۰۴ —— اَلْاَحْزَانُ سُقْمُ الْقُلُوْبِ

غم و آلام دلوں کی بیماریاں ہیں۔

۷۰۵ —— اَلْخُلْفُ مُثَارُ الْحُرُوْبِ

مخالفت جنگ کے شعلوں کو برانگیختہ کرتی ہے۔

۷۰۶ —— اَلْخَطُّ لِسَانُ الْیَدِ

تحریر ہاتھ کی زبان ہے۔

۷۰۷ —— اَلْفِکْرُ یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ

فکر درست راہ کی نشان دہی کرتی ہے۔

۷۰۸ —— اَلسَّاعَاتُ تَنْهَبُ الْاٰجَالَ

گھڑیاں (وقت) اجل (عمر) کی غارت گاہ ہیں۔

۷۰۹ ــــــ اَلْاَجَالُ تَقْطَعُ الْاَمَالَ

خدائی فیصلے امیدوں کو توڑ دیتے ہیں۔

۷۱۰ ــــــ اَلظُّلْمُ يَطْرُدُ النِّعَمَ

ظلم نعمتوں کو غارت کر دیتا ہے۔

۷۱۱ ــــــ اَلْبَغْيُ يَجْلِبُ النِّقَمَ

سرکشی سزا کو لازمی کر دیتی ہے۔

۷۱۲ ــــــ اَلْعَجْزُ يُثْمِرُ الْهَلَكَةَ

عجز و درماندگی سے ہلاکت کا ثمر جنم لیتا ہے۔

۷۱۳ ــــــ اَلْكَرِيْمُ يُجْمِلُ الْمَلَكَةَ

کریم اپنے ہنر کو اور جمال دے دیتا ہے۔

۷۱۴ ــــــ اَلْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ عَاقِلٌ

مومن (بہت) ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے۔

۷۱۵ ــــــ اَلْكَافِرُ فَاجِرٌ جَاهِلٌ

کافر گناہگار اور جاہل ہوتا ہے۔

۷۱۶ ــــ اَلْحَقُّ اَقْوٰی ظَهِیْرٍ
حق سب سے طاقتور مددگار ہے۔

۷۱۷ ــــ اَلْبَاطِلُ اَضْعَفُ نَصِیْرٍ
باطل سب سے کمزور مددگار ہے۔

۷۱۸ ــــ اَلتَّوْفِیْقُ مُمِدُّ الْعَقْلِ
توفیق عقل کی امداد کرتی رہتی ہے۔

۷۱۹ ــــ اَلْخِذْلَانُ مُمِدُّ الْجَهْلِ
خذلان (سلبِ توفیق) جہالت کی مدد کرتی ہے۔

۷۲۰ ــــ اَلْعِلْمُ حِجَابٌ مِنَ الْاٰفَاتِ
علم آفتوں کے لیے ایک حجاب ہے۔

۷۲۱ ــــ اَلْوَرَعُ جُنَّةٌ مِنَ السَّیِّئَاتِ
پرہیزگاری گناہوں کی ڈھال ہے۔

۷۲۲ ــــ اَلتَّقْوٰی رَأْسُ الْحَسَنَاتِ
تقویٰ نیکیوں کا سر ہے۔

۷۲۳ — اَلشَّكُّ يُحْبِطُ الْإِيْمَانَ
شک ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔

۷۲۴ — اَلْحِرْصُ يُفْسِدُ الْإِيْقَانَ
لالچ یقین کو خراب کر دیتا ہے۔

۷۲۵ — اَلشَّكُّ ثَمَرَةُ الْجَهْلِ
شک جہالت کا ثمر ہے۔

۷۲۶ — اَلْعُجْبُ يُفْسِدُ الْعَقْلَ
خود بینی عقل کو فاسد کر دیتی ہے۔

۷۲۷ — اَلْإِخْلَاصُ غَايَةُ الدِّيْنِ
اخلاص دین کا مقصود ہے۔

۷۲۸ — اَلرِّضَا ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
رضا (الٰہی) دین کا ثمر ہے۔

۷۲۹ — اَلْعِفَّةُ شِيْمَةُ الْأَكْيَاسِ
پاکبازی ذہین لوگوں کی خصلت ہے۔

۷۳۰ —— اَلشَّرَہُ سَجِیَّۃُ الْاَرْجَاسِ

حرص کا غلبہ ناپاکوں کی خصلت ہے۔

۷۳۱ —— اَلْعِلْمُ اَعْلٰی فَوْزٍ

علم سب سے برتر کامیابی ہے۔

۷۳۲ —— اَلطَّاعَۃُ اَبْقٰی عِزٍّ

اطاعت سب سے دیرپا عزّت ہے۔

۷۳۳ —— اَلْکَیِّسُ مَنْ قَصَرَ اٰمَالَہٗ

دانا وہ ہے جس کی اُمیدیں کوتاہ ہیں۔

۷۳۴ —— اَلشَّرِیْفُ مَنْ شَرُفَتْ خِلَالُہٗ

شریف وہ ہے جس کی خصلتیں شریف ہوگئی ہوں۔

۷۳۵ —— اَلنِّفَاقُ شَیْنُ الْاَخْلَاقِ

ظاہر و باطن کا فرق اخلاق کے لیے (ایک) دھبّہ ہے۔

۷۳۶ —— اَلْبِشْرُ یُؤْنِسُ الرِّفَاقَ

چہرے کی تازگی دوستوں کے اُنس کا سبب ہے۔

۴۳۷ — اَلنِّفَاقُ اَخُو الشِّرْكِ
نفاق (دراصل) شرک کا بھائی ہے۔

۴۳۸ — اَلْخِيَانَةُ صِنْوُ الْإِفْكِ
خیانت اور بہتان ایک درخت کی دو شاخیں ہیں۔

۴۳۹ — اَلنِّفَاقُ تَوْأَمُ الْكُفْرِ
نفاق اور کفر ایک ہی بطن سے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔

۴۴۰ — اَلْغِشُّ شَرُّ الْمَكْرِ
ظاہر اور باطن کا فرق بدترین مکر ہے۔

۴۴۱ — اَلنِّفَاقُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ
نفاق ایمان کو خراب کر دیتا ہے۔

۴۴۲ — اَلْكِذْبُ يُرْدِي بِالْإِنْسَانِ
جھوٹ انسان کو عیب دار کر دیتا ہے۔

۴۴۳ — اَلرِّفْقُ عُنْوَانُ النُّبْلِ
نرمی اور مہربانی بڑے پن کی علامت ہے۔

۷۴۴ —— اَلاِحْسَانُ رَأْسُ الْفَضْلِ

احسان فضل و برتری کا سر ہے۔

۷۴۵ —— اَلْحَقُّ اَوْضَحُ سَبِيْلٍ

حق سب سے واضح راستہ ہے۔

۷۴۶ —— اَلصِّدْقُ اَنْجَحُ دَلِيْلٍ

سچائی سب سے کامیاب رہنما ہے۔

۷۴۷ —— اَلْكِذْبُ يُوْجِبُ الْوَقِيْعَةَ

جھوٹ انسان کو لازمی طور پر بے وقعت کردیتا ہے۔

۷۴۸ —— اَلْمَنُّ يُفْسِدُ الصَّنِيْعَةَ

احسان جتانا نیکی کو خراب کردیتا ہے۔

۷۴۹ —— اَلزُّهْدُ مِفْتَاحُ صَلَاحٍ

ترکِ دنیا فلاح و بہتری کی کنجی ہے۔

۷۵۰ —— اَلْوَرَعُ مِصْبَاحُ نَجَاحٍ

پرہیزگاری چراغِ کامیابی ہے۔

۷۵۱ — اَلتَّقْوٰی رَئِیْسُ الْاَخْلَاقِ

تقویٰ کل اخلاق کا سردار ہے۔

۷۵۲ — اَلْاِحْتِمَالُ زَیْنُ الرِّفَاقِ

برداشت رفاقت کی زینت ہے۔

۷۵۳ — اَلْوَرَعُ خَیْرُ قَرِیْنٍ

پرہیزگاری سب سے بہتر ہمراہی ہے۔

۷۵۴ — اَلتَّقْوٰی حِصْنٌ حَصِیْنٌ

خوفِ رب سب سے مضبوط قلعہ ہے۔

۷۵۵ — اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُّخَلَّدٌ

لالچ دائمی غلامی ہے۔

۷۵۶ — اَلْیَأْسُ عِتْقٌ مُّجَدَّدٌ

(مخلوق سے) مایوسی ہر وقت تروتازہ رہنے والی آزادی ہے۔

۷۵۷ — اَلصَّبْرُ عُدَّةٌ لِّلْبَلَاءِ

صبر بلاؤں کے لیے عطا کیا گیا ہے۔

۷۵۸ —— اَلشُّکْرُ زِیْنَۃٌ لِلنَّعْمَاءِ
شکر نعمتوں کے لیے زینت ہے۔

۷۵۹ —— اَلْقُنُوْعُ عُنْوَانُ الرِّضَا
اللہ کی تقسیم پر اطمینان رضا کا عنوان ہے۔

۷۶۰ —— اَلصَّبْرُ کَفِیْلٌ بِالظَّفَرِ
صبر کامیابی کا کفیل ہے۔

۷۶۱ —— اَلصَّبْرُ عُنْوَانُ النَّصْرِ
صبر نصرت و فیروزی کا عنوان ہے۔

۷۶۲ —— اَلصَّبْرُ اَدْفَعُ لِلْبَلَاءِ
صبر سب سے زیادہ بلاؤں کا دور کرنے والا ہے۔

۷۶۳ —— اَلصَّبْرُ یُرْغِمُ الْاَعْدَاءَ
صبر دشمنوں کی ناک رگڑوا دیتا ہے۔

۷۶۴ —— اَلصَّبْرُ اَدْفَعُ لِلضَّرَرِ
صبر شدت و سختی کو سب سے زیادہ دور کرتا ہے۔

۷۶۵ —— اَلصَّبرُ عُدَّةُ الْفَقْرِ
صبر غربت کے (مقابلے کے) لیے مہیا کیا گیا ہے۔

۷۶۶ —— اَلصَّبرُ عَونٌ عَلٰی کُلِّ اَمْرٍ
صبر ہر کام میں مددگار ہے۔

۷۶۷ —— اَلصَّبرُ اَفضَلُ الْعُدَدِ
صبر (سب سے) افضل ذخیرہ ہے۔

۷۶۸ —— اَلْکَرَمُ اَفضَلُ السُّؤْدُدِ
کرم (سب سے) افضل بزرگی ہے۔

۷۶۹ —— اَلتَّواضُعُ ثَمَرَۃُ الْعِلْمِ
انکساری علم کا ثمر ہے۔

۷۷۰ —— اَلْکَظْمُ ثَمَرَۃُ الْحِلْمِ
غصے کو کچلنا حلم کا ثمر ہے۔

۷۷۱ —— اَلْحِلْمُ رَأْسُ الرِّیَاسَۃِ
بردباری ریاست کا سرچشمہ ہے۔

۷۷۲ —— اَلْاِحْتِمَالُ زَیْنُ السِّیَاسَةِ
تحمل و برداشت سیاست کی زینت ہے۔

۷۷۳ —— اَلْعَفْوُ زَیْنُ الْقُدْرَةِ
عفو و درگزر قدرت و توانائی کی زینت ہے۔

۷۷۴ —— اَلْعَدْلُ نِظَامُ الْاِمْرَةِ
عدل (ہی) فرمانروائی کا نظام ہے۔

۷۷۵ —— اَلْعَفْوُ یُوجِبُ الْمَجْدَ
عفو و درگزر بڑے پن کا باعث ہے۔

۷۷۶ —— اَلْبَذْلُ یَکْسِبُ الْحَمْدَ
داد و عطا تعریف پانے کا سبب ہے۔

۷۷۷ —— اَلسَّخَاءُ خُلُقُ الْاَنْبِیَاءِ
سخاوت انبیاء کا خُلق ہے۔

۷۷۸ —— اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْاَوْلِیَاءِ
دعا اللہ کے دوستوں کا ہتھیار ہے۔

۷۷۹ —— اَلسَّخَاءُ یُثْمِرُ الصَّفَاءَ
سخاوت دل کی صفائی کو اور ثمر دیتی ہے۔

۷۸۰ —— اَلْبُخْلُ یُوْجِبُ الْبَغْضَاءَ
کنجوسی بغض کا سبب بن جاتی ہے۔

۷۸۱ —— اَلْبَخِیْلُ اَبَدًا ذَلِیْلٌ
کنجوس ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۷۸۲ —— اَلْحَسُوْدُ اَبَدًا عَلِیْلٌ
حاسد ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔

۷۸۳ —— اَلْاِحْسَانُ یَسْتَعْبِدُ الْاِنْسَانَ
احسان انسان کو غلام بنا لیتا ہے۔

۷۸۴ —— اَلْمَنُّ یُفْسِدُ الْاِحْسَانَ
احسان جتانا احسان کو فاسد کر دیتا ہے۔

۷۸۵ —— اَلسَّکِیْنَةُ عُنْوَانُ الْعَقْلِ
وقار و آرام عقل کا عنوان ہے۔

۶۸۶ — اَلْوَقَارُ بُرْهَانُ النُّبْلِ
وقار بڑے پن کا ثبوت ہے۔

۶۸۷ — اَلْخُرْقُ شَيْنُ الْخُلُقِ
بے ہودگی اخلاق کا عیب ہے۔

۶۸۸ — اَلْخُرْقُ شَرُّ خُلُقٍ
بے ہودگی بدترین خصلت ہے۔

۶۸۹ — اَلطَّيْشُ يُنَكِّدُ الْعَيْشَ
طیش زندگی کو دشوار کر دیتا ہے۔

۶۹۰ — اَللُّؤْمُ يُوجِبُ الْغِشَّ
بدخصلتی بدباطنی کو جنم دیتی ہے۔

۶۹۱ — اَلْمُتَأَنِّيْ حَرِيٌّ بِالْإِصَابَةِ
سوچ سمجھ کر کام کرنے والا منزلِ مراد تک پہنچنے کا زیادہ مستحق ہے۔

۶۹۲ — اَلْمَعْصِيَةُ تَمْنَعُ الْإِجَابَةَ
نافرمانی قبولیتِ دعا میں مانع ہے۔

۷۹۳ — اَلْمُخْلِصُ حَرِیٌّ بِالْاِجَابَةِ
مخلص اجابتِ دعا کا زیادہ مستحق ہے۔

۷۹۴ — اَلظُّلْمُ یُوْجِبُ النَّارَ
ظلم آگ کو لازمی کر دیتا ہے۔

۷۹۵ — اَلْبَغْیُ یُوْجِبُ الدَّمَارَ
سرکشی کا لازمی انجام ہلاکت ہے۔

۷۹۶ — اَلتَّقْوٰی ذَخِیْرَةُ مَعَادٍ
تقویٰ روزِ بازگشت کا ذخیرہ ہے۔

۷۹۷ — اَلرِّفْقُ عُنْوَانُ سَدَادٍ
نرمی اور مہربانی راہِ راست کا عنوان ہے۔

۷۹۸ — اَلْیُمْنُ مَعَ الرِّفْقِ
برکت نرمی سے وابستہ ہے۔

۷۹۹ — اَلنَّجَاةُ مَعَ الصِّدْقِ
نجات سچائی سے وابستہ ہے۔

۸۰۰ —— اَلشَّرَہُ يُكْثِرُ الْغَضَبَ
شرارت غضب کو بڑھا دیتی ہے۔

۸۰۱ —— اَللَّجَاجُ عُنْوَانُ الْعَطَبِ
ہٹ دھرمی رنج ومحن کا عنوان ہے۔

۸۰۲ —— اَلْعُسْرُ يُفْسِدُ الْاَخْلَاقَ
(حالات کی) سختی اخلاق کو فاسد کردیتی ہے۔

۸۰۳ —— اَلتَّسَهُّلُ يُدِرُّ الْاَرْزَاقَ
(معاملات میں) آسانی (برتنا) رزق کو جاری کردیتا ہے۔

۸۰۴ —— اَلظُّلْمُ اَلْاَمُ الرَّذَائِلِ
ظلم کمین ترین خباثت ہے۔

۸۰۵ —— اَلْاِنْصَافُ اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ
انصاف افضل وبرتر خوبیوں میں ہے۔

۸۰۶ —— اَلْعَدْلُ قِوَامُ الْبَرِيَّةِ
عدل مخلوق کی زندگی ہے۔

۸۰۷ —— اَلظُّلْمُ بَوَارُ الرَّعِيَّةِ
ظلم عوام کی موت ہے۔

۸۰۸ —— اَلْغَضَبُ مَرْكَبُ الطَّيْشِ
غضب طیش کی سواری ہے۔

۸۰۹ —— اَلْحَسَدُ يُنَكِّدُ الْعَيْشَ
حسد زندگی کو بے مزا کر دیتا ہے۔

۸۱۰ —— اَلْغَفْلَةُ اَضَرُّ الْاَعْدَاءِ
غفلت سب سے نقصان دہ دشمن ہے۔

۸۱۱ —— اَلْاِصْرَارُ شَرُّ الْآرَاءِ
(غلطی پر) اصرار سب سے بُری سوچ ہے۔

۸۱۲ —— اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ قِنْيَةٍ
علم (سب سے) افضل کمائی ہے۔

۸۱۳ —— اَلْعَقْلُ اَحْسَنُ حِلْيَةٍ
عقل سب سے حسین زینت ہے۔

۸۱۴ —— اَلْعَقْلُ يُوْجِبُ الْحَذَرَ
عقل کا لازمی نتیجہ احتیاط ہے۔

۸۱۵ —— اَلْجَهْلُ يَجْلِبُ الْغَرَرَ
جہالت کا لازمی نتیجہ دھوکا کھانا ہے۔

۸۱۶ —— اَلْعَقْلُ مَرْكَبُ الْعِلْمِ
عقل علم کی سواری ہے۔

۸۱۷ —— اَلْعِلْمُ مَرْكَبُ الْحِلْمِ
علم حلم (بُردباری) کی سواری ہے۔

۸۱۸ —— اَلْعِلْمُ اَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ
علم ہر بھلائی کی جڑ ہے۔

۸۱۹ —— اَلْجَهْلُ اَصْلُ كُلِّ شَرٍّ
جہل تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

۸۲۰ —— اَلْجَهْلُ اَدْوَاُ الدَّاءِ
جہل سب سے بڑی بیماری ہے۔

۸۲۱ —— اَلشَّهْوَةُ اَضَرُّ الْاَعْدَاءِ
خواہشِ نفس سب سے زیادہ خطرناک دشمن ہے۔

۸۲۲ —— اَلتَّقْوٰی اَقْوٰی اَسَاسٍ
تقویٰ سب سے مضبوط بنیاد ہے۔

۸۲۳ —— اَلصَّبْرُ اَقْوٰی لِبَاسٍ
صبر سب سے دیرپا لباس ہے۔

۸۲۴ —— اَلْعَقْلُ حُسَامٌ قَاطِعٌ
عقل شمشیرِ بُرّاں ہے۔

۸۲۵ —— اَلصِّدْقُ حَقٌّ صَادِعٌ
سچائی بالکل آشکار حقیقت ہے۔

۸۲۶ —— اَلْيَقِيْنُ يَرْفَعُ الشَّكَّ
یقین سے شک رفع ہو جاتا ہے۔

۸۲۷ —— اَلْاِرْتِيَابُ يُوْجِبُ الشِّرْكَ
تردد باعثِ شرک ہے۔

۸۲۸ —— اَلعِلمُ عُنوانُ العَقلِ
علم عقل کا عنوان ہے۔

۸۲۹ —— اَلمَعرِفَةُ بُرهانُ الفَضلِ
معرفت فضیلت کا واضح ثبوت ہے۔

۸۳۰ —— اَلعِلمُ لِقاحُ المَعرِفَةِ
علم معرفت میں غرق ہونے کا سبب ہے۔

۸۳۱ —— اَلنَّزاهَةُ آيَةُ العِفَّةِ
(برائی سے) دُوری پاکبازی کی علامت ہے۔

۸۳۲ —— اَلعِلمُ يُنجِدُ الفِكرَ
علم فکر کو قوت مہیا کرتا ہے۔

۸۳۳ —— اَلاِحتِمالُ يُجِلُّ القَدرَ
تحمل و برداشت قدر و قیمت کو بڑھاتا ہے۔

۸۳۴ —— اَلسَّفَهُ يَجلِبُ الشَّرَّ
کمینہ پن کا لازمی نتیجہ شر ہوتا ہے۔

۸۳۵ —— اَلذِّکْرُ یَشْرَحُ الصَّدْرَ
یاد (اللہ کی) سینے کو کشادہ کرتی ہے۔

۸۳۶ —— اَلْعَقْلُ سِلَاحُ کُلِّ اَمْرٍ
عقل ہر کام کے لیے ہتھیار ہے۔

۸۳۷ —— اَلْعِلْمُ نِعْمَ دَلِیْلٌ
علم بہت اچھا رہنما ہے۔

۸۳۸ —— اَلْحَیَاءُ خُلُقٌ جَمِیْلٌ
حیا ایک جمیل خصلت ہے۔

۸۳۹ —— اَلْمُرِیْبُ اَبَدًا عَلِیْلٌ
شک کرنے والا دائمی مریض ہے۔

۸۴۰ —— اَلطَّامِعُ اَبَدًا ذَلِیْلٌ
لالچ کرنے والا ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۸۴۱ —— اَلْعِلْمُ قَائِدُ الْحِلْمِ
علم قائدِ حلم ہے۔

۸۴۲ — اَلْحِلْمُ ثَمَرَۃُ الْعِلْمِ
حلم علم کا پھل ہے۔

۸۴۳ — اَلْیَقِیْنُ یُثْمِرُ الزُّھْدَ
یقین سے زہد کا پھل برآمد ہوتا ہے۔

۸۴۴ — اَلنَّصِیْحَۃُ تُثْمِرُ الْوُدَّ
نصیحت سے شجرِ اُلفت بارآور ہوتا ہے۔

۸۴۵ — اَلْمُرُوَّۃُ اِنْجَازُ الْوَعْدِ
مردانگی وعدہ کی ایفا ہے۔

۸۴۶ — اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ هِدَایَۃٍ
علم سب سے افضل ہدایت ہے۔

۸۴۷ — اَلصِّدْقُ اَشْرَفُ رِوَایَۃٍ
سچائی سب سے شریف روایت ہے۔

۸۴۸ — اَلْجَھْلُ یُفْسِدُ الْمَعَادَ
جہالت آخرت کو فاسد کردیتی ہے۔

۸۴۹ —— اَلْعُجْبُ يَمْنَعُ الْاِزْدِيَادَ
خود بینی اضافہ کو روک دیتی ہے۔

۸۵۰ —— اَلْاِيْمَانُ اَعْلٰى غَايَةٍ
ایمان سب سے بلند غایت ہے۔

۸۵۱ —— اَلْاِخْلَاصُ اَشْرَفُ نِهَايَةٍ
اخلاص سب سے زیادہ شرف والی انتہا ہے۔

۸۵۲ —— اَلْيَقِيْنُ رَأْسُ الدِّيْنِ
یقین دین کا سر ہے۔

۸۵۳ —— اَلْاِخْلَاصُ ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
اخلاص یقین کا ثمر ہے۔

۸۵۴ —— اَلْحُزْنُ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ
غم صاحبانِ ایمان سے کبھی جدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۸۵۵ —— اَلشَّوْقُ خُلْصَانُ الْعَارِفِيْنَ
شوقِ (ملاقات) اہلِ معرفت کا خلیل ہے۔

۸۵۶ — اَلْيَقِيْنُ اَفْضَلُ عِبَادَةٍ

یقین سب سے افضل عبادت ہے۔

۸۵۷ — اَلْمَعْرُوْفُ اَشْرَفُ سِيَادَةٍ

نیکی سب سے بزرگ سرداری ہے۔

۸۵۸ — اَلتَّوْفِيْقُ رَأْسُ السَّعَادَةِ

توفیق سعادت کا سر ہے۔

۸۵۹ — اَلْاِخْلَاصُ مِلَاكُ الْعِبَادَةِ

اخلاص بنائے عبادت ہے۔

۸۶۰ — اَلْاِخْلَاصُ اَعْلَى الْاِيْمَانِ

اخلاص ایمان اعلیٰ ہے۔

۸۶۱ — اَلْاِيْثَارُ غَايَةُ الْاِحْسَانِ

ایثار احسان کی غایت و انتہا ہے۔

۸۶۲ — اَلْيَقِيْنُ جِلْبَابُ الْاَكْيَاسِ

یقین اہلِ ذہانت کی پوشاک ہے۔

۸۶۳ —— اَلْعَدْلُ اَقْوٰی اَسَاسٍ
عدل سب سے قوی بنیاد ہے۔

۸۶۴ —— اَلنِّعَمُ یَسْلُبُهَا الْکُفْرَانُ
نعمتوں کو کفران سلب کر دیتا ہے۔

۸۶۵ —— اَلْقُدْرَةُ یُزِیْلُهَا الْعُدْوَانُ
قدرت و توانائی کو عداوت زائل کر دیتی ہے۔

۸۶۶ —— اَلْاِسَاءَةُ یَمْحَاهَا الْاِحْسَانُ
بدی کو احسان مٹا دیتا ہے۔

۸۶۷ —— اَلْکُفْرُ یَمْحَاهُ الْاِیْمَانُ
کفر کو ایمان مٹا دیتا ہے۔

۸۶۸ —— اَلشَّرُّ یُزْرِیْ وَیُرْدِیْ
شر عیب دار (بھی) کرتا ہے اور ہلاک بھی۔

۸۶۹ —— اَلْحِرْصُ یُذِلُّ وَیُشْقِیْ
حرص ذلیل بھی کرتی ہے اور بدبخت بھی۔

۸۷۰ — اَلزُّهْدُ مَتْجَرٌ رَابِحٌ
زُہد سُود مند تجارت ہے۔

۸۷۱ — اَلْبِرُّ عَمَلٌ صَالِحٌ
البِر (نیکی) عملِ صالح ہے۔

۸۷۲ — اَلزُّهْدُ قَصْرُ الْاَمَلِ
زُہد امید کے کوتاہ کر لینے کا نام ہے

۸۷۳ — اَلْاِيْمَانُ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ
ایمان عمل کے اخلاص کو کہتے ہیں۔

۸۷۴ — اَلْاَمَلُ يُنْسِي الْاَجَلَ
امیدیں اجل کو فراموش کر دیتی ہیں۔

۸۷۵ — اَلظُّلْمُ تَبِعَاتٌ مُوبِقَاتٌ
ظلم غصب کردہ حق ہے اور ہلاکت کا سبب ہے۔

۸۷۶ — اَلشَّهَوَاتُ سُمُومٌ قَاتِلَاتٌ
خواہشِ نفس زہرِ قاتل ہے۔

۸۷۷ —— اَلْفَوْتُ حَسَرَاتٌ مُحْرِقَاتٌ
ہاتھ سے نکل جانے کے بعد سوز و تپش دینے والی حسرت رہ جاتی ہے۔

۸۷۸ —— اَلْفِکْرُ یُفِیْدُ الْحِکْمَةَ
فکر حکمت کے ملنے کا ذریعہ ہے۔

۸۷۹ —— اَلْاِعْتِبَارُ یُثْمِرُ الْعِصْمَةَ
عبرت پاکبازی کو جنم دیتی ہے۔

۸۸۰ —— اَلْاِصْرَارُ اَعْظَمُ حُوْبَةً
تکرار گناہ کو عظیم تر کرتی ہے۔

۸۸۱ —— اَلْبَغْیُ اَعْجَلُ عُقُوْبَةً
سرکشی کی سزا سب سے پہلے ملتی ہے۔

۸۸۲ —— اَلْاِیْثَارُ شِیْمَةُ الْاَبْرَارِ
ایثار ابرار انسانوں کی خصلت ہے۔

۸۸۳ —— اَلْاِحْتِکَارُ شِیْمَةُ الْفُجَّارِ
ذخیرہ اندوزی فاجروں کی فطرت ہے۔

۸۸۴ —— اَلْحَسُوْدُ لَا یَبْرَأُ
حاسد کبھی بھی صحت نہیں پاتا۔

۸۸۵ —— اَلشَّرِہُ لَا یَرْضٰی
حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔

۸۸۶ —— اَلْحَسُوْدُ لَا خُلَّۃَ لَہٗ
حاسد سے دوستی ہو ہی نہیں سکتی۔

۸۸۷ —— اَللَّجُوْجُ لَا رَأْیَ لَہٗ
ہٹ دھرم کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

۸۸۸ —— اَلْخَائِنُ لَا وَفَاءَ لَہٗ
خائن میں وفا نہیں۔

۸۸۹ —— اَلتَّکَبُّرُ عَیْنُ الْحَمَاقَۃِ
تکبر حماقت کا سرچشمہ ہے۔

۸۹۰ —— اَلتَّبْذِیْرُ عُنْوَانُ الْفَاقَۃِ
اسراف فقر و فاقہ کا عنوان ہے۔

۸۹۱ — اَلنَّجَاۃُ مَعَ الْاِیْمَانِ

نجات ایمان کے ساتھ ہے۔

۸۹۲ — اَلْفَضْلُ مَعَ الْاِحْسَانِ

برتری احسان کے ساتھ ہے۔

۸۹۳ — اَللُّؤْمُ مَعَ الْاِمْتِنَانِ

ملامت (چھوٹا پن) احسان جتانے کے ساتھ ہے۔

۸۹۴ — اَلنَّدَمُ عَلَی الْخَطِیْئَۃِ یَمْحُوْھَا

خطا پر ندامت اس کو محو کر دیتی ہے۔

۸۹۵ — اَلْعُجْبُ بِالْحَسَنَۃِ یُحْبِطُھَا

نیکی پر اترانا اُس کو حبط (اکارت) کر دیتا ہے۔

۸۹۶ — اَلْعَاجِلَۃُ غُرُوْرُ الْحَمْقٰی

دنیا احمقوں کا دھوکا ہے۔

۸۹۷ — اَلْغَفْلَۃُ شِیْمَۃُ النَّوْکٰی

غفلت بے خرد لوگوں کی خصلت ہے۔

۸۹۸ —— اَلْاِصْرَارُ سَجِيَّةُ الْهَلْكٰى
تکرار (گناہ کی) ہلاک ہونے والوں کی عادت ہے۔

۸۹۹ —— اَلْغِيْبَةُ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ
غیبت (کرنا) منافق کی علامت ہے۔

۹۰۰ —— اَلنَّمِيْمَةُ شِيْمَةُ الْمَارِقِ
نکتہ چینی دین سے خارج ہونے والوں کی خصلت ہے۔

۹۰۱ —— اَلسِّلْمُ ثَمَرَةُ الْحِلْمِ
سلامتی سے حلم کا ثمر پھوٹتا ہے (یعنی امن و آشتی)

۹۰۲ —— اَلرِّفْقُ يُؤَدِّيْ اِلَى السِّلْمِ
نرمی اور مہربانی امن و آشتی کو جنم دیتی ہے۔

۹۰۳ —— اَلتَّجَوُّعُ اَنْفَعُ الدَّوَاءِ
بھوکا رہنا سب سے فائدہ مند دوا ہے۔

۹۰۴ —— اَلشِّبَعُ يُكْثِرُ الْاَدْوَاءَ
شکم سیری بیماری کو بڑھا دیتی ہے۔

۹۰۵ — اَلْاِسْتِغْفَارُ دَوَاءُ الذُّنُوْبِ
استغفار گناہوں کی دوا ہے۔

۹۰۶ — اَلسَّخَاءُ سَتْرُ الْعُيُوْبِ
سخاوت عیبوں کا پردہ ہے۔

۹۰۷ — اَلْكَرَمُ اَفْضَلُ الشِّيَمِ
جُود و کرم سب سے برتر خصلت ہے۔

۹۰۸ — اَلْاِيْثَارُ اَشْرَفُ الْكَرَمِ
ایثار کرنا شریف ترین کرم ہے۔

۹۰۹ — اَلْخَيْرُ لَا يَفْنٰى
نیکی کبھی فنا نہیں ہوتی۔

۹۱۰ — اَلشَّرُّ يُعَاقَبُ عَلَيْهِ وَيُخْزٰى
شر کے سبب سزا بھی ملتی ہے اور رسوائی بھی۔

۹۱۱ — اَلْاَعْمَالُ ثِمَارُ النِّيَّاتِ
اعمال نیتوں کا ثمر ہیں۔

۹۱۲ —— اَلعِقَابُ ثِمَارُ السَّیِّئَاتِ
سزائیں برائیوں کے ثمر ہیں۔

۹۱۳ —— اَلدُّنیَا مَصرَعُ العُقُولِ
دنیا عقلوں کی لغزشش گاہ ہے۔

۹۱۴ —— اَلشَّهَوَاتُ تَستَرِقُّ الجُهُولَ
جسمانی خواہشیں جاہلوں کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں۔

۹۱۵ —— اَلاِنصَافُ زَینُ الاِمرَةِ
انصاف حکومت کی زینت ہے۔

۹۱۶ —— اَلعَفوُ زَکوٰةُ القُدرَةِ
قدرت و توانائی کی زکوٰۃ' معاف کر دینا ہے۔

۹۱۷ —— اَلمَوعِظَةُ نَصِیحَةٌ شَافِیَةٌ
موعظ وہ نصیحت ہے جو شفا دیتی ہے۔

۹۱۸ —— اَلفِکرَةُ مِرآةٌ صَافِیَةٌ
فکر ایک شفاف آئینہ ہے۔

۹۱۹ — اَلعَجَلَةُ تَمْنَعُ الْاِصَابَةَ
عجلت منزلِ مراد تک پہنچنے میں مانع ہے۔

۹۲۰ — اَلمَعْصِيَةُ تَمْنَعُ الْاِجَابَةَ
نافرمانی قبولیتِ دعا کو روک لیتی ہے۔

۹۲۱ — اَللَّجَاجُ بَذْرُ الشَّرِّ
باطل پسندی برائیوں کا بیج ہے۔

۹۲۲ — اَلجَهْلُ فَسَادُ كُلِّ اَمْرٍ
جہالت ہر کام میں فساد ڈالتی ہے۔

۹۲۳ — اَليَاسُ عِتْقٌ مُرِيحٌ
(مخلوق سے) بے پرواہی راحت دینے والی آزادی ہے۔

۹۲۴ — اَلاِحْتِمَالُ خُلْقٌ سَجِيحٌ
تحمّل و برداشت ایک نرم اور معتدل خصلت ہے۔

۹۲۵ — اَلقَنَاعَةُ اَهْنَأُ عَيْشٍ
قناعت سب سے خوشگوار زندگی ہے۔

۹۲۶ —— اَلْغَضَبُ يُثِيْرُ الطَّيْشَ

غضب طیش میں اضافہ کر دیتا ہے۔

۹۲۷ —— اَلْفِكْرُ جِلَاءُ الْعُقُوْلِ

فکر سے عقلوں کو جلا ملتی ہے۔

۹۲۸ —— اَلْحُمْقُ يُوْجِبُ الْفُضُوْلَ

حماقت کا لازمی نتیجہ فضول پن ہے (باتوں میں یا کام میں)

۹۲۹ —— اَللَّهْوُ قُوْتُ الْحَمَاقَةِ

کھیل کود دراصل حماقت کی روزی ہے۔

۹۳۰ —— اَلْعُجْبُ رَأْسُ الْحَمَاقَةِ

خودپسندی سرِ حماقت ہے۔

۹۳۱ —— اَلتَّوَاضُعُ زَكٰوةُ الشَّرَفِ

تواضع شرف کی زکوٰۃ ہے۔

۹۳۲ —— اَلْعُجْبُ اٰفَةُ الشَّرَفِ

خودپسندی شرف کے لیے آفت ہے۔

۹۳۳ — اَلتَّقْوٰی مِفْتَاحُ الصَّلَاحِ

تقویٰ درستگی کی کنجی ہے۔

۹۳۴ — اَلتَّوْفِیْقُ رَأْسُ النَّجَاحِ

توفیق سرِ سعادت و خیر ہے۔

۹۳۵ — اَلْحَسَدُ یُضْنِی الْجَسَدَ

حسد بدن کو لاغر کر دیتا ہے۔

۹۳۶ — اَلْکَرَمُ بَرِیٌٔ مِنَ الْحَسَدِ

جود و کرم حسد سے (بالکل) پاک و پاکیزہ ہے۔

۹۳۷ — اَلْمَنَایَا تَقْطَعُ الْآمَالَ

موت (قصرِ) اُمید کو مسمار کر دیتی ہے۔

۹۳۸ — اَلْاَمَانِیُّ ہِمَّةُ الرِّجَالِ

آرزوئیں بقدرِ ہمتِ مرداں ہوتی ہیں۔

۹۳۹ — اَلْقَنَاعَةُ سَیْفٌ لَا یَنْبُوْ

قناعت کبھی نہ کُند ہونے والی شمشیر ہے۔

۹۴۰ — اَلْاِیْمَانُ شِهَابٌ لَایَخْبُوْ
ایمان کبھی نہ ٹھنڈا ہونے والا انگارہ ہے۔

۹۴۱ — اَلصَّبْرُ مَطِیَّةٌ لَاتَکْبُوْ
صبر (درحقیقت) وہ اونٹ ہے جو اپنے سوار کو کبھی نہیں گراتا۔

۹۴۲ — اَلْعُیُوْنُ مَصَائِدُ الشَّیْطَانِ
آنکھیں شیطان کے پھندے ہیں۔

۹۴۳ — اَلْاِیْثَارُ اَعْلَی الْاِحْسَانِ
ایثار احسانِ اعلیٰ ہے۔

۹۴۴ — اَلتَّوْفِیْقُ عِنَایَةُ الرَّحْمٰنِ
توفیق رحمان کی عنایت ہے۔

۹۴۵ — اَلْقُدْرَةُ تُنْسِی الْحَفِیْظَةَ
(فعل انجام دینے کی) قدرت کے وقت انسان اپنی حمیت کو (بھی) بھلا دیتا ہے۔

۹۴۶ — اَلْعُجْبُ یُظْهِرُ النَّقِیْصَةَ
خود پسندی انسان کے نقائص کا اظہار کر دیتی ہے۔

۹۴۷ ـــــ اَلسَّلُوُّ حَاصِدُ الشَّوْقِ

فراموشی شوق کو منقطع کر دیتی ہے۔

۹۴۸ ـــــ اَلصِّدْقُ لِبَاسُ الْحَقِّ

راست گوئی حق کا لباس ہے۔

۹۴۹ ـــــ اَلْهَوٰى قَرِينٌ مُهْلِكٌ

ہوس (نفس) ایک ہلاک کر دینے والا ہمراہی ہے۔

۹۵۰ ـــــ اَلْعَادَةُ عَدُوٌّ مُتَمَلِّكٌ

عادت ایک مالک بن جانے والا دشمن ہے۔

۹۵۱ ـــــ اَلْعَاقِلُ مَهْمُومٌ مَغْمُومٌ

عقلمند ہمیشہ اندوہناک اور غمگین رہتا ہے۔

۹۵۲ ـــــ اَلتَّكَرُّمُ مَعَ الْاِمْتِنَانِ لُؤْمٌ

احسان جتانے کے ساتھ خود کو کریم سمجھنا درحقیقت بخیلی ہے۔

۹۵۳ ـــــ اَلْحَزْمُ حِفْظُ التَّجْرِبَةِ

دور اندیشی تجربے کو یاد رکھنے کا نام ہے۔

۹۵۴ —— اَلتَّوفِیقُ اَفضَلُ مَنقَبَۃٍ
توفیق سب سے افضل منقبت ہے۔

۹۵۵ —— اَلشَّرَفُ اِصطِنَاعُ العَشِیرَۃِ
قرابت داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک شرف ہے۔

۹۵۶ —— اَلکَرَمُ اِحتِمَالُ الجَرِیرَۃِ
کرم خطا کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

۹۵۷ —— اَلغَضَبُ نَارُ القُلُوبِ
غصہ دلوں کی آگ ہے۔

۹۵۸ —— اَلحِقدُ اَلاَمُ العُیُوبِ
کینہ پست ترین عیبوں میں سے ہے۔

۹۵۹ —— اَلاَدَبُ اَحسَنُ سَجِیَّۃٍ
ادب سب سے اچھی خصلت ہے۔

۹۶۰ —— اَلمُرُوَّۃُ اِجتِنَابُ الدَّنِیَّۃِ
مروّت پستی سے اجتناب برتنے کا نام ہے

۹۶۱ ـــــ اَلْخِيَانَةُ رَأْسُ النِّفَاقِ
خیانت نفاق کا سر ہے

۹۶۲ ـــــ اَلْكِذْبُ شَيْنُ الْاَخْلَاقِ
جھوٹ اخلاق کا عیب ہے۔

۹۶۳ ـــــ اَلْاِنْصَافُ اَفْضَلُ الشِّيَمِ
انصاف سب سے افضل خصلت ہے۔

۹۶۴ ـــــ اَلْاِفْضَالُ اَفْضَلُ الْكَرَمِ
افضال افضلیتِ کرم ہے۔

۹۶۵ ـــــ اَلْعَافِيَةُ اَهْنَى النِّعَمِ
عافیت سب سے خوشگوار نعمت ہے۔

۹۶۶ ـــــ اَلرِّفْقُ اَخُو الْمُؤْمِنِ
نرمی و مہربانی مومن کا برادرِ (حقیقی) ہے۔

۹۶۷ ـــــ اَلْعَمَلُ رَفِيْقُ الْمُوْقِنِ
عمل صاحبِ یقین کا رفیق ہے۔

۹۶۸ — اَلعَقلُ اَشرَفُ مَزِیَّۃٍ
عقل اشرف حسن ہے۔

۹۶۹ — اَلعَدلُ اَفضَلُ سَجِیَّۃٍ
عدل (سب سے) افضل سجاوٹ ہے۔

۹۷۰ — اَلمَرءُ مَخبُوءٌ تَحتَ لِسَانِہٖ
آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

۹۷۱ — اَلکَرِیمُ مَن بَدَاَ بِاِحسَانِہٖ
کریم وہ ہے جو احسان کے ساتھ ابتدا کرے۔

۹۷۲ — اَلمَعرُوفُ ذَخِیرَۃُ الاَبَدِ
بھلائی ایک ابد کا ذخیرہ ہے۔

۹۷۳ — اَلحَسَدُ یُذِیبُ الجَسَدَ
حسد جسد کو گھلا دیتا ہے۔

۹۷۴ — اَلحِرصُ عَنَاءٌ مُؤَبَّدٌ
حرص باعث پریشانی اور سبب رنج ہے۔

۹۷۵ — اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُخَلَّدٌ
لالچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔

۹۷۶ — اَلتَّوَاضُعُ اَشْرَفُ السُّؤْدَدِ
تواضع سب سے شریف و برتر سرداری ہے۔

۹۷۷ — اَلْبِرُّ غَنِیْمَةُ الْحَازِمِ
نیکی مردِ دور اندیش کا مالِ غنیمت ہے۔

۹۷۸ — اَلْاِیْثَارُ اَعْلَی الْمَكَارِمِ
ایثار مکارمِ اعلےٰ ہے۔

۹۷۹ — اَلتَّفْرِیْطُ مُصِیْبَةُ الْقَادِرِ
بقدرِ قدرت کام نہ کرنا قادر کی مصیبت ہے۔

۹۸۰ — اَلْقَدَرُ یَغْلِبُ الْحَاذِرَ
(اللہ کی) قدر احتیاط کرنے والے پر غالب آجاتی ہے

۹۸۱ — اَلْاَطْرَافُ مَجَالِسُ الْاَشْرَافِ
مجالس کے اطراف و گوشے شرفا کی نشست گاہ ہیں۔

۹۸۲ — اَلْوَرَعُ ثَمَرَةُ الْعَفَافِ
پرہیزگاری پاک دامنی کا ثمر ہے۔

۹۸۳ — اَلْكُتُبُ بَسَاتِيْنُ الْعُلَمَاءِ
کتابیں صاحبانِ علوم کے گلستان ہیں۔

۹۸۴ — اَلْحِكَمُ رِيَاضُ النُّبَلَاءِ
حکمتیں بڑے لوگوں کے چمن ہیں۔

۹۸۵ — اَلْعُلُوْمُ نُزْهَةُ الْاُدَبَاءِ
علوم اہلِ ادب کی سیرگاہیں ہیں۔

۹۸۶ — اَلْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِيْهِ
حِلم کمینے کے منہ کو بند کر دیتا ہے۔

۹۸۷ — اَلْوَرَعُ شِيْمَةُ الْفَقِيْهِ
پرہیزگاری فقیہ اور دانا کی خصلت ہے۔

۹۸۸ — اَلْاَدَبُ صُوْرَةُ الْعَقْلِ
ادب عقل کی صورت گری ہے۔

۹۸۹ —— اَلاَمَلُ حِجَابُ الاَجَلِ
اُمّید کے پردے میں اَجل پوشیدہ ہے۔

۹۹۰ —— اَلاَدَبُ کَمَالُ الرَّجُلِ
ادب مرد کا مقامِ کمال ہے۔

۹۹۱ —— اَلمَرءُ لَا یَصحَبُہُ اِلَّا العَمَلُ
مَردوں کا سوائے عمل کے کوئی بھی ساتھی نہیں

۹۹۲ —— اَلتَّکَبُّرُ فِی الوِلَایَۃِ ذُلٌّ فِی العَزلِ
دورِ حکومت میں تکبّر دورِ معزولی میں ذلت ہے۔

۹۹۳ —— اَلتَّعَزُّزُ بِالتَّکَبُّرِ ذُلٌّ
تکبّر کے ذریعہ عزّت پانا ذلت ہے۔

۹۹۴ —— اَلتَّکَبُّرُ بِالدُّنیَا قُلٌّ
دنیا کے ساتھ تکبّر بہت قلیل ہے۔

۹۹۵ —— اَلعِلمُ اَصلُ الحِلمِ
حلم کی جڑ علم ہے۔

۹۹۶ —— اَلْحِلْمُ زِيْنَةُ الْعِلْمِ
علم کی زینت حِلم ہے۔

۹۹۷ —— اَلْحَسُوْدُ لَاشِفَاءَ لَهُ
حسد کرنے والا کبھی شِفا نہیں پاتا۔

۹۹۸ —— اَلْخَائِنُ لَاوَفَاءَ لَهُ
خیانت کرنے والے میں وفا نہیں ہوتی۔

۹۹۹ —— اَلْحَقُوْدُ لَارَاحَةَ لَهُ
کینہ رکھنے والا راحت نہیں پاتا۔

۱۰۰۰ —— اَلْمُعْجِبُ لَاعَقْلَ لَهُ
خودپسند عقل سے محروم رہتا ہے۔

۱۰۰۱ —— اَلْمُلُوْكُ لَامَوَدَّةَ لَهُ
بادشاہ میں محبت نہیں ہوتی۔

۱۰۰۲ —— اَلْاَمَلُ لَاغَايَةَ لَهُ
اُمید کی کوئی حد نہیں پائی جاتی۔

١٠٠٣ — اَلْخَائِفُ لَاعَيْشَ لَهُ
خوف زدہ کی کوئی زندگی نہیں ہوتی۔

١٠٠٤ — اَللَّئِيمُ لَامُرُوَّةَ لَهُ
کمین میں ذرا مروّت نہیں ہوتی۔

١٠٠٥ — اَلْفَاسِقُ لَاغِيْبَةَ لَهُ
فاسق کی عیب (جوئی) غیبت نہیں۔

١٠٠٦ — اَلْمُرْتَابُ لَادِيْنَ لَهُ
شکوک وشبہات میں مبتلا دین سے محروم رہتا ہے۔

١٠٠٧ — اَلشَّاكُّ لَايَقِيْنَ لَهُ
شک میں مبتلا دین سے عاری رہتا ہے۔

١٠٠٨ — اَلْفُجُوْرُ لَاتَقِيَّةَ لَهُ
فسق وفجور کا ارتکاب تقیہ میں بھی جائز نہیں۔

١٠٠٩ — اَلْحَسُوْدُ لَايَسُوْدُ
حاسد محرومِ سرداری ہے۔

۱۰۱۰ ـــــ اَلْفَائِتُ لَا یَعُوْدُ

ہاتھ سے نکل جانے والی چیز کبھی واپس نہیں آتی۔

۱۰۱۱ ـــــ اَلْمَسْئَلَةُ مِفْتَاحُ الْفَقْرِ

سوال کرنا غربت کی کنجی ہے۔

۱۰۱۲ ـــــ اَللَّجَاجُ یَعْقِبُ الضُّرَّ

ہٹ دھرمی نقصان کا پیش خیمہ ہے۔

۱۰۱۳ ـــــ اَلْاِسْتِشَارَةُ عَیْنُ الْهِدَایَةِ

مشورہ عینِ ہدایت ہے۔

۱۰۱۴ ـــــ اَلصِّدْقُ اَفْضَلُ رِوَایَةٍ

سچائی روایت کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

۱۰۱۵ ـــــ اَلْعِلْمُ اَشْرَفُ هِدَایَةٍ

علم سب سے زیادہ شرف والی ہدایت ہے۔

۱۰۱۶ ـــــ اَلْجَنَّةُ اَفْضَلُ غَایَةٍ

جنت سب سے فضیلت والی غایت وانجام ہے۔

۱۰۱۷ —— اَلْقَدَرُ يَغْلِبُ الْحَذَرَ
(اللہ کی) قدر احتیاط پر غالب آجاتی ہے۔

۱۰۱۸ —— اَلزَّمَانُ يُرِيْكَ الْعِبَرَ
(اے انسان) گردشِ ایام تجھ کو عبرتیں دکھا رہے ہیں۔

۱۰۱۹ —— اَلدُّنْيَا مَحَلُّ الْغِيَرِ
دنیا مقامِ تغیّر ہے۔

۱۰۲۰ —— اَلْعَقْلُ يُوْجِبُ الْحَذَرَ
عقل کا لازمہ احتیاط ہے۔

۱۰۲۱ —— اَلْهَوٰى ضِدُّ الْعَقْلِ
خواہشِ نفس عقل کی ضد ہے۔

۱۰۲۲ —— اَلْعِلْمُ قَاتِلُ الْجَهْلِ
علم جہالت کا قاتل ہے۔

۱۰۲۳ —— اَلْغَفْلَةُ ضِدُّ الْحَزْمِ
غفلت دُور اندیشی کی ضد ہے۔

۱۰۲۴ —— اَلْعِلْمُ دَاعِیُ الْفَهْمِ

علم فہم کو دعوت دیتا ہے۔

۱۰۲۵ —— اَلْعَقْلُ مَرْكَبُ الْعِلْمِ

علم کی سواری عقل ہے۔

۱۰۲۶ —— اَلصِّدْقُ خَيْرُ مَبْنِيٍّ

صداقت کی بنیاد خیر پر ہے۔

۱۰۲۷ —— اَلْحَيَاءُ خُلُقٌ مَرْضِيٌّ

حیا ایک پسندیدہ اخلاق ہے۔

۱۰۲۸ —— اَلتَّجَارِبُ عِلْمٌ مُسْتَفَادٌ

تجربات ایک آزمودہ علم ہیں۔

۱۰۲۹ —— اَلْاِعْتِبَارُ يُفِيْدُ الرَّشَادَ

عبرت رشد و ہدایت کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔

۱۰۳۰ —— اَلْحَسَدُ يُنْشِئُ الْكَمَدَ

حسد (ظاہر و باطن کے) رنگ کو متغیر کر دیتا ہے۔

۱۰۳۱ — اَلْهَمُّ يُذِيْبُ الْجَسَدَ
غم بدن کو گھلا دیتا ہے۔

۱۰۳۲ — اَلنِّيَّةُ اَسَاسُ الْعَمَلِ
نیّت عمل کی اساس ہے۔

۱۰۳۳ — اَلْاَجَلُ حَصَادُ الْاَمَلِ
اَجل اُمید کی کھیتی کو کاٹ دیتی ہے۔

۱۰۳۴ — اَلْاَمَلُ رَفِيْقٌ مُؤْنِسٌ
اُمید ایک مونس ورفیق بھی ہے۔

۱۰۳۵ — اَلتَّبْذِيْرُ قَرِيْنُ مُفْلِسٍ
خرچہ مفلسی کا ہمراہی ہے۔

۱۰۳۶ — اَلْوَفَاءُ حِصْنُ السُّؤْدُدِ
وفا سرداری کا قلعہ ہے۔

۱۰۳۷ — اَلْاِخْوَانُ اَفْضَلُ الْعُدَدِ
بھائیوں کا وجود سب سے زیادہ فضیلت
والی کمک ہے۔

۱۰۳۸ — اَلتَّقْوىٰ حِصْنُ الْمُؤْمِنِ
پرہیزگاری مومن کا قلعہ ہے۔

۱۰۳۹ — اَللَّحْظُ رَائِدُ الْفِتَنِ
نگاہوں کے کنارے فتنوں کے تیر ہیں۔

۱۰۴۰ — اَلْهَوىٰ اُسُّ الْمِحَنِ
خواہشِ نفس بنائے محنت ہے۔

۱۰۴۱ — اَلْحَيَاءُ تَمَامُ الْكَرَمِ
حیا کرم کو پورا کرتی ہے۔

۱۰۴۲ — اَلصِّحَّةُ اَفْضَلُ النِّعَمِ
صحت افضلِ نعمت ہے۔

۱۰۴۳ — اَلتَّوَاضُعُ سُلَّمُ الشَّرَفِ
تواضع شرف و برتری کی سیڑھی ہے۔

۱۰۴۴ — اَلتَّكَبُّرُ اُسُّ التَّلَفِ
تکبر بنائے بربادی ہے۔

۱۰۴۵ —— اَللَّئِيمُ لَا يَسْتَحِيِي
کمین وبخیل کبھی شرم کا شکار نہیں ہوتا۔

۱۰۴۶ —— اَلْعِلْمُ لَا يَنْتَهِيْ
علم کوئی انتہا نہیں رکھتا۔

۱۰۴۷ —— اَلْحِلْمُ تَمَامُ الْعَقْلِ
حلم عقل کو پورا کرتا ہے۔

۱۰۴۸ —— اَلصِّدْقُ كَمَالُ النُّبْلِ
راست گوئی کمالِ بزرگی ہے۔

۱۰۴۹ —— اَلْعَفْوُ اَحْسَنُ الْاِحْسَانِ
عفوو درگزر سب سے اچھا احسان ہے۔

۱۰۵۰ —— اَلْاِحْسَانُ يَسْتَرِقُ الْاِنْسَانَ
احسان انسان کو زیر بار کر دیتا ہے۔

۱۰۵۱ —— اَلْفِتْنَةُ مَقْرُونَةٌ بِالْعَنَاءِ
فتنے رنج و محن کے قریب رہتے ہیں۔

۱۰۵۲ —— اَلْمِحْنَةُ مَقْرُوْنَةٌ بِحُبِّ الدُّنْيَا

محنت دراصل دنیا کی محبت کے بہت قریب ہے۔

۱۰۵۳ —— اَلْهَوٰى مَطِيَّةُ الْفِتَنِ

خواہشِ نفس فتنے کی سواری ہے۔

۱۰۵۴ —— اَلدُّنْيَا دَارُ الْمِحَنِ

دنیا رنج و محن کا گھر ہے۔

۱۰۵۵ —— اَلطَّاعَةُ عِزُّ الْمُعْسِرِ

(اللہ کی) اطاعت ایک پریشان حال شخص کی عزت ہے۔

۱۰۵۶ —— اَلصَّدَقَةُ كَنْزُ الْمُوْسِرِ

صدقہ دینا مردِ تونگر کے لیے (ایک) خزانہ ہے۔

۱۰۵۷ —— اَلْمُقِرُّ بِالذُّنُوْبِ تَائِبٌ

گناہوں کا اعتراف کرنے والا دراصل توبہ کرنے والا ہے۔

۱۰۵۸ —— اَلْمَغْلُوْبُ بِالْحَقِّ غَالِبٌ

حق پر رہتے ہوئے مغلوب ہونا درحقیقت غالب ہونا ہے۔

۱۰۵۹ —— اَلسَّاعَاتُ تُنْقِصُ الْاَعْمَارَ
ساعتیں عمروں کو کم کرتی چلی جاتی ہیں۔

۱۰۶۰ —— اَلظُّلْمُ یُدَمِّرُ الدِّیَارَ
ظلم آبادیوں کو اُجاڑ دیتا ہے۔

۱۰۶۱ —— اَلتَّوْبَةُ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ
توبہ سببِ نزولِ رحمت ہے۔

۱۰۶۲ —— اَلْاِصْرَارُ یَجْلِبُ النِّقْمَةَ
گناہ کی تکرار وجہ ناراضگیٔ (رب) ہے۔

۱۰۶۳ —— اَلطَّاعَةُ تَسْتَدِرُّ الْمَثُوبَةَ
اطاعت (اللہ کے) ثواب کو نازل کرتی ہے۔

۱۰۶۴ —— اَلْمَعْصِیَةُ تَجْتَلِبُ الْعُقُوبَةَ
(اللہ کی) نافرمانی سزا کے نازل ہونے کا سبب ہوتی ہے۔

۱۰۶۵ —— اَلْغِیبَةُ جُهْدُ الْعَاجِزِ
غیبت ایک ناتوان کی جدوجہد ہے۔

۱۰۶۶ —— اَلْجَنَّةُ مَآلُ الْفَائِزِ
بہشت (فتح مند) فائزین کا انجام ہے۔

۱۰۶۷ —— اَلْبَشَاشَةُ حِبَالَةُ الْمَوَدَّةِ
چہرے کی تازگی محبت کا پھندا ہے۔

۱۰۶۸ —— اَلْاِنْصَافُ يَسْتَدِيْمُ الْمَحَبَّةَ
انصاف سے محبت دائم و پائندہ رہتی ہے۔

۱۰۶۹ —— اَلْحَزْمُ بِاِجَالَةِ الرَّاْيِ
دور اندیشی بقدرِ ظرفِ رائے ہے۔

۱۰۷۰ —— اَللَّجَاجُ يُفْسِدُ الرَّاْيَ
انسان دشمنی یا اظہارِ پسندی رائے میں فساد پیدا کرتی ہے۔

۱۰۷۱ —— اَلْعَجْزُ يُطْمِعُ الْاَعْدَاءَ
عجز و ناتوانی دشمنوں کو (حاوی ہونے کی) لالچ پر آمادہ کرتی ہے۔

۱۰۷۲ — اَلْخِلَافُ يَهْدِمُ الْآرَاءَ
مخالفت تجویزوں کو برباد کر دیتی ہے۔

۱۰۷۳ — اَلرَّأْيُ بِتَحْصِيْنِ الْاَسْرَارِ
رائے کا (فائدہ) رازوں کی سختی کے ساتھ حفاظت کرنے سے وابستہ ہے۔

۱۰۷۴ — اَلْاِذَاعَةُ شِيْمَةُ الْاَغْيَارِ
رازوں کا فاش کرنا اغیار کی خصلت ہے۔

۱۰۷۵ — اِضَاعَةُ الْفُرْصَةِ غُصَّةٌ
فرصت کا ضائع ہوجانا غصہ میں مبتلا ہونے کی وجہ ہے۔

۱۰۷۶ — اَوْقَاتُ السُّرُوْرِ خُلْسَةٌ
اوقاتِ سرور لمحاتی ہوتے ہیں۔

۱۰۷۷ — اَلْغَالِبُ بِالشَّرِّ مَغْلُوْبٌ
شر اور بدی کے ذریعہ غالب آنے والا درحقیقت مغلوب ہے۔

۱۰۷۸ —— اَلْمُحَارِبُ لِلْحَقِّ مَحْرُوبٌ
حق سے لڑنے والا جنگ کا ہدف ہے۔

۱۰۷۹ —— اَلْقَلْبُ مُصْحَفُ الْفِكْرِ
دل صحیفۂ فکر ہے۔

۱۰۸۰ —— اَلنِّعَمُ تَدُومُ بِالشُّكْرِ
نعمتیں شکر کی وجہ سے دائمی اور پائندہ رہتی ہیں۔

۱۰۸۱ —— اَلْوِلَايَاتُ مَضَامِيرُ الرِّجَالِ
حکومت و انتظام مردوں کے لیے میدانِ آزمائش ہے۔

۱۰۸۲ —— اَلْاَعْمَالُ تَسْتَقِيمُ بِالْعُمَّالِ
اعمال (امور) کی درستگی اور استقامت کارکنوں (انتظامیہ) سے وابستہ ہے۔

۱۰۸۳ —— اَلْيَاسُ يُعِزُّ الْاَسِيرَ
(مخلوق سے) ناامیدی اسیرِ (دنیا) کے لیے باعثِ عزت ہے۔

۱۰۸۴ —— اَلطَّمَعُ يُذِلُّ الْاَمِيْرَ

لالچ فرمانروا کو (بھی) ذلیل کر دیتی ہے۔

۱۰۸۵ —— اَلسَّخَاءُ يُكْسِبُ الْحَمْدَ

سخاوت مدح وستائش کو حاصل کرتی ہے۔

۱۰۸۶ —— اَلْعَفْوُ يُوْجِبُ الْمَجْدَ

عفو و درگزر کا لازمی نتیجہ مجد و بزرگی ہے۔

۱۰۸۷ —— اَلْاِمَامَةُ نِظَامُ الْاُمَّةِ

امامت درحقیقت نظامِ امت ہے۔

۱۰۸۸ —— اَلطَّاعَةُ تَعْظِيْمُ الْاِمَامَةِ

اطاعت درحقیقت تعظیمِ امامت ہے۔

۱۰۸۹ —— اَلدُّنْيَا دَارُ الْمِحْنَةِ

دنیا رنج و محن کا گھر ہے۔

۱۰۹۰ —— اَلْهَوٰى مَطِيَّةُ الْفِتْنَةِ

خواہشِ نفس فتنے کی سواری ہے۔

۱۰۹۱ — اَلْعَفْوُ اَحْسَنُ الْاِنْتِصَارِ
عفو و درگزر سب سے بڑا انتقام ہے۔

۱۰۹۲ — اَلْبَاطِلُ يَزِلُّ بِرَاكِبِهٖ
باطل اپنے سوار کو گرا دیتا ہے۔

۱۰۹۳ — اَلظُّلْمُ يُرْدِي صَاحِبَهٗ
ستم اپنے کرنے والے کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۱۰۹۴ — اَلْكَرَمُ حُسْنُ الْاِصْطِبَارِ
کرم صبر کرنے کے بہترین طریقہ میں پایا جاتا ہے۔

۱۰۹۵ — اَلْحَزْمُ شِدَّةُ الْاِسْتِظْهَارِ
دُور اندیشی پشت پناہی کو مضبوط کر دیتی ہے۔

۱۰۹۶ — اَلتَّجْرِبَةُ تُثْمِرُ الْاِعْتِبَارَ
تجربے کا (شجر) عبرت کے ثمر عطا کرتا ہے۔

۱۰۹۷ — اَلْعِزُّ اِدْرَاكُ الْاِنْتِصَارِ
عزت انتقام کو اپنے ہاتھ میں محفوظ رکھنے میں ہے۔

۱۰۹۸ — اَلْقَنَاعَةُ رَأْسُ الْغِنٰی
قناعت سرِ تونگری ہے۔

۱۰۹۹ — اَلْوَرَعُ اَسَاسُ التَّقْوٰی
پرہیزگاری تقویٰ کے لیے بنیاد ہے۔

۱۱۰۰ — اَلْحِرْصُ یُزْرِیْ بِالْمُرُوَّةِ
حرص مروّت و مردانگی کو عیب دار کر دیتی ہے۔

۱۱۰۱ — اَلْمَلَلُ یُفْسِدُ الْاُخُوَّةَ
دل دُکھانا اخوت کو فاسد کر دیتا ہے۔

۱۱۰۲ — اَلْعُزْلَةُ حُسْنُ التَّقْوٰی
گوشہ نشینی حسنِ تقویٰ ہے۔

۱۱۰۳ — اَلدُّنْیَا غَنِیْمَةُ الْحَمْقٰی
دنیا کم عقلوں کا مالِ غنیمت ہے۔

۱۱۰۴ — اَلْحَلِیْمُ مَنِ احْتَمَلَ اِخْوَانَهٗ
حلیم وہ ہے جو اپنے بھائی بندوں کو برداشت کرتا رہتا ہے۔

۱۱۰۵ — اَلْکَاظِمُ مَنْ اَمَاتَ اَضْغَانَهٗ

کاظم (غصّے کو کچلنے والا) وہ ہے جو اپنے کینے کو مار ڈالتا ہے۔

۱۱۰۶ — اَلْعَاقِلُ مَنْ اَحْرَزَ اَمْرَهٗ

عاقل وہ ہے جو اپنے امور کی خود حفاظت کرتا ہے۔

۱۱۰۷ — اَلْجَاهِلُ مَنْ جَهِلَ قَدْرَهٗ

جاہل وہ ہے جو اپنی قدر و قیمت نہیں جانتا۔

۱۱۰۸ — اَلصِّدْقُ صَلَاحُ كُلِّ شَيْءٍ

سچائی ہر شے کے لیے خوبی ہے۔

۱۱۰۹ — اَلْكِذْبُ فَسَادُ كُلِّ شَيْءٍ

جھوٹ ہر شے کے لیے فساد ہے۔

۱۱۱۰ — اَلْمَوْتُ يَاْتِيْ عَلٰى كُلِّ حَيٍّ

موت کا گزر ہر ذی حیات پر ہے۔

۱۱۱۱ — اَلصِّدْقُ يُنْجِيْكَ وَاِنْ خِفْتَهٗ

سچائی تجھے نجات دے گی اگرچہ کہ تو اس سے ڈرتا ہی کیوں نہ ہو۔

۱۱۱۲ —— اَلْكِذْبُ يُرْدِيكَ وَاِنْ اٰمَنْتَهُ

جھوٹ تجھے ہلاک کر دے گا اگرچہ کہ تو اس سے کتنا مطمئن کیوں نہ ہو۔

۱۱۱۳ —— اَلتَّزَهُّدُ يُؤَدِّيْ اِلَى الزُّهْدِ

زہد کی طرف میلان زہد تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۱۱۴ —— اَلْاِعْتِبَارُ يَقُوْدُ اِلَى الرُّشْدِ

عبرت حاصل کرنا راہِ رشد کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۱۱۵ —— اَلسَّعَادَةُ مَا اَفْضَتْ اِلَى الْفَوْزِ

نیک بختی وہ ہے جو کامیابی کی طرف لے جائے۔

۱۱۱۶ —— اَلْقَنَاعَةُ تُؤَدِّيْ اِلَى الْعِزِّ

قناعت انسان کو عزت کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۱۱۷ —— اَلْعَالِمُ حَيٌّ وَاِنْ كَانَ مَيِّتاً

صاحبِ علم زندہ ہے اگرچہ کہ وہ مر گیا ہو۔

۱۱۱۸ —— اَلْجَاهِلُ مَيِّتٌ وَاِنْ كَانَ حَيّاً

جاہل مردہ ہے اگرچہ کہ وہ زندہ ہو۔

۱۱۱۹ —— اَلْمَوَاعِظُ كَهْفٌ لِمَنْ وَعَاهَا

مواعظ اس کے لیے ایک حصار ہیں جس نے انھیں یاد رکھا

۱۱۲۰ —— اَلْاَمَانَةُ فَوْزٌ لِمَنْ رَعَاهَا

امانت اس کے لیے کامیابی ہے جس نے اس کی رعایت کی

۱۱۲۱ —— اَلتَّقْوٰى حِرْزٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا

تقویٰ اس کے لیے حصار ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

۱۱۲۲ —— اَلشَّرَهُ جَامِعٌ لِمَسَاوِي الْعُيُوبِ

غلبۂ حرص عیبوں کی برائی جمع کر دیتی ہے۔

۱۱۲۳ —— اَلْاِنْصَافُ يَأْلِفُ الْقُلُوبَ

انصاف دلوں کی الفت ہے۔

۱۱۲۴ —— اَلْحِرْصُ مُوقِعٌ فِي كَثِيرِ الْعُيُوبِ

حرص انسان کو کثیر عیبوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

۱۱۲۵ —— اَلْكِبْرُ مَصِيدَةُ اِبْلِيسَ الْعُظْمٰى

تکبر شیطان کا سب سے بڑا پھندا ہے۔

۱۱۲۶ — الحسد مقنصة ابلیس الکبری
حسد شیطان کا سب سے بڑا شکار کا ہتھیار ہے۔

۱۱۲۷ — الوعد مرض والبرء انجازه
وعدہ ایک مرض ہے جس کی صحت اس کے پورا کرنے میں ہے۔

۱۱۲۸ — الإحسان ذخر والکریم من حازه
احسان ایک ذخیرہ ہے اور کریم وہ ہے جو اسے جمع کرے۔

۱۱۲۹ — الإرتقاء إلی الفضائل صعب منج
فضائل کی طرف ارتقاء ایک نجات دینے والا مشکل کام ہے۔

۱۱۳۰ — الإنحطاط إلی الرذائل سهل مرد
رذائل کی طرف انحطاط ایک آسان اور ہلاکت میں ڈالنے والا کام ہے۔

۱۱۳۱ — المحسن من صدق أقواله أفعاله
محسن وہ ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی تصدیق کرتے ہوں۔

۱۱۳۲ —— اَلْكَيِّسُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ وَاَخْلَصَ اَعْمَالَهُ

ہوشیار وہ ہے جس نے اپنے نفس کی معرفت حاصل کی اور اپنے عمل کو خالص کیا۔

۱۱۳۳ —— اِظْهَارُ الْغِنٰى مِنَ الشُّكْرِ

اظہارِ تونگری شکر کا (ایک) حصّہ ہے۔

۱۱۳۴ —— اِظْهَارُ التَّبَاؤُسِ يَجْلِبُ الْفَقْرَ

اظہارِ پریشانی غربت کو دعوت دیتی ہے۔

۱۱۳۵ —— اَلْمُعِيْنُ عَلَى الطَّاعَةِ خَيْرُ الْاَصْحَابِ

(اللہ کی) فرمانبرداری میں مدد کرنے والا بہترین ساتھی ہے۔

۱۱۳۶ —— اَلْفُرَصُ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ

فرصت اس طرح گزر جاتی ہے جس طرح بادل گزر جاتا ہے۔

۱۱۳۷ —— اَلْغِيْبَةُ قُوْتُ كِلَابِ النَّارِ

غیبت جہنم کے کتّوں کی غذا ہے۔

۱۱۳۸ ——— اَلاَمَلُ خَادِعٌ غَارٌّ ضَارٌّ

اُمید مکر کرنے والی، فریب دینے والی اور ضرر پہنچانے والی ہے۔

۱۱۳۹ ——— اِخْفَاءُ الْفَاقَةِ وَالْاَمْرَاضِ مِنَ الْمُرُوَّةِ

بھوک اور مرض کا چھپانا مردانگی ہے۔

۱۱۴۰ ——— اَلتَّفَكُّرُ فِي آلَاءِ اللّٰهِ نِعْمَ الْعِبَادَةُ

اللہ کی بخششوں میں فکر کرنا کتنی اچھی عبادت ہے۔

۱۱۴۱ ——— اَلْاِيْثَارُ اَفْضَلُ عِبَادَةٍ وَاَجَلُّ سِيَادَةٍ

ایثار افضل عبادت اور سب سے عالی مرتبت بزرگی ہے۔

۱۱۴۲ ——— اَلْوَاحِدُ مِنَ الْاَعْدَاءِ كَثِيْرٌ

دشمن ایک بھی بہت ہوتا ہے۔

۱۱۴۳ ——— اَلْمُلْكُ الْمُنْتَقِلُ الزَّائِلُ حَقِيْرٌ يَسِيْرٌ

بادشاہی جو کہ منتقل و زائل ہوتی ہے بہت ہی حقیر اور چھوٹی چیز ہے۔

۱۱۴۴ —— اَلصَّدِيقُ مَنْ صَدَقَ غَيْبُهُ
دوست وہ ہے جس کا نہان (باطن) سچّا ہے۔

۱۱۴۵ —— الْمَنْقُوصُ مَسْتُورٌ عَنْهُ عَيْبُهُ
کمی اس میں ہے جس کے عیب اس سے پوشیدہ ہیں۔

۱۱۴۶ —— الْقُدْرَةُ تُظْهِرُ مَحْمُودَ الْخِصَالِ
طاقت اور قدرت ہیں انسان کی پسندیدہ
وَمَذْمُومَهَا
اور ناپسندیدہ خصلتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۱۴۷ —— الْغِنٰى وَالْفَقْرُ يَكْشِفَانِ جَوَاهِرَ
تونگری اور غربت ہیں مَردوں کے جوہر
الرِّجَالِ وَاَوْصَافَهَا
اور اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔

۱۱۴۸ —— الْمَالُ يُبْدِي جَوَاهِرَ الرِّجَالِ وَخَلَائِقَهَا
پیسے سے مَردوں کے جوہر اور ان کی
طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔

۱۱۴۹ —— اَلنِّفَاقُ مَبْنِيٌّ عَلَى الْمَيْنِ
نفاق وہ ہے جس کی بنیاد جھوٹ ہے۔

۱۱۵۰ —— اَلْبَغْيُ سَائِقٌ إِلَى الْحَيْنِ
بغاوت انسان کو ہلاکت و محنت کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۱۵۱ —— اَلْفَقْدُ الْمُمْرِضُ فَقْدُ الْاَحْبَابِ
دوستوں کا فقدان مریض بنا دینے والا فقدان ہے۔

۱۱۵۲ —— اَلثَّوَابُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
اللہ سبحانہٗ و تعالٰے کے نزدیک ثواب
عَلٰى قَدْرِ الْمُصَابِ
بقدرِ مصیبت ہے۔

۱۱۵۳ —— اَلسُّكُوْتُ عَلَى الْاَحْمَقِ اَفْضَلُ جَوَابِهٖ
احمق کے سامنے خاموشی سب سے بہترین
جواب ہے۔

۱۱۵۴ —— اَلتَّعْرِيْضُ لِلْعَاقِلِ اَشَدُّ عِتَابِهٖ
عقلمند کے لیے اشارہ وکنایہ ہی سب سے بڑی ملامت ہے۔

۱۱۵۵ —— اَلْجَاهِلُ کَزَلَّۃِ الْعَالِمِ صَوَابُہٗ

جاہل کی درستگی عالم کی لغزش کی مانند ہے۔

۱۱۵۶ —— اَلتَّوحِیدُ اَنْ لَا تَتَوَهَّمَ

توحید یہ ہے کہ کسی واہمہ میں مبتلا نہ ہو۔

۱۱۵۷ —— اَلتَّسْلِیمُ اَنْ لَا تَتَّهِمَ

تسلیم یہ ہے کہ پھر کوئی تہمت (اللہ پر) نہ لگاؤ۔

۱۱۵۸ —— اَلْمَکْرُ بِمَنِ ائْتَمَنَكَ كُفْرٌ

جس نے تجھے امین قرار دیا اس کے ساتھ مکر کفر ہے۔

۱۱۵۹ —— إِذَاعَةُ سِرٍّ أُودِعْتَهُ غَدْرٌ

وہ راز جو تجھے ودیعت کیا گیا تھا اس کا فاش کرنا غدّاری ہے۔

۱۱۶۰ —— اَلشَّرَهُ اُسُّ كُلِّ شَرٍّ

غلبۂ حرص ہر شر کی بنیاد ہے۔

۱۱۶۱ —— اَلْعِفَّةُ رَأْسُ كُلِّ خَيْرٍ

پاک دامنی ہر نیکی کا سر ہے۔

۱۱۶۲ —— اَلْمَوَاعِظُ شِفَاءٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا

مواعظ اس کے لیے شفا ہیں جو ان پر عمل کرے۔

۱۱۶۳ —— اَلْاَمَانَۃُ فَضِیْلَۃٌ لِمَنْ اَدَّاھَا

امانت اس کے لیے فضیلت ہے جو اسے ادا کرے۔

۱۱۶۴ —— اَلسَّامِعُ لِلْغِیْبَۃِ کَالْمُغْتَابِ

غیبت کا سننے والا غیبت کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۱۶۵ —— اَلْمُصِیْبَۃُ بِالصَّبْرِ اَعْظَمُ الْمُصَابِ

مصیبت میں صبر (کا دامن) چھوٹنا سب سے بڑی مصیبت ہے۔

۱۱۶۶ —— اَلدَّھْرُ مُوَکَّلٌ بِتَشَتُّتِ الْاُلَّافِ

دہر باہم الفت کرنے والوں کو بکھیرنے کے لیے وکیل مقرر کیا گیا ہے۔

۱۱۶۷ —— اَلْاُمُوْرُ الْمُنْتَظِمَۃُ یُفْسِدُھَا الْخِلَافُ

امور ایک نظم میں (ہیں) مگر انھیں مخالفت فاسد کر دیتی ہے۔

۱۱۶۸ — اَلتَّجَمُّلُ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِیْنَ
تجمّل مومنین کے اخلاق میں شامل ہے۔

۱۱۶۹ — اَلتَّكَلُّفُ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ
تکلف منافقین کے اخلاق کی نشانی ہے۔

۱۱۷۰ — اَلْجَدَلُ فِی الدِّیْنِ یُفْسِدُ الْیَقِیْنَ
دین میں جنگ وجدل یقین کو فاسد کر دیتا ہے۔

۱۱۷۱ — اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ مَا یُحْسِنُوْنَ
انسان اپنے حسنِ عمل کے فرزند ہیں۔

۱۱۷۲ — اَلصَّاحِبُ كَالرُّقْعَةِ فَاتَّخِذْهُ مُشَاكِلاً
ساتھی تعویذ کی مانند ہوتا ہے پس لازمی طور پر اپنا جیسا منتخب کر۔

۱۱۷۳ — اَلرَّفِیْقُ كَالصَّدِیْقِ فَاخْتَرْهُ مُوَافِقاً
رفیق بمنزلہ دوست ہے پس اپنے موافقِ فکر اختیار کر۔

۱۱۷۴ — اَلْكِذْبُ تُؤَدِّیْ اِلَی النِّفَاقِ
جھوٹ نفاق تک لے جاتا ہے۔

۱۱۷۵ — اَلشَّرَہُ مِنْ مَسَاوِی الْاَخْلَاقِ
غلبۂ حرص برُے اخلاق میں شامل ہے۔

۱۱۷۶ — اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ حُمْقٌ
آدمی کا اپنے نفس سے دھوکا کھانا حماقت ہے۔

۱۱۷۷ — اَلْاِفْرَاطُ فِي الْمَزْحِ خُرْقٌ
مذاق میں زیادتی کمینہ پن ہے۔

۱۱۷۸ — اَلْحِلْمُ نُوْرٌ جَوْهَرُهُ الْعَقْلُ
حلم ایک نور ہے جس کا جوہر عقل ہے۔

۱۱۷۹ — اَلسَّخَاءُ عُنْوَانُ الْمُرُوَّةِ وَالنُّبْلِ
سخاوت آدمیت اور بڑے پن کا عنوان ہے۔

۱۱۸۰ — اَلصَّوَابُ مِنْ فُرُوْعِ الرَّوِيَّةِ
فکر و تامل کی ایک شاخ درستگی ہے۔

۱۱۸۱ — اَلْمُرُوَّةُ مِنْ كُلِّ خَنَاءٍ عَرِيَّةٌ بَرِيَّةٌ
آدمیت و انسانیت ہر فحش و دشنام سے عاری اور بری ہے۔

۱۱۸۲ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ وَعَظَتْهُ التَّجَارِبُ
عقلمند وہ ہے جسے تجربات سکھا دیتے ہیں۔

۱۱۸۳ —— اَلْجَاهِلُ مَنْ خَدَعَتْهُ الْمَطَالِبُ
جاہل وہ ہے کہ جس کو اس کے مقاصد دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔

۱۱۸۴ —— اَلسُّلْطَانُ الْجَائِرُ يُخِيفُ الْبَرِيَّ
سلطانِ جابر بے گناہ کو (بھی) خوف میں مبتلا رکھتا ہے۔

۱۱۸۵ —— اَلْاَمِيرُ السُّوْءُ يَصْطَنِعُ الْبَذِيَّ
بُرا فرمانروا فحش گوؤں کی پرورش کرتا ہے

۱۱۸۶ —— اَلْجَمَالُ الظَّاهِرُ حُسْنُ الصُّوْرَةِ،
ظاہری جمال صورت کا حسن، اور

اَلْجَمَالُ الْبَاطِنُ حُسْنُ السَّرِيْرَةِ
باطنی جمال سیرت کا حسن ہے۔

۱۱۸۷ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ اَمَاتَ شَهْوَتَهُ
عقلمند وہ ہے جس نے اپنی (ناروا جسمانی خواہشوں کو مار دیا ہے۔

۱۱۸۸ —— اَلْقَوِیُّ مَنْ قَمَعَ لَذَّتَہٗ

قدرت والا وہ ہے جس نے اپنی لذتوں کو کچل دیا ہے۔

۱۱۸۹ —— اَلنِّفَاقُ مِنْ اَثَافِی الذُّلِّ

نفاق ذلت کی دیگ کے نیچے رکھے جانے والا ایک پتھر ہے۔

۱۱۹۰ —— اَلْحُمْقُ مِنْ ثِمَارِ الْجَھْلِ

حماقت جہالت کا ثمر ہے۔

۱۱۹۱ —— اَلْجَزَعُ اَتْعَبُ مِنَ الصَّبْرِ

نالہ وزاری صبر سے زیادہ مشکل تر ہے (نتیجہ میں)

۱۱۹۲ —— اَلْخَیْرُ اَسْھَلُ مِنْ فِعْلِ الشَّرِّ

نیکی کا کام بدی کے کام کرنے سے آسان تر ہے۔
(معاشرتی اور سماجی اعتبار سے)

۱۱۹۳ —— اَلْاِشْتِغَالُ بِالْفَائِتِ یُضَیِّعُ الْوَقْتَ

فوت ہو جانے والی چیز میں مشغول رہنا وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۱۹۴ —— اَلرَّغْبَةُ فِی الدُّنْیَا تُوْجِبُ الْمَقْتَ

دنیا کی طرف رغبت باعث ناراضگی (رب) ہے۔

۱۱۹۵ — اَلْمَشِيْبُ رَسُوْلُ الْمَوْتِ

بڑھاپا موت کا قاصد ہے۔

۱۱۹۶ — اَلْمُجَرَّبُ اَحْكَمُ مِنَ الطَّبِيْبِ

تجربہ شدہ (نسخہ) طبیب سے زیادہ محکم ہوتا ہے۔

۱۱۹۷ — اَلْغَرِيْبُ مَنْ لَيْسَ لَهُ حَبِيْبٌ

غریب وہ ہے جس کا کوئی حبیب نہ ہو۔

۱۱۹۸ — اَلدُّنْيَا كَيَوْمٍ مَضٰى وَشَهْرٍ اِنْقَضٰى

دنیا گزرے ہوئے دن یا گزرنے والے مہینے کی مانند ہے۔

۱۱۹۹ — اَلدُّنْيَا دَارُ الْغُرَبَاءِ وَمَوْطِنُ الْاَشْقِيَاءِ

دنیا غریبوں کا گھر اور بدبختوں کا وطن ہے۔

۱۲۰۰ — اَلْمُسْتَشِيْرُ مُتَحَصِّنٌ مِنَ السَّقَطِ

مشورہ کرنے والا ٹھوکر کھانے سے پناہ میں ہے۔

۱۲۰۱ — اَلْمُسْتَبِدُّ مُتَهَوِّرٌ فِي الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ

خودرائی کرنے والا خطا اور غلطی میں اچانک گرفتار ہوسکتا ہے۔

۱۲۰۲ — اِطِّرَاحُ الْكُلَفِ اَشْرَفُ قِنْيَةٍ
دنیاوی (زندگی کی) تکلیفوں سے باز رہنا
شریف ترین ذخیرہ ہے۔

۱۲۰۳ — اَلْوَلَهُ بِالدُّنْيَا اَعْظَمُ فِتْنَةٍ
دنیا کی فریفتگی عظیم ترین فتنہ ہے۔

۱۲۰۴ — اَلنَّدَمُ عَلَى الْخَطِيْئَةِ اِسْتِغْفَارٌ
خطا پر ندامت استغفار ہے۔

۱۲۰۵ — اَلْمُعَاوَدَةُ اِلَى الذَّنْبِ اِصْرَارٌ
گناہ کا دوبارہ ارتکاب اصرار ہے۔

۱۲۰۶ — اَلرَّائُ كَثِيْرٌ وَالْحَزْمُ قَلِيْلٌ
رائے کی کثرت ہے اور احتیاط کی قلت ہے۔

۱۲۰۷ — اَلْبَرِيْءُ صَحِيْحٌ وَالْمُرِيْبُ عَلِيْلٌ
پاک دامن تندرست ہے جب کہ شک
کرنے والا بیمار ہے۔

۱۲۰۸ —— اَلحقُ اَحقُ اَن یُتبَعَ

حق اس بات کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

۱۲۰۹ —— اَلوعظُ النَّافِعُ مَاردَعَ

نفع بخش وعظ وہ ہے جو ارتکاب (جرم) سے روک دے۔

۱۲۱۰ —— المستشیرُ علیٰ طرفِ النَّجاحِ

مشورہ کرنے والا کامیابی کے کنارے پر ہے۔

۱۲۱۱ —— المستدرِکُ علیٰ شَفا صَلاحٍ

تدارک کرنے والا درستگی کے کنارے پر ہے۔

۱۲۱۲ —— اَللِّسانُ سبعٌ اِن اطلقتہُ عقرَ

زبان ایک درندہ ہے اگر تو نے اس کو آزاد کیا تو زخمی کردے گا۔

۱۲۱۳ —— اَلغضبُ شرٌّ اِن اطعتہُ دمّرَ

غضب وہ بدی ہے کہ اگر تو اس کی اطاعت کرے گا تو وہ برباد کردے گی۔

۱۲۱۴ —— اَلبغی اعجل شیءٍ عقوبةً
سرکشی سب سے زیادہ جلد سزا لانے والی شے ہے۔

۱۲۱۵ —— اَلبرّ اعجل شیءٍ مثوبةً
خود کو محروم رکھ کے دوسرے کو عطا کرنا سب
سے جلدی ملنے والا ثواب ہے۔

۱۲۱۶ —— اَلعِلم کثیرٌ والعمل قلیلٌ
علم کثرت سے ہے اور عمل بہت قلت سے ہے۔

۱۲۱۷ —— اَلدّین ذخرٌ والعِلم دلیلٌ
دین ذخیرہ ہے علم رہنما ہے۔

۱۲۱۸ —— اَلکریم یشکر القلیلَ،
کریم قلیل کا شکر گزار ہوتا ہے،
وَاللّئیم یکفر الجزیلَ
اور کمین بہت زیادہ کا بھی کفران کرتا ہے۔

۱۲۱۹ —— اَلدّولة کما تقبل تدبرُ
دولت جس طرح رخ کرتی ہے اسی طرح پیٹھ بھی دکھاتی ہے۔

۱۲۲۰ — اَلدُّنیَا کَمَا تَجْبُرُ تَکْسِرُ
دنیا جس طرح جبر کرتی ہے اسی طرح ٹوٹ بھی جاتی ہے۔

۱۲۲۱ — اَلْعَجُوْلُ مُخْطِیٌٔ وَّاِنْ مَلَكَ
عجلت کرنے والا خطا کرکے ہی رہتا ہے اگرچہ کہ وہ کتنا ہی ملکہ بھی رکھتا ہو۔

۱۲۲۲ — اَلْمُتَانِیْ مُصِیْبٌ وَّاِنْ هَلَكَ
غور و فکر سے کام لینے والا درست ہوتا ہے اگرچہ کہ وہ کتنا ہی ہلاکت میں مبتلا ہو۔

۱۲۲۳ — اَمَارَاتُ الدُّوَلِ اِنْشَاءُ الْحِیَلِ
حکومتوں کی سربراہی مکر و فریب کی انشا پردازی ہے۔

۱۲۲۴ — اَمَارَاتُ السَّعَادَةِ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ
سعادت کا نشان اخلاصِ عمل ہے۔

۱۲۲۵ — اِصْطِنَاعُ الْعَاقِلِ اَحْسَنُ فَضِیْلَةٍ
عقلمند کی نیکی بہترین فضیلت ہے۔

۱۲۲۶ — اِصْطِنَاعُ اللَّئِیْمِ اَقْبَحُ رَذِیْلَةٍ
کمینے کی نیکی بدترین رذالت ہے۔

۱۲۲۷ —— اَلعِلمُ کَنزٌ عَظِیمٌ لَا یَفنٰی
علم وہ عظیم خزانہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا ہے۔

۱۲۲۸ —— اَلعَقلُ ثَوبٌ جَدِیدٌ لَا یَبلٰی
عقل وہ جدید لباس ہے جو کبھی میلا نہیں ہوتا۔

۱۲۲۹ —— اَلاَحمَقُ لَا یُحسِنُ بِالھَوَانِ
احمق توہین کے باوجود نیکی اختیار نہیں کرتا۔

۱۲۳۰ —— اَلجَزَاءُ عَلَی الاِحسَانِ بِالاِسَائَۃِ
ان کی جزا بدی کے ساتھ دینا
کُفرَانٌ۔
کفرانِ نعمت ہے۔

۱۲۳۱ —— اَلعَالِمُ مَن عَرَفَ قَدرَہٗ
عالم وہ ہے جس نے اپنی قدر (قیمت)
پہچان لی ہے۔

۱۲۳۲ —— اَلجَاھِلُ مَن جَھِلَ اَمرَہٗ۔
جاہل وہ ہے جو اپنے معاملات سے بھی غافل ہے۔

۱۲۳۳ —— اَلْعَاقِلُ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَمَلِهٖ،
عقلمند اپنے عمل پر بھروسہ کرتا ہے،
اَلْجَاهِلُ يَعْتَمِدُ عَلٰى اَمَلِهٖ
جاہل اپنی امیدوں پر اعتماد رکھتا ہے۔

۱۲۳۴ —— اَلْعَالِمُ يَنْظُرُ بِقَلْبِهٖ وَخَاطِرِهٖ،
عالم اپنے دل اور اپنی توجہات سے دیکھتا ہے،
اَلْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِهٖ وَنَاظِرِهٖ
جاہل اپنی آنکھوں اور اپنی نظر سے دیکھتا ہے۔

۱۲۳۵ —— اَلشَّكُّ يُطْفِئُ نُوْرَ الْقَلْبِ
شک دل کے نور کو بجھا دیتا ہے۔

۱۲۳۶ —— اَلطَّاعَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ
اطاعت اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

۱۲۳۷ —— اَلْاِيْمَانُ بَرِئٌ مِنَ النِّفَاقِ
ایمان نفاق سے بیزار رہتا ہے۔

۱۲۳۸ —— اَلْمُؤْمِنُ مُنَزَّهٌ عَنِ الزَّيْغِ وَالشِّقَاقِ
مومن دل کے میل اور دشمنی سے پاک و پاکیزہ رہتا ہے۔

۱۲۳۹ —— اَلصَّادِقُ عَلٰى شَرَفِ مَنْجَاةٍ وَكَرَامَةٍ
سچ بولنے والا نجات اور کرامت کے شرف کی بلندی پر ہے

۱۲۴۰ —— اَلْكَاذِبُ عَلٰى شَفَا مَهْوَاةٍ وَمَهَانَةٍ
جھوٹ بولنے والا گہرے کنوئیں اور توہین کے کنارے پر ہے۔

۱۲۴۱ —— اَلصَّبْرُ اَعْوَنُ شَيْءٍ عَلَى الدَّهْرِ
صبر زمانے کی ناسازگاریوں پر سب سے بڑا مددگار ہے۔

۱۲۴۲ —— اَلْحَزْمُ وَالْفَضِيلَةُ فِي الصَّبْرِ
صبر میں دُور اندیشی اور مرتبہ کی بلندی پائی جاتی ہے۔

۱۲۴۳ —— اَلْعَقْلُ مُنَزَّهٌ عَنِ الْمُنْكَرِ
عقل منکرات سے دور کرنے والی اور
اٰمِرٌ بِالْمَعْرُوفِ
بھلائیوں کا حکم دینے والی ہے۔

۱۲۴۴ —— اَلعَقلُ حَیثُ کَانَ اَلِفٌ مَألُوفٌ

عقل جہاں بھی ہو انس دیتی ہے اور قابلِ الفت ہوتی ہے۔

۱۲۴۵ —— اَلصَّبرُ خَیرُ جُنُودِ المُؤمِنِ

صبر مومن کے لشکروں میں سب سے بہترین (لشکر) ہے۔

۱۲۴۶ —— اَلصِّدقُ اَشرَفُ خَلَائِقِ المُوقِنِ

صداقت صاحبِ یقین کا سب سے شریف ترین خلق ہے۔

۱۲۴۷ —— اَلعَقلُ شَجَرَةٌ ثَمَرُهَا السَّخَاءُ وَالحَیَاءُ

عقل وہ درخت ہے جس کا ثمر سخاوت اور حیا ہے۔

۱۲۴۸ —— اَلدِّینُ شَجَرَةٌ اَصلُهَا التَّسلِیمُ وَالرِّضَا

دین وہ درخت ہے جس کی جڑ تسلیم و رضا ہے۔

۱۲۴۹ —— آلَةُ الرِّیَاسَةِ سَعَةُ الصَّدرِ

سینہ کی وسعت حکومت کرنے کا ایک آلہ ہے۔

۱۲۵۰ —— اَوَّلُ العِبَادَةِ اِنتِظَارُ الفَرَجِ بِالصَّبرِ

صبر کے ساتھ اچھے وقت کا انتظار عبادت کا آغاز ہے۔

۱۲۵۱ —— اَلبخلُ بالموجودِ سوءُ الظنِ بالمعبودِ
حاضر اور موجود میں بخل کرنا معبود کے ساتھ بدگمانی ہے۔

۱۲۵۲ —— اَلزهد ان لا تطلب المفقود حتّٰی یعدم الموجود
موجود کے ختم ہونے تک مفقود (مزید) کا طلب نہ کرنا زہد کہلاتا ہے

۱۲۵۳ —— اَلکریم من بذل احسانہ
کریم اپنے احسان میں تسلسل کا پہلو مدنظر رکھتا ہے۔

۱۲۵۴ —— اللئیم من کثر امتنانہ
کمین وہ ہے جس کا احسان جتانا کثرت سے ہو۔

۱۲۵۵ —— العاقل من بذل نداہ
عاقل وہ ہے جو اپنے (کرم) کی بارش برساتا رہے۔

۱۲۵۶ —— اَلحازم من کفّ اذاہ
دوراندیش وہ ہے جو اپنی اذیت رسانیوں کو قابو کیے ہوئے ہے۔

۱۲۵۷ —— إِخْلَاصُ التَّوْبَةِ يُسْقِطُ الْحَوْبَةَ

توبہ کا اخلاص بُرائیوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

۱۲۵۸ —— إِحْسَانُ النِّيَّةِ يُوجِبُ الْمَثُوبَةَ

احسان کرنے کی نیت ہی سے ثواب واجب ہوجاتا ہے۔

۱۲۵۹ —— اَلْحَصَرُ خَيْرٌ مِنَ الْهَذَرِ

(گفتگو میں) عاجز رہنا چھچھوری گفتگو سے بہتر ہے۔

۱۲۶۰ —— اَلْهَذَرُ مُقَرِّبٌ مِنَ الْغِيَرِ

فضول گفتگو حادثات کو قریب تر کر دیتی ہے۔

۱۲۶۱ —— اَلْحَصَرُ يُضْعِفُ الْحُجَّةَ

ضعفِ کلام حجت کو کمزور کر دیتا ہے۔

۱۲۶۲ —— اَلْهَذَرُ يَأْتِي عَلَى الْمُهْجَةِ

مسخرہ پن کبھی زندگی یا روح پر وبال بن جاتا ہے۔

۱۲۶۳ —— اَلْحَسُودُ غَضْبَانُ عَلَى الْقَدَرِ

حسد کرنے والے دراصل (اللہ کی) قدر (تقدیر) پر غضبناک ہوتے ہیں۔

۱۲۶۴ —— اَلْمُخَاطِرُ مُتَهَجِّمٌ عَلَى الْغَرَرِ
اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنے والا ہی دراصل اپنے آپ کو فریب کاریوں میں دھکیلنے والا ہے۔

۱۲۶۵ —— اَلْغَنِيُّ مَنِ اسْتَغْنٰى بِالْقَنَاعَةِ
غنی وہ ہے کہ جس نے قناعت کے ذریعہ تونگری پائی ہو۔

۱۲۶۶ —— اَلْعَزِيْزُ مَنِ اعْتَزَّ بِالطَّاعَةِ
عزت دار وہ ہے جو اطاعت کے ذریعہ صاحب عزت بنا ہو۔

۱۲۶۷ —— اَلْبَاطِلُ مُوْقِعَةٌ فِي الْاَضَالِيْلِ
باطل امور گمراہی میں پھنسا دیتے ہیں۔

۱۲۶۸ —— اَلْبَخِيْلُ مُتَحَجِّجٌ بِالْمَعَاذِيْرِ
کنجوس عذر خواہی اور وجوہات پیش کرکے
وَالتَّعَالِيْلِ
حجت ڈھونڈتا ہے۔

۱۲۶۹ —— اَلْعَقْلُ زَيْنٌ لِمَنْ رُزِقَهُ
عقل اس کے لیے زینت ہے جس کو یہ رزق عطا کیا گیا ہے۔

۱۲۶۰ — اَلْعِلْمُ رُشْدٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهِ
علم اس کے لیے باعثِ رُشد ہے جو اس پر عمل کرے۔

۱۲۶۱ — اَلْفِكْرُ فِي غَيْرِ الْحِكْمَةِ هَوَسٌ
حکمت کے علاوہ کسی اور چیز کی فکر ہوس ہے۔

۱۲۶۲ — اَلصَّمْتُ بِغَيْرِ تَفَكُّرٍ خَرَسٌ
فکر کے بغیر خاموشی گونگا پن ہے۔

۱۲۶۳ — اَلْخُلُقُ الْمَحْمُودُ مِنْ ثِمَارِ الْعَقْلِ
اخلاقِ محمودہ عقل کا ثمر ہیں

۱۲۶۴ — اَلْخُلُقُ الْمَذْمُومُ مِنْ ثِمَارِ الْجَهْلِ
قابلِ ملامت اخلاق (دراصل) جہالت کا ثمر ہیں

۱۲۶۵ — اَللِّسَانُ مِيزَانُ الْإِنْسَانِ
زبان انسان کے (تولنے کی) میزان ہے۔

۱۲۶۶ — اَلْكِذْبُ شَيْنُ اللِّسَانِ
جھوٹ زبان کے لیے ایک عیب ہے۔

۱۲۷۷ —— اَلْعَاقِلُ مَنِ اتَّعَظَ بِغَيْرِهِ
عقلمند وہ ہے جو نصیحت میں اپنے غیر کا محتاج نہیں ہے۔

۱۲۷۸ —— اَلْجَاهِلُ مَنِ انْخَدَعَ لِهَوَاهُ وَغُرُوْرِهِ
جاہل وہ ہے جس نے اپنی خواہش نفس اور غرور سے دھوکا کھایا ہے۔

۱۲۷۹ —— اَلْمَغْبُوْطُ مَنْ قَوِيَ يَقِيْنُهُ
رشک کیے جانے کے قابل وہ ہے جس کو اپنے یقین نے قوی کر دیا ہو۔

۱۲۸۰ —— اَلْمَغْبُوْنُ مَنْ فَسَدَ دِيْنُهُ
فریب خوردہ وہ ہے جس نے اپنے دین کو فاسد کر دیا ہو۔

۱۲۸۱ —— اَلْمُؤْمِنُ مُنِيْبٌ مُسْتَغْفِرٌ تَوَّابٌ
مومن انابت کرنے والا استغفار کرنے والا اور توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۲۸۲ —— اَلْمُنَافِقُ مَكُوْرٌ مُضِرٌّ مُرْتَابٌ
منافق مکر کرنے والا ضرر پہنچانے والا اور شک کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۲۸۳ —— اَصَابَ مُتَانٍ اَوْكَادَ ،

سوچ سمجھ کر کام کرنے والا منزل یا اس کے نزدیک ہے،

اَخْطَاَ مُسْتَعْجِلٌ اَوْكَادَ

عجلت پسند خطا پر یا خطا کے قریب ہے۔

۱۲۸۴ —— اَلْعَقْلُ فِي الْغُرْبَةِ قُرْبَةٌ

عقل دراصل بے وطنی میں ہم نشینی ہے۔

۱۲۸۵ —— اَلْحُمْقُ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ

وطن میں حماقت دراصل وطن سے دُوری ہے۔

۱۲۸۶ —— اَلسَّعِيدُ مَنْ اَخْلَصَ الطَّاعَةَ

سعادت مند وہ ہے جس نے اپنی اطاعت کو خالص کر لیا ہو۔

۱۲۸۷ —— اَلْغَنِيُّ مَنْ آثَرَ الْقَنَاعَةَ

تونگر وہ ہے جو قناعت پر تکیہ کیے بیٹھا ہو۔

۱۲۸۸ —— اَلدِّينُ يَصُدُّ عَنِ الْمَحَارِمِ

دین انسان کو حرام کاری سے روکتا ہے۔

۱۲۸۹ — اَلْمُرُوَّةُ تَحُثُّ عَلَى الْمَكَارِمِ

مردانگی انسان کو مکارِم (اعلیٰ اخلاق) پر برانگیختہ کرتی ہے۔

۱۲۹۰ — اَلْكَرَمُ تَحَمُّلُ اَعْبَاءِ الْمَغَارِمِ

(اللہ اور بندوں کے) قرضوں کے بوجھ کو اٹھا لینا ایک کرم ہے۔

۱۲۹۱ — اَلنَّصِيحَةُ مِنْ اَخْلَاقِ الْكِرَامِ

نصیحت کرنا کریم لوگوں کے اخلاق میں داخل ہے۔

۱۲۹۲ — اَلْغِشُّ مِنْ اَخْلَاقِ اللِّئَامِ

بناوٹی پن کمینوں کے اخلاق میں شامل ہے۔

۱۲۹۳ — اَلشُّكْرُ تَرْجُمَانُ النِّيَّةِ وَلِسَانُ الطَّوِيَّةِ

شکر نیّت کا ترجمان اور باطن کی زبان ہے۔

۱۲۹۴ — اِخْلَاصُ الْعَمَلِ مِنْ قُوَّةِ الْيَقِينِ وَصَلَاحِ النِّيَّةِ

عمل کا اِخلاص، یقین کی قوت اور نیت کی درستگی کا نتیجہ ہے۔

۱۲۹۵ —— اَلْمَصَائِبُ بِالسَّوِیَّةِ مَقْسُوْمَةٌ
مصیبتیں برابری کے ساتھ خلائق میں تقسیم
بَیْنَ الْبَرِیَّةِ
کی گئی ہیں۔

۱۲۹۶ —— اَلْعَالِمُ الَّذِیْ لَا یَمَلُّ مِنْ
عالم وہ ہے جو علم سیکھنے سے کبھی
تَعَلُّمِ الْعِلْمِ
دل تنگ نہیں ہوتا۔

۱۲۹۷ —— اَلْحَلِیْمُ الَّذِیْ لَا یَشُقُّ عَلَیْهِ
حلیم وہ ہے جس پر حلم کی دشواریاں
مُؤُنَةُ الْحِلْمِ
شاق نہ گزریں۔

۱۲۹۸ —— اَلْمُؤْمِنُ غَرِیْزَتُهُ النُّصْحُ وَ
مومن وہ ہے جس کی خصلت بے کھوٹ اور
سَجِیَّتُهُ الْکَظْمُ
جس کی خو غصے کو کچلنے والی ہو۔

۱۲۹۹ —— اَلْاَیَّامُ تُوضِحُ السَّرَائِرَ الْکَامِنَةَ
(گردشِ ایام) پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرتی رہتی ہے۔

۱۳۰۰ —— اَلْاَعْمَالُ فِی الدُّنْیَا تِجَارَةُ الْاٰخِرَةِ
دنیا کا عمل آخرت کی تجارت ہے۔

۱۳۰۱ —— اَلْفَقْرُ مَعَ الدَّیْنِ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ
غربت میں قرض سُرخ موت ہے (بہت بُری موت)

۱۳۰۲ —— اَلْفَقْرُ مَعَ الدَّیْنِ الشَّقَاءُ الْاَکْبَرُ
غربت میں قرض سب سے بڑی بدبختی ہے۔

۱۳۰۳ —— اَلتَّاَنِّی فِی الْفِعْلِ یُؤْمِنُ الْخَطَلَ
کام کی رفتار میں اعتدال اس کو بگڑنے سے روکتا ہے۔

۱۳۰۴ —— اَلتَّرَوِّی فِی الْقَوْلِ یُؤْمِنُ الزَّلَلَ
سوچ کر کلام کرنا خطا سے بچاتا ہے۔

۱۳۰۵ —— اَلْمُوَاسَاةُ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ
بھائی چارگی رکھنا افضلِ اعمال ہے۔

۱۳۰۶ —— اَلْمُدَارَاةُ اَحْمَدُ الْخِلَالِ
خاطر مدارات کرنا سب سے زیادہ قابل تعریف خصلت ہے۔

۱۳۰۷ —— اَخُو الْعِزِّ مَنْ تَحَلّٰى بِالطَّاعَةِ
عزت کا بھائی وہی ہے جو اطاعتِ (الٰہی) سے آراستہ ہو۔

۱۳۰۸ —— اَخُو الْغِنٰى مَنِ الْتَحَفَ بِالْقَنَاعَةِ
تونگری کا بھائی وہ ہے جو (ردائے) قناعت میں پوشیدہ رہتا ہو۔

۱۳۰۹ —— اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاحَةُ الْعُظْمٰى
دنیا میں زھد اختیار کرنا راحتِ عظمیٰ ہے۔

۱۳۱۰ —— اَلْاِسْتِهْتَارُ بِالنِّسَاءِ شِيْمَةُ النَّوْكٰى
عورتوں کا پرستار ہونا کم عقلوں کی خصلت ہے۔

۱۳۱۱ —— اَلْاِتِّكَالُ عَلَى الْقَضَاءِ اَرْوَحُ
قضائے الٰہی پر اعتماد سب سے بڑی راحت ہے۔

۱۳۱۲ — اَلْاِشْتِغَالُ بِتَهْذِيْبِ النَّفْسِ اَصْلَحُ
نفس کو مہذب بنانے میں مشغول رکھنا سب سے اچھی اصلاح ہے۔

۱۳۱۳ — اَلْعَمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اَرْبَحُ
اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کرنا سب سے سود مند تجارت ہے۔

۱۳۱۴ — اَلرَّجَاءُ لِرَحْمَةِ اللّٰهِ اَنْجَحُ
اللہ کی رحمت سے امید رکھنا سب سے بڑی کامیابی ہے۔

۱۳۱۵ — اَلْحُرُّ حُرٌّ وَاِنْ مَسَّهُ الضُّرُّ،
آزاد سختیوں میں گھر کر بھی آزاد رہتا ہے،
اَلْعَبْدُ عَبْدٌ وَاِنْ سَاعَدَهُ الْقَدَرُ
غلام پھر بھی غلام رہتا ہے اگرچہ کہ اس کی مددگار اللہ کی قدر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۱۶ — اَلْكَرَمُ اِيْثَارُ الْعِرْضِ عَلَى الْمَالِ
عزتِ نفس کو مال پر ترجیح دینا کرم ہے۔

۱۳۱۷ — اَللُّؤمُ اِیثَارُ المَالِ عَلَی الرِّجَالِ
آدمی پر مال کو ترجیح دینا کمینہ پن ہے۔

۱۳۱۸ — اَلعَقلُ رَقِیٌّ اِلٰی عِلِّیِّینَ
عقل انسان کو آسمانِ ہفتم کی بلندی تک لے جاتی ہے۔

۱۳۱۹ — اَلهَوٰی هَوِیٌّ اِلٰی اَسفَلِ سَافِلِینَ
خواہشِ نفس انسان کو اسفلِ سافلین تک گرا دیتی ہے۔

۱۳۲۰ — اَلتَّعَاوُنُ عَلٰی اِقَامَةِ الحَقِّ
قیامِ حق کے لیے تعاون امانت و
اَمَانَةٌ وَدِیَانَةٌ
دیانت ہے۔

۱۳۲۱ — اَلتَّظَافُرُ عَلٰی نَصرِ البَاطِلِ
باطل کی مدد کے لیے یاری و مددگاری
لُؤمٌ وَخِیَانَةٌ
ملامت بھی ہے اور خیانت بھی۔

۱۳۲۲ ــــــ اَلْمَعْرُوْفُ اَنْمٰی زَرْعٍ وَّاَفْضَلُ کَنْزٍ
بھلائی سب سے زیادہ بڑھنے والی زراعت اور افضل و برتر خزانہ ہے۔

۱۳۲۳ ــــــ اَلتَّقْوٰی اَوْفَقُ حِصْنٍ وَّاَوْقٰی حِرْزٍ
تقویٰ سب سے محکم قلعہ اور سب سے طاقتور حصار ہے۔

۱۳۲۴ ــــــ اَلْغِنٰی عَنِ الْمُلُوْكِ اَفْضَلُ مُلْكٍ
اہل حکومت سے بے نیازی سب سے افضل بادشاہی ہے۔

۱۳۲۵ ــــــ اَلْجُرْأَةُ عَلَی السُّلْطَانِ اَعْجَلُ هُلْكٍ
صاحب حکومت سے جرأت اختیار کرنا ہلاکت کو بہت جلد لاتا ہے۔

۱۳۲۶ ــــــ اَلْعَجَلُ قَبْلَ الْاِمْكَانِ يُوْجِبُ الْغُصَّةَ
کسی کام کے وقوع سے پہلے عجلت غصے کا سبب بن جاتی ہے

۱۳۲۷ ــــــ اَلصَّبْرُ عَلَی الْمَضَضِ يُؤَدِّیْ
رنج و مصیبت پر صبر کرنا ثواب و نیکی کے

إلَى إِصَابَةِ الْفُرْصَةِ
(آبِ حیات) تک لے جاتا ہے۔

۱۳۲۸ —— اَلسِّلْمُ عِلَّةُ السَّلَامَةِ وَ
صلح وسلامتی امن وآشتی کا سبب اور
عَلَامَةُ الْإِسْتِقَامَةِ
اور استقامت کا نشان ہے۔

۱۳۲۹ —— اَلْحِلْمُ حِلْيَةُ الْعِلْمِ وَعِلَّةُ السِّلْمِ
بُردباری علم کی زینت اور صلح وآشتی کی علت ہے۔

۱۳۳۰ —— اَلْغَضَبُ عَدُوٌّ فَلَا تُمَلِّكْهُ نَفْسَكَ
غضب دشمن ہے اس کو اپنے نفس کا مالک نہ بننے دے۔

۱۳۳۱ —— اَللُّؤْمُ قَبِيحٌ فَلَا تَجْعَلْهُ لُبْسَكَ
بخیلی بُری ہے پس تو اس کو اپنا لباس نہ بنا۔

۱۳۳۲ —— اَلْجَهْلُ يُزِلُّ الْقَدَمَ وَيُورِثُ النَّدَمَ
جہالت قدموں کو لڑکھڑا دیتی ہے اور
ندامت کو بلا لیتی ہے۔

۱۳۳۳ — اَلْحَیَاءُ تَمَامُ الْکَرَمِ وَاَحْسَنُ الشِّیَمِ
حیا کرم کا پورا ہونا اور خصلت کا سب سے بہترین ہونا ہے۔

۱۳۳۴ — اَلدِّیْنُ لَایُصْلِحُہٗ اِلَّا الْعَقْلُ
دین کی کوئی چیز اصلاح نہیں کرسکتی مگر عقل۔

۱۳۳۵ — اَلرَّعِیَّۃُ لَایُصْلِحُھَا اِلَّا الْعَدْلُ
عوام کی کوئی چیز اصلاح نہیں کرسکتی مگر عدل۔

۱۳۳۶ — اَلصَّمْتُ اٰیَۃُ النُّبْلِ وَثَمْرَۃُ الْعَقْلِ
خاموشی نجابت کا نشان اور عقل کا ثمر ہے۔

۱۳۳۷ — اَلْاِحْسَانُ اِلَی الْمُسِیْئِ اَحْسَنُ الْفَضْلِ
بُرے کے ساتھ احسان سب سے اچھا فضل ہے۔

۱۳۳۸ — اَلتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ رَاْسُ الْعَقْلِ
انسان دوستی (ہی) سرِ عقل ہے۔

۱۳۳۹ — اَلْجِھَادُ عِمَادُ الدِّیْنِ وَمِنْھَاجُ السُّعَدَاءِ
جہاد دین کا ستون اور نیک بختوں کی روشِ راہ ہے۔

۱۳۴۰ —— اَلْمُجَاهِدُوْنَ تُفَتَّحُ لَهُمْ
مجاہد وہ ہیں جن کے لیے آسمان کے
اَبْوَابُ السَّمَآءِ
دروازے کھول دیے گئے ہیں۔

۱۳۴۱ —— اَلْمُتَّقُوْنَ قُلُوْبُهُمْ مَحْزُوْنَةٌ وَ
متقین وہ ہیں جن کے دل غمگین اور
شُرُوْرُهُمْ مَأْمُوْنَةٌ
جن کے شر سے لوگ امن میں ہیں۔

۱۳۴۲ —— اَلْمُؤْمِنُوْنَ خَيْرَاتُهُمْ مَأْمُوْلَةٌ
مومنین وہ ہیں جن سے نیکیوں کی امید رکھی جاتی ہے
وَشُرُوْرُهُمْ مَأْمُوْنَةٌ
اور جن کے شر سے لوگوں کو امان ہے۔

۱۳۴۳ —— اَلْاِيْمَانُ صَبْرٌ فِي الْبَلَاءِ وَ
ایمان بلاؤں میں صبر اور
شُكْرٌ فِي الرَّخَاءِ
آسانی میں شکر کا نام ہے۔

۱۳۴۴ — اَلشُّكْرُ زِينَةُ الرَّخَاءِ وَحِصْنُ النَّعْمَاءِ
شکر آسانیوں کی زینت اور حفظِ نعمت کے لیے ایک قلعہ ہے۔

۱۳۴۵ — اَلْمَغْبُونُ مَنْ بَاعَ جَنَّةً عَلِيَّةً بِمَعْصِيَةٍ دَنِيَّةٍ
فریب خوردہ وہ ہے جس نے بلند جنّت کو پست نافرمانی کے عوض بیچا ہے۔

۱۳۴۶ — اِحْتِمَالُ الدَّنِيَّةِ مِنْ كَرَمِ السَّجِيَّةِ
کمینہ پن کو برداشت کرنا اخلاق کی خوبصورتی میں شامل ہے۔

۱۳۴۷ — اَلْمَوَاعِظُ صِقَالُ النُّفُوسِ وَجِلَاءُ الْقُلُوبِ
مواعظ نفسوں کو صاف کرتے ہیں اور دلوں کو جلا بخشتے ہیں۔

۱۳۴۸ — اَلتَّوْبَةُ تُطَهِّرُ الْقُلُوبَ وَتَغْسِلُ الذُّنُوبَ
توبہ دلوں کو پاک اور گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔

۱۳۴۹ —— اَلْغَضَبُ يُفْسِدُ الْاَلْبَابَ وَ
غیظ وغضب عقلوں کو فاسد اور درست

يُبْعِدُ مِنَ الصَّوَابِ
سوچ سے دور کر دیتا ہے۔

۱۳۵۰ —— اَلْاِعْجَابُ ضِدُّ الصَّوَابِ وَاٰفَةُ
خود بینی درستگی کی ضد اور عقلوں

الْاَلْبَابِ
کی آفت ہے۔

۱۳۵۱ —— اَلْاَمَلُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ وَيُفْنِي الْاَجَلَ
امید عمل کو فاسد اور اجل (عمر کو) فنا کر دیتی ہے۔

۱۳۵۲ —— اَلتَّثَبُّتُ فِي الْقَوْلِ يُؤْمِنُ الْعِثَارَ
گفتگو میں ثابت کلامی ٹھوکر اور لغزش

وَالزَّلَلَ
سے بچاتی ہے۔

۱۳۵۳ —— اِخْوَانُ الدِّيْنِ اَبْقٰى مَوَدَّةً
دینی بھائیوں کی محبت سب سے زیادہ دیرپا ہوتی ہے۔

۱۳۵۴ — اَلصِّدْقُ اَفْضَلُ عُدَّةٍ
سچائی بہترین تیاری ہے۔

۱۳۵۵ — اَخٌ تَسْتَفِيْدُهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَخٍ تَسْتَزِيْدُهٗ
وہ بھائی (دوست) جس سے تو استفادہ کرے بہتر ہے اس بھائی (دوست) سے جسے تو کچھ دے۔

۱۳۵۶ — اِدْمَانُ الشِّبَعِ يُوْرِثُ اَنْوَاعَ الْوَجَعِ
ہمیشہ شکم سیر رہنا مختلف درد پیدا کرتا ہے۔

۱۳۵۷ — اَلشِّبَعُ يُوْرِثُ الْاَشَرَ وَيُفْسِدُ الْوَرَعَ
شکم سیری باعث مستی اور پرہیزگاری کو فاسد کر دیتی ہے۔

۱۳۵۸ — اَسْبَابُ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ وَ
دنیا کے اسباب کاٹ دیے گئے ہیں اور اس کی

عَوَارِيْهَا مُرْتَجِعَةٌ
عاریتہ چیزیں (ہمیشہ) دوسروں کو دے دی گئی ہیں۔

۱۳۵۹ — اِيْثَارُ الدِّعَةِ يَقْطَعُ اَسْبَابَ الْمَنْفَعَةِ
آسائشوں کی ترجیح اسباب منفعت کو کاٹ دیتی ہے۔

۱۳۶۰ — اَلْاِطْرَاءُ يُحْدِثُ الزَّهْوَ وَ
حد سے زیادہ تعریف انسان میں تکبر پیدا کرتی
يُدْنِيْ مِنَ الْغِرَّةِ
ہے اور فریب خوردگی کے قریب کر دیتی ہے۔

۱۳۶۱ — اَلْقَنَاعَةُ وَالطَّاعَةُ تُوْجِبَانِ الْغِنٰى وَالْعِزَّةَ
قناعت اور اطاعت تونگری اور عزت کا لازمی سبب ہیں۔

۱۳۶۲ — اَلْحِرْصُ وَالشَّرَهُ يُكْسِبَانِ الشَّقَاءَ وَالذِّلَّةَ
حرص اور مستی بدبختی اور ذلت کو جنم دیتی ہیں۔

۱۳۶۳ — اَلْحَرِيْصُ اَسِيْرُ مَهَانَةٍ لَا يُفَكُّ اَسْرُهُ
حریص وہ اسیر ذلت ہے کہ جو اپنی قید سے چھوٹ نہیں سکتا۔

۱۳۶۴ — اَلْمُسْتَثْقِلُ النَّائِمُ تُكَذِّبُهُ اَحْلَامُهُ
بھرا پیٹ سونے والے کے خواب جھوٹے ہوتے ہیں۔

۱۳۶۵ — اَلْمُتَجَبِّرُ الظَّالِمُ تُوْبِقُهُ اٰثَامُهُ
جبر اور ظلم کرنے والے کے گناہ خود اس کو
ہلاک کر دیتے ہیں۔

۱۳۶۶ ـــــ الْمُؤْمِنُ مَغْمُومٌ بِفِكْرَتِهِ ضَنِينٌ بِخُلَّتِهِ
مومن اپنی فکر میں غمگین اور دوستی کرنے میں بخیل ہے۔

۱۳۶۷ ـــــ الْفَقْرُ يُخْرِسُ الْفَطِنَ عَنْ حُجَّتِهِ
غربت ذہین انسان کو دلیل دینے سے عاجز کردیتی ہے۔

۱۳۶۸ ـــــ اَلْاَمَانِیُّ تُعْمِی عُیُونَ الْبَصَائِرِ
آرزوئیں بصیرت کی آنکھوں کو اندھا کردیتی ہیں۔

۱۳۶۹ ـــــ الْاَلْسُنُ تُتَرْجِمُ عَمَّا تُجِنُّهُ الضَّمَائِرُ
زبانیں اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں جس کو ضمیر
چھپائے ہوئے ہیں۔

۱۳۷۰ ـــــ اَلذِّکْرُ جَلَاءُ الْبَصَائِرِ وَنُورُ السَّرَائِرِ
(اللہ کی) یاد بصیرت کی جلا اور باطن کا نور ہے۔

۱۳۷۱ ـــــ اَلْحَسَدُ مَرَضٌ لَا یُؤْسٰی
حسد ایک مشکل العلاج مرض ہے۔

۱۳۷۲ ـــــ اَلظُّلْمُ جُرْمٌ لَا یُنْسٰی
ظلم وہ جرم ہے جو بھلایا نہیں جاتا۔

۱۳۷۳ —— اَلنَّمِيمَةُ ذَنْبٌ لَا يُنْسٰى
نکتہ چینی وہ گناہ ہے جو فراموش نہیں کی جاتی۔

۱۳۷۴ —— اَلْمُؤْمِنُ لَيِّنُ الْعَرِيكَةِ سَهْلُ الْخَلِيقَةِ
مومن نرم خو اور ہموار طبیعت ہوتا ہے۔

۱۳۷۵ —— اَلْكَافِرُ شَرِسُ الْخَلِيقَةِ سَيِّئُ الطَّرِيقَةِ
کافر سخت طبیعت اور بد طریقہ ہوتا ہے۔

۱۳۷۶ —— اَلْمُؤْمِنُ لَا يَظْلِمُ وَلَا يَتَأَثَّمُ
مومن نہ تو ظلم کرتا اور نہ ہی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

۱۳۷۷ —— اَلدُّنْيَا حُلُمٌ وَالْاِغْتِرَارُ بِهَا نَدَمٌ
دنیا تو ایک خواب ہے جس پر مغرور ہونا باعث ندامت ہے۔

۱۳۷۸ —— اَلْمُصِيبَةُ بِالدِّينِ اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ
دین پر مصیبت عظیم ترین مصیبت ہے۔

۱۳۷۹ —— اَلظَّنُّ الصَّوَابُ مِنْ شِيَمِ اُولِي الْاَلْبَابِ
خیال کی درستگی صاحبانِ عقل کا خاصہ ہے۔

۱۳۸۰ — اَلْکَفُّ عَمَّا فِی اَیْدِی النَّاسِ عِفَّةٌ وَکِبَرُهِمَّةٍ

لوگوں کے ہاتھوں میں جو ہے اس سے اپنے آپ کو روکنا عفت اور بڑا ہمت والا کام ہے۔

۱۳۸۱ — اَلْفِعْلُ الْجَمِیْلُ یُنْبِئُ عَنْ عُلُوِّ الْهِمَّةِ

کردارِ نیک (فعل جمیل) کی بنیاد بلند ہمتی پر قائم ہے۔

۱۳۸۲ — اَلْکَرِیْمُ مَنْ سَبَقَ نَوَالُهُ سُؤَالَهُ

کریم وہ ہے جس کی عطا سوال سے پہلے ہی ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۳ — اَلْعَاقِلُ مَنْ صَدَّقَ اَقْوَالَهُ اَفْعَالُهُ

عقل مند وہ ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی تصدیق کرتے ہوں۔

۱۳۸۴ — اَلْعَاقِلُ مَنْ وَقَفَ حَیْثُ عَرَفَ

عاقل وہ ہے جو اس مقام پر کھڑا ہوتا ہے جسکو وہ پہچانتا ہے

۱۳۸۵ — اَلْحَازِمُ مَنْ اِطَّرَحَ الْمُؤَنَ وَالْکُلَفَ

دور اندیش اپنے فاضل اخراجات اور تکلفات کو چھوڑ دیتا ہے

۱۳۸۶ —— اَلْحَیَاءُ یَصُدُّ عَنْ فِعْلِ الْقَبِیْحِ
حیا (انسان کو) بُرے فعل سے روک لیتی ہے۔

۱۳۸۷ —— اَلْجَاهِلُ مَنِ اسْتَغَشَّ النَّصِیْحَ
جاہل وہ ہے جو نصیحت کرنے والے کو کھوٹا سمجھتا ہے

۱۳۸۸ —— اَلْفِکْرُ فِی الْخَیْرِ یَدْعُوْ اِلَی الْعَمَلِ بِهٖ
خیر میں فکر کرنا اس پر عمل کرنے کو دعوت دیتا ہے۔

۱۳۸۹ —— اِسْتِفْتَاحُ الشَّرِّ یَحْدُوْ عَلٰی تَجَنُّبِهٖ
شر کے دروازے کو کھولنا دراصل شر سے اجتناب برتنے کو رکوا دیتا ہے۔

۱۳۹۰ —— اَلْمَعْرُوْفُ یُکَدِّرُهٗ تَکْرَارُ الْمَنِّ بِهٖ
بھلائی کا بار بار جتانا اس کو مکدر کر دیتا ہے۔

۱۳۹۱ —— اَلنَّدَمُ عَلَی الذَّنْبِ یَمْنَعُ مِنْ مُعَاوَدَتِهٖ
گناہ پر ندامت اس پر عود کرنے کو روک دیتی ہے

۱۳۹۲ —— اَلْعِلْمُ کُلُّهٗ حُجَّةٌ اِلَّا مَا عُمِلَ بِهٖ
تمام علم (انسان پر) حجت بن جاتا ہے مگر وہ کہ جس پر عمل کیا گیا ہو۔

۱۳۹۳ —— اَلعَمَلُ كُلُّهُ هَبَاءٌ اِلَّا مَا اُخْلِصَ فِيْهِ

عمل سارا غبار بن جاتا ہے مگر وہ کہ جس میں اخلاص پایا جائے۔

۱۳۹۴ —— اَلطَّاعَةُ لِلّٰهِ اَقْوٰى سَبَبٍ

اللہ کے لیے اطاعت سب سے محکم وسیلہ ہے۔

۱۳۹۵ —— اَلمَوَدَّةُ فِي اللّٰهِ اَقْرَبُ نَسَبٍ

اللہ ہی کے لیے محبت سب سے قریبی نسب ہے۔

۱۳۹۶ —— اَلذِّكْرُ هِدَايَةُ العُقُوْلِ وَتَبْصِرَةُ

(اللہ کی) یاد عقلوں کو ہدایت اور نفوس

النُّفُوْسِ

کی بینائی ہے۔

۱۳۹۷ —— اَلغَفْلَةُ ضَلَالُ النُّفُوْسِ وَعُنْوَانُ النُّحُوْسِ

غفلت نفسوں کی گمراہی اور نحوست کا عنوان ہے۔

۱۳۹۸ —— اَلقَانِعُ غَنِيٌّ وَاِنْ جَاعَ وَعَرِيَ

قناعت کرنے والا تونگر ہے اگرچہ کتنا ہی

بھوکا اور برہنہ ہو۔

۱۳۹۹ —— اَلظَّنُّ يُخْطِئُ وَالْيَقِيْنُ يُصِيْبُ وَلَا يُخْطِئُ
گمان خطا کرتا ہے یقین صحیح ہوتا ہے جس میں کوئی خطا نہیں ہوتی۔

۱۴۰۰ —— اَلْحَظُّ يَسْعَىٰ اِلَىٰ مَنْ لَا يَخْطُبُهُ
روزی اس کی طرف بھی تیزی سے جاتی ہے جو اس کو طلب نہیں کرتا۔

۱۴۰۱ —— اَلرِّزْقُ يَطْلُبُ مَنْ لَا يَطْلُبُهُ
رزق اسے تلاش کرتا ہے جو اسے تلاش نہیں کرتا۔

۱۴۰۲ —— اَلْبُخْلُ يُذِلُّ مُصَاحِبَهُ وَيُعِزُّ مُجَانِبَهُ
کنجوسی اپنے صاحب کو ذلیل اور اپنے سے دُور رہنے والے کو عزت دیتی ہے۔

۱۴۰۳ —— اَلْمُؤْمِنُ يُنْصِفُ مَنْ لَا يُنْصِفُهُ
مومن اسکے ساتھ بھی انصاف کرتا ہے جو اسکے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔

۱۴۰۴ —— اَلدُّنْيَا سَمٌّ اٰكِلُهُ مَنْ لَا يَعْرِفُهُ
دنیا زہر ہے اور اس کا کھانے والا وہ ہے جو اس کی پہچان نہیں رکھتا۔

۱۴۰۵ — اَلْمَقَادِیْرُ لَاتُدْفَعُ بِالْقُوَّةِ وَالْمُغَالَبَةِ
تقدیر (الٰہی) قوت اور غلبہ کے ذریعہ ہرگز دفع نہیں کی جاسکتی۔

۱۴۰۶ — اَلْاَرْزَاقُ لَاتُنَالُ بِالْحِرْصِ وَالْمُطَالَبَةِ
رزق حرص کرنے اور مطالبہ کرنے سے نہیں ملتا۔

۱۴۰۷ — اَلْعُزْلَةُ اَفْضَلُ شِیَمِ الْاَکْیَاسِ
گوشہ نشینی ذہین لوگوں کی خصلت ہے۔

۱۴۰۸ — اَلْیَاسُ خَیْرٌ مِنَ التَّضَرُّعِ اِلَی النَّاسِ
یاس وحسرت میں مبتلا رہنا لوگوں کے سامنے گڑگڑانے سے بہت بہتر ہے۔

۱۴۰۹ — اَلْکَرَمُ اَعْطَفُ مِنَ الرَّحِمِ
لطف وکرم میں رشتہ داروں کی مہربانیوں سے بڑھ کر خلوص ہوتا ہے۔

۱۴۱۰ — اَلتَّدْبِیْرُ قَبْلَ الْعَمَلِ یُؤْمِنُ النَّدَمَ
تدبیر قبلِ عمل ندامت سے بچاتی ہے۔

۱۴۱۱ — اَلصَّمْتُ زَيْنُ الْعِلْمِ وَعُنْوَانُ الْحِلْمِ
خاموشی علم کی زینت اور حلم کا عنوان ہے۔

۱۴۱۲ — اَلْاِيْثَارُ اَعْلٰى مَرَاتِبِ الْكَرَمِ وَاَفْضَلُ الشِّيَمِ
ایثار کرم کے اعلیٰ مراتب اور افضل خصلتوں میں ہے۔

۱۴۱۳ — اَلْحِلْمُ نِظَامُ اَمْرِ الْمُؤْمِنِ
حلم مومن کا ناظم الامور ہے۔

۱۴۱۴ — اَلْجَنَّةُ جَزَاءُ كُلِّ مُؤْمِنٍ مُحْسِنٍ
جنت ہر مومن اور محسن کی جزا ہے۔

۱۴۱۵ — اَلْفَقِيْرُ فِي الْوَطَنِ مُمْتَهَنٌ
فقیر اپنے وطن میں (بھی) خوار رہتا ہے۔

۱۴۱۶ — اَلْغِنٰى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ
مالدار کا پردیس (بھی) وطن ہے

۱۴۱۷ — اَلْمَرْاَةُ عَقْرَبٌ حُلْوَةُ اللَّسْعَةِ
عورت وہ بچھو ہے جس کے کاٹنے میں میٹھا پن ہے۔

۱۴۱۸ — اَلْفَقْرُ فِی الْوَطَنِ غُرْبَةٌ
وطن میں غربت بھی بے وطنی ہے۔

۱۴۱۹ — اَلْقُلُوْبُ اَقْفَالٌ مَفَاتِحُهَا السُّؤَالُ
دل (دراصل) قفل ہیں کہ جن کی چابیاں سوالات ہیں۔

۱۴۲۰ — اَلْمَالُ یُفْسِدُ الْمَآلَ وَیُوَسِّعُ الْاٰمَالَ
دولت انجام کو خراب اور امیدوں کو زیادہ کر دیتی ہے۔

۱۴۲۱ — اِعَادَةُ الْاِعْتِذَارِ تَذْکِیْرٌ بِالذَّنْبِ
معذرت کی تکرار گناہوں کو یاد دلاتی ہے۔

۱۴۲۲ — اَلتَّقْرِیْعُ اَشَدُّ مِنْ مَضَضِ الضَّرْبِ
سرزنش چوٹ کی تکلیف سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔

۱۴۲۳ — اَلْوَفَاءُ عُنْوَانُ وُفُوْرِ الدِّیْنِ
وفا کرنا نشانی ہے زیادتیٔ دین کی اور

وَقُوَّةِ الْاَمَانَةِ
قوتِ امانت ہے۔

۱۴۲۴ —— اَلْخِیَانَةُ دَلِیْلٌ عَلٰی قِلَّةِ الْوَرَعِ
خیانت کمی پرہیزگاری اور کمی

وَعَدَمِ الدِّیَانَةِ
دینداری کی دلیل ہے۔

۱۴۲۵ —— اَلْمُؤْمِنُ آلِفٌ مَأْلُوْفٌ مُتَعَطِّفٌ
مومن الفت کرنے والا الفت پانے والا اور مہربانی
کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۴۲۶ —— اَلْمُتَّقِیْ قَانِعٌ مُتَنَزِّهٌ مُتَعَفِّفٌ
متقی قناعت کرنے والا، اجتناب برتنے والا
اور پاکباز ہوتا ہے۔

۱۴۲۷ —— اَلنَّزَاهَةُ مِنْ شِیَمِ النُّفُوْسِ الطَّاهِرَةِ
پاکیزہ پن نفوسِ طاہرہ کی خصلت ہے۔

۱۴۲۸ —— اَلْمَوْتُ اَوَّلُ عَدْلِ الْآخِرَةِ
موت آخرت کی سب سے پہلی عدالت ہے۔

۱۴۲۹ —— اَلْوَرَعُ یَحْجُزُ عَنِ ارْتِکَابِ الْمَحَارِمِ
پرہیزگاری حراموں کے ارتکاب سے روکتی ہے۔

۱۲۳۰ — اَلْعَدْلُ يُرِيحُ الْعَامِلَ بِهٖ مِنْ تَقَلُّدِ الْمَظَالِمِ

عدالت اپنے عمل کرنے والے کو لوگوں کے حقوق گردن میں پڑے رہنے سے راحت دیتی ہے۔

۱۲۳۱ — اَلنِّفَاقُ مِنْ اَثَافِي الذُّلِّ

نفاق ذلت کی دیگ اٹھانے والی اینٹوں میں سے ہے۔

۱۲۳۲ — اَلطَّامِعُ اَبَدًا فِي وَثَاقِ الذُّلِّ

لالچ کرنے والا ہمیشہ لالچ کی بیڑی میں ہے۔

۱۲۳۳ — اَلْمُقِلُّ غَرِيبٌ فِي بَلْدَتِهٖ

قلیل پیسے والا اپنے شہر میں بھی رہ کر اجنبی رہتا ہے۔

۱۲۳۴ — اَلْبَخِيلُ ذَلِيلٌ بَيْنَ اَعِزَّتِهٖ

کنجوس اپنے عزیزوں میں بھی ذلیل رہتا ہے۔

۱۲۳۵ — اَلصَّبْرُ يَنْزِلُ عَلٰى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ

صبر مصیبت کے اندازے کے مطابق نازل ہوتا ہے۔

۱۴۳۶ —— اَلثَّوَابُ عَلَى الْمُصِيبَةِ اَعْظَمُ مِنْ
مصیبت پر ثواب مصیبت کی مقدار سے
قَدْرِ الْمُصِيبَةِ
عظیم تر ہوتا ہے۔

۱۴۳۷ —— اَلْحَقُّ سَيْفٌ عَلَى اَهْلِ الْبَاطِلِ
حق اہلِ باطل پر ایک تلوار (بن کر رہتا) ہے

۱۴۳۸ —— اَلْحَقُّ مَنْجَاةٌ لِكُلِّ عَامِلٍ
حق اپنے ہر عمل کرنے والے کے لیے نجات ہے۔

۱۴۳۹ —— اَلْوَرَعُ خَيْرٌ مِنْ ذُلِّ الطَّمَعِ
پرہیزگاری لالچ کی ذلت سے بہتر ہے۔

۱۴۴۰ —— اَلْجُوعُ خَيْرٌ مِنَ الْخُضُوعِ
بھوک نیچا ہونے سے بہتر ہے۔

۱۴۴۱ —— اَلْمَالُ لِلْفِتَنِ سَبَبٌ وَلِلْحَوَادِثِ سَلَبٌ
مال و دولت فتنوں کا سبب اور حوادث
میں باعث بربادی ہے۔

۱۴۴۲ —— اَلمَالُ دَاعِيَةُ التَّعَبِ وَمَطِيَّةُ النَّصَبِ

مال زحمت کو دعوت دینے والا اور ایک سرکش سواری ہے۔

۱۴۴۳ —— اَلكَرَمُ مِلْكُ اللِّسَانِ وَبَذْلُ الإِحْسَانِ

گرامی مرتبہ ہونا دراصل زبان کا مالک ہونا اور احسان کا انجام دینا ہے۔

۱۴۴۴ —— اَلصِّدْقُ اَمَانَةُ اللِّسَانِ وَحِلْيَةُ الإِيمَانِ

صداقت زبان کی امانت اور ایمان کی زینت ہے۔

۱۴۴۵ —— اَلمَالُ لَا يَنْفَعُكَ حَتّٰى يُفَارِقَكَ

مال تجھے اس وقت تک نفع نہ دے گا جب تک وہ تجھ سے جدا نہ ہو (یعنی خرچ نہ ہو)

۱۴۴۶ —— اَلأَمَانِيُّ تَخْدَعُكَ وَعِنْدَ الحَقَائِقِ تَدَعُكَ

آرزوئیں تجھ کو فریب دیتی ہیں اور حقائق کا سامنا کروا نا چھوڑ دیتی ہیں۔

۱۴۴۷ —— اَلمُؤْمِنُ هَيِّنٌ لَيِّنٌ سَهْلٌ مُؤْتَمَنٌ

مومن آسان طبیعت، نرم خو، ہموار اور امانتدار ہوتا ہے۔

۱۴۴۸ —— اَلْکَافِرُ خَبٌّ ضَبٌّ جَافٌ خَائِنٌ

کافر فریب دینے والا، میلی طبیعت، سنگدل اور خیانت کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۴۴۹ —— اَلشَّیْبُ اٰخِرُ مَوَاعِیْدِ الْفَنَاءِ

بڑھاپا فنا کا سب سے آخری وعدہ ہے۔

۱۴۵۰ —— اَلْمَوْتُ مُفَارَقَۃُ دَارِ الْفَنَاءِ وَ

موت فنا کے گھر کی جدائی اور

اِرْتِحَالٌ اِلٰی دَارِ الْبَقَاءِ

دائمی گھر کی طرف رحلت کرنے کا نام ہے۔

۱۴۵۱ —— اَلْاِنْقِیَادُ لِلشَّهْوَۃِ اَدْوَاُ الدَّاءِ

جسمانی خواہشات کی پیروی سب سے بڑی بیماری ہے۔

۱۴۵۲ —— اَلصَّبْرُ عَلَی الْمَصَائِبِ مِنْ اَفْضَلِ الْمَوَاهِبِ

مصیبتوں پر صبر کر لینا سب سے افضل بخشش (رب) ہے۔

۱۴۵۳ —— اَلْفِکْرُ فِی الْعَوَاقِبِ یُنْجِیْ مِنَ الْمَعَاطِبِ

انجام کے بارے میں فکر کر لینا ہلاکتوں سے نجات دلاتی ہے۔

۱۴۵۴ — اَلنَّوْمُ رَاحَةٌ مِنَ الْمِ وَمُلَائِمَةُ الْمَوْتِ
نیند رنج والم سے راحت دیتی ہے اور موت کی ہم جنس ہے۔

۱۴۵۵ — اَلْقَوْلُ بِالْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ الْعِيِّ وَالصَّمْتِ
حق کی بات کرنا گونگے پن اور خاموشی سے بہت بہتر ہے۔

۱۴۵۶ — اَلْعِلْمُ جَمَالٌ لَا يَخْفَى وَنَسِيبٌ لَا يَجْفَى
علم وہ جمال ہے جو پوشیدہ نہیں اور وہ رشتہ ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

۱۴۵۷ — اَلْجَهْلُ مُمِيتُ الْاَحْيَاءِ وَمُخَلِّدُ الشَّقَاءِ
جہالت زندوں کو مردہ اور بدبختی میں مبتلا کر دیتی ہے۔

۱۴۵۸ — اَلْمَكُورُ شَيْطَانٌ فِي صُورَةِ اِنْسَانٍ
مکار انسان کی صورت میں دراصل شیطان ہوتا ہے۔

۱۴۵۹ — اَلثِّقَةُ بِالنَّفْسِ مِنْ اَوْثَقِ
نفس پر بھروسہ کر لینا شیطان کے سب سے

فُرَصِ الشَّيْطَانِ
قابلِ وثوق پھندوں میں سے ایک ہے۔

۱۲۶۰ ـــــ اَهْلُ الذِّكْرِ اَهْلُ اللهِ وَحَامَّتُهُ

اہلِ ذکر اللہ والے اور اس کے سچے دوست ہیں۔

۱۲۶۱ ـــــ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ

اہلِ قرآن اللہ والے اور اس کے خاص لوگوں میں ہیں۔

۱۲۶۲ ـــــ اَلْحُزْنُ وَالْجَزَعُ لَا يَرُدَّانِ الْفَائِتَ

غم اور گریہ و بکا ہاتھ سے نکل جانے والی چیزوں کو پلٹا نہیں سکتے۔

۱۲۶۳ ـــــ اَلصَّبْرُ عَلَى الْمُصِيْبَةِ يَفُلُّ حَدَّ الشَّامِتِ

مصیبت پر صبر کرنا ستانے والے کی تیزی کو توڑ دیتا ہے۔

۱۲۶۴ ـــــ اَلْمُؤْمِنُ قَلِيْلُ الزَّلَلِ كَثِيْرُ الْعَمَلِ

مومن قلیل خطا کار اور کثیر العمل ہوتا ہے۔

۱۲۶۵ ـــــ اَلْحَسَدُ دَأْبُ السَّفَلِ وَاَعْدَاءِ الدُّوَلِ

حسد پست مرتبہ لوگوں کا شیوہ اور اہلِ دولت کے دشمنوں کا انداز ہے۔

۱۴۶۶ —— اَلدُّنیا مَعدِنُ الشَّرِّ وَمَحَلُّ الغُرُورِ

دنیا بدی کی کان اور دھوکے کا محل ہے۔

۱۴۶۷ —— اَلحَاسِدُ یَفرَحُ بِالشُّرُورِ وَیَغتَمُّ بِالسُّرُورِ

حسد کرنے والا شر سے خوش ہوتا ہے اور سرور و مسرت سے غمناک ہوتا ہے۔

۱۴۶۸ —— اَلمُروَّۃُ تَمنَعُ مِن کُلِّ دَنِیَّۃٍ

آدمیت انسان کو ہر پست کام سے روکتی ہے۔

۱۴۶۹ —— اَلمُروَّۃُ مِن کُلِّ لُؤمٍ بَرِیَّۃٌ

آدمیت ہر قابلِ ملامت کام سے بیزار ہوتی ہے۔

۱۴۷۰ —— اَلکَرَمُ نَتِیجَۃُ عُلُوِّ الھِمَّۃِ

گرامی مرتبت (ہونا) بلندیٔ ہمت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

۱۴۷۱ —— اَلحَاسِدُ لَا یَشفِیہِ اِلَّا زَوَالُ النِّعمَۃِ

حاسد کو کوئی چیز شفا نہیں دیتی مگر نعمتوں کا زوال۔

۱۴۷۲ —— اِستِفسَادُ الصَّدِیقِ مِن عَدَمِ التَّوفِیقِ

دوست کے ساتھ فساد برپا کرنا عدمِ توفیق کا نتیجہ ہے۔

۱۴۷۳ —— اِسْتِدْرَاكُ فَسَادِ النَّفْسِ مِنْ اَنْفَعِ التَّحْقِيقِ
نفس سے فساد کا تدارک کرنا سب سے نفع بخش تحقیق ہے۔

۱۴۷۴ —— اَلْعُلَمَاءُ بَاقُوْنَ مَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
صاحبانِ علم باقی رہیں گے جب تک لیل و نہار باقی ہیں۔

۱۴۷۵ —— اَلتَّدْبِيْرُ قَبْلَ الْفِعْلِ يُؤْمِنُ الْعِثَارَ
فعل سے پہلے تدبیر کر لینا مکروہات سے بچا لیتی ہے۔

۱۴۷۶ —— اِشْتِغَالُكَ بِمَعَايِبِ نَفْسِكَ يَكْفِيْكَ الْعَارَ
(اے انسان) تیرا اپنے نفس کے عیوب میں فکرمند رہنا تجھے شرم و عیب سے بچاتا رہے گا۔

۱۴۷۷ —— اِشْتِغَالُكَ بِاِصْلَاحِ مَعَادِكَ
(اے انسان) تیرا اپنی آخرت کی اصلاح میں مشغول رہنا

يُنْجِيْكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
تجھے آگ کے عذاب سے نجات دلائے گا۔

۱۴۷۸ — اَلْحُرِّيَةُ مُنَزَّهَةٌ مِنَ الْغِلِّ وَالْمَكْرِ
حرّیت ہر کینے اور مکر سے پاک ہوتی ہے۔

۱۴۷۹ — اَلْمُرُوَّةُ بَرِيَّةٌ مِنَ الْخَنَاءِ وَالْغَدْرِ
مروّت فحش گوئی اور غدّاری سے بیزار ہے۔

۱۴۸۰ — اَلْحَازِمُ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا لِلْاٰخِرَةِ
دُور اندیش وہ ہے جس نے آخرت کے لیے دنیا کو ترک کر دیا ہو۔

۱۴۸۱ — اَلرَّابِحُ مَنْ بَاعَ الْعَاجِلَةَ بِالْاٰجِلَةِ
سودمند وہ ہے جو دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ چکا ہو۔

۱۴۸۲ — اَلْحَزْمُ حِفْظُ مَا كُلِّفْتَ وَتَرْكُ مَا كُفِيْتَ
دُور اندیشی تکالیف (شرعیہ) کی حفاظت اور ان چیزوں کا ترک ہے جس میں اللہ نے تیری کفایت کی ہے۔

۱۴۸۳ — اَلْعَجْزُ اِشْتِغَالُكَ بِالْمَضْمُوْنِ لَكَ
(اے انسان) تیری بے چارگی یہ ہے کہ تو اپنے اوپر عائد شدہ فرائض کو چھوڑ کر ایسی چیزوں

عَنِ الْمَفْرُوضِ عَلَيْكَ وَتَرْكُ
میں مشغول ہے جس کی (اللہ) نے ضمانت لی ہے

الْقَنَاعَةِ بِمَا اُوتِيتَ
اور جو کچھ تجھے دیا گیا ہے اس میں قناعت کو ترک
کر چکا ہے۔

۱۲۸۴ —— اِمَامٌ عَادِلٌ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ وَابِلٍ
امام عادل موٹی بوندیں برسانے والے بادل سے بہتر ہے۔

۱۲۸۵ —— اَلسَّخَاءُ حُبُّ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ
سخاوت سائل سے محبت اور عطا کی بخشش کا نام ہے

۱۲۸۶ —— آيَةُ الْبَلَاغَةِ قَلْبٌ عَقُولٌ وَلِسَانٌ قَائِلٌ
بلاغت کی علامت ادراک کرنے والا دل اور بولنے
والی زبان ہے۔

۱۲۸۷ —— اَلْبَغْيُ يَصْرَعُ الرِّجَالَ وَ
سرکشی مردوں کو زمین بوس اور

يُدْنِي الْآجَالَ
اجل کو نزدیک کر دیتی ہے۔

۱۴۸۸ —— اَلْاِصْرَارُ اَعْظَمُ حُوْبَةٍ وَاَسْرَعُ عُقُوْبَةٍ
اصرار گناہ عظیم ترین بدی اور بہت جلد ملنے والی سزا ہے۔

۱۴۸۹ —— اَلْاِسْتِغْفَارُ اَعْظَمُ جَزَاءٍ وَاَسْرَعُ مَثُوْبَةٍ
استغفار کی جزا سب سے عظیم اور ثواب سب سے جلدی ملتا ہے۔

۱۴۹۰ —— اَلرِّفْقُ بِالْاَتْبَاعِ مِنْ كَرَمِ الطِّبَاعِ
وابستگان کے ساتھ مہربانی کریم طبیعتوں کا خاصہ ہے۔

۱۴۹۱ —— اِصْطِنَاعُ الْاَكَارِمِ اَفْضَلُ ذُخْرٍ
نیک لوگوں کی بھلائی سب سے افضل ذخیرہ
وَاَكْرَمُ اِصْطِنَاعٍ
اور سب سے اکرم احسان ہے۔

۱۴۹۲ —— اَلْحِقْدُ دَاءٌ دَوِيٌّ وَمَرَضٌ مُوْبِيٌّ
کینہ بیماریوں کی بیماری اور وبائی مرض ہے۔

۱۴۹۳ —— اَلْحِقْدُ خُلْقٌ دَنِيٌّ وَمَرَضٌ مُرْدِيٌّ
کینہ پست خصلت اور ہلاک کر دینے والی بیماری ہے۔

۱۴۹۴ —— اَلْمُؤْمِنُ سِيْرَتُهُ الْقَصْدُ وَسُنَّتُهُ الرُّشْدُ
مومن کی سیرت میانہ روی اور اس کا انداز زندگی رُشد (حق پر قیام) ہے۔

۱۴۹۵ —— اَلْمُؤْمِنُ يَعَافُ اللَّهْوَ وَيَأْلِفُ الْجِدَّ
مومن کھیل کود سے باز اور جد و جہد سے الفت رکھتا ہے۔

۱۴۹۶ —— اَلْبِشْرُ اِسْدَاءُ الصَّنِيْعَةِ بِغَيْرِ مَؤُنَةٍ
چہرے کی تازگی (وہ) نیک خوبی ہے جس میں کچھ خرچہ نہیں ہوتا۔

۱۴۹۷ —— اَلسَّيِّدُ مَنْ تَحَمَّلَ الْمَؤُنَةَ
سردار وہ ہے جو انسانوں کی تکالیف کو برداشت کرتا
وَجَادَ بِالْمَعُوْنَةِ
ہے اور اپنے احسان کی بخشش کرتا رہتا ہے۔

۱۴۹۸ —— اَلتَّوَاضُعُ مِنْ مَصَائِدِ الشَّرَفِ
انکساری کرنا دراصل شرافت کا شکار کرنا ہے۔

۱۴۹۹ —— اَلْحَازِمُ مَنْ تَجَنَّبَ التَّبْذِيْرَ
دور اندیش وہ ہے کہ جو فضول خرچی سے بچتا ہے

وَعَافَ السَّرَفَ
اور اسراف کو برا سمجھتا ہے۔

۱۵۰۰ — اَلْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ لَيْسَا مِنْ
جھوٹ اور خیانت کریم انسانوں کے
اَخْلَاقِ الْكِرَامِ
اخلاق میں شامل نہیں ہے۔

۱۵۰۱ — اَلْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ
فحش گوئی یا فحاشی اسلام میں داخل نہیں ہے۔

۱۵۰۲ — اَلْمَشُوْرَةُ تَجْلِبُ لَكَ صَوَابَ غَيْرِكَ
مشورہ تجھ کو تیرے غیر کی صحیح فکر تک پہنچا دے گا۔

۱۵۰۳ — اَلْإِسْتِبْدَادُ بِرَأْيِكَ يُزِلُّكَ وَ
خود رائی تجھ کو لغزش میں ڈال دے گی اور
يُهَوِّرُكَ فِي الْمَهَاوِي
تجھ کو گڑھوں میں گرا دے گی۔

۱۵۰۴ — اَلْعَفَافُ اَشْرَفُ الْاَشْرَافِ
پاکدامنی تمام شرافتوں کی شرافت ہے۔

۱۵۰۵ — اَلرِّضَا بِالْكَفَافِ يُؤَدِّي إِلَى الْعَفَافِ
مقدور بھر راضی رہنا پاکدامنی پر آمادہ کرتا ہے۔

۱۵۰۶ — اِصْطِنَاعُ الْكَفُورِ مِنْ أَعْظَمِ الْجُرْمِ
کفرانِ نعمت کرنے والے کے ساتھ بھلائی عظیم ترین جرم ہے۔

۱۵۰۷ — اَلطُّمَأْنِيْنَةُ قَبْلَ الْخِبْرَةِ خِلَافُ الْحَزْمِ
تحقیق سے پہلے طمانیت دور اندیشی کے خلاف ہے۔

۱۵۰۸ — اَلصَّدَقَةُ تَقِي مَصَارِعَ السُّوْءِ
صدقہ انسان کو برے مقامات پر گرنے سے روکتا ہے۔

۱۵۰۹ — اَلْمُذْنِبُ عَلَى بَصِيْرَةٍ غَيْرُ مُسْتَحِقٍّ لِلْعَفْوِ
بصیرت و دانائی کے بعد گناہ کرنے والا معاف کر دیے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

۱۵۱۰ — اَلْإِحْسَانُ إِلَى الْمُسِيْءِ يَسْتَصْلِحُ الْعَدُوَّ
برائی کرنے والے کے ساتھ احسان دشمن کو اصلاح کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۵۱۱ — اَلصَّدَقَةُ فِی السِّرِّ مِنْ اَفْضَلِ الْبِرِّ
چھپاکر صدقہ دینا بہترین نیکی ہے۔

۱۵۱۲ — اَلزَّهْوُ فِی الْغِنٰی یَبْذُرُ الذُّلَّ فِی الْفَقْرِ
دولت مندی میں اترانا غربت میں خواری کا بیج بو دیتا ہے۔

۱۵۱۳ — اَلْحَسُوْدُ کَثِیْرُ الْحَسَرَاتِ مُتَضَاعِفُ السَّیِّئَاتِ
حاسد کی حسرتیں کثیر اور اس کی برائیاں بے شمار ہوگئیں۔

۱۵۱۴ — اَلْمُحْسِنُ حَیٌّ وَاِنْ نُقِلَ اِلٰی مَنَازِلِ الْاَمْوَاتِ
محسن زندہ ہے اگرچہ کہ وہ موت کی منزلوں کی طرف منتقل ہوچکا ہے۔

۱۵۱۵ — اِجْتِنَابُ السَّیِّئَاتِ اَوْلٰی مِنِ اکْتِسَابِ الْحَسَنَاتِ
بدی سے بچنا نیکی کرنے پر سبقت رکھتا ہے۔

۱۵۱۶ — اَلْعَاقِلُ مَنْ یَزْهَدُ فِیْمَا
عاقل وہ ہے جو ان چیزوں میں زہد اختیار کرتا ہے
یَرْغَبُ فِیْهِ الْجَاهِلُ
جن کی طرف جاہل راغب ہوتے ہیں۔

۱۵۱۷ — اَلْکَیِّسُ صَدِیْقُہُ الْحَقُّ وَعَدُوُّہُ الْبَاطِلُ
مرد دانا کا دوست حق ہے اور اس کا دشمن باطل ہے۔

۱۵۱۸ — اَلْحَکِیْمُ یَشْفِی السَّائِلَ وَیَجُوْدُ بِالْفَضَائِلِ
صاحب حکمت سوال کرنے والے کو شفا دیتا ہے
اور فضائل اس پر نچھاور کرتا ہے۔

۱۵۱۹ — اَلْعِلْمُ زَیْنُ الْاَغْنِیَاءِ وَغِنَی الْفُقَرَاءِ
علم دولتمندوں کیلیے زینت اور غریبوں کی دولتمندی ہے۔

۱۵۲۰ — اَلْاِخْوَانُ زِیْنَۃٌ فِی الرَّخَاءِ وَعُدَّۃٌ فِی الْبَلَاءِ
تیرے حقیقی دوست آسانیوں میں زینت اور پریشانیوں میں
مددگار ہیں۔

۱۵۲۱ — اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی وَاِذَا تُوُعِّدَ عَفٰی
کریم وہ ہے جو وعدہ کرے تو وفا کرے اور اگر
اس کے ساتھ وعدہ خلافی ہو تو معاف کر دے۔

۱۵۲۲ — اَللَّئِیْمُ اِذَا قَدَرَ اَفْحَشَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ
پست مرتبہ وہ ہے جو طاقت پاتا ہے تو دشنام دیتا ہے یا
زیادتی کرتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۵۲۳ —— اَلْكَرِيْمُ اِذَا اَيْسَرَ اَسْعَفَ وَاِذَا اَعْسَرَ خَفَّفَ

کریم تونگری میں (بھرپور) حاجت روائی کرتا ہے اور تنگی میں مقدور بھر (ترک نہیں کرتا)

۱۵۲۴ —— اَلنَّاسُ رَجُلَانِ طَالِبٌ لَا يَجِدُ

انسان دو قسم کے ہیں طلب کرنے والے لیکن نہ پانے

وَوَاجِدٌ لَا يَكْتَفِي

والے اور دوسرے پانے والے مگر اکتفا نہ کرنے والے۔

۱۵۲۵ —— اَلنَّاسُ رَجُلَانِ جَوَادٌ لَا يَجِدُ

انسان دو قسم کے ہیں (پہلا) سخی مگر تنگدست

وَوَاجِدٌ لَا يُسْعِفُ

اور دوسرا مال دار مگر کنجوس۔

۱۵۲۶ —— اَللَّئِيْمُ اِذَا اَعْطَى حَقَدَ وَاِذَا

پست مرتبہ جب کچھ دیتا ہے تو دل تنگی کے ساتھ اور

اُعْطِيَ جَحَدَ

جب اس کو دیا جاتا ہے تو قبول کرتا ہے جھگڑے کے ساتھ۔

۱۵۲۷ —— اَلْجَاهِلُ اِذَا جَمَدَ وَجَدَ
جاہل ہاتھ روکتا ہے تو پاتا ہے اور جب پاتا ہے تو

وَاِذَا وَجَدَ اَلْحَدَ
الحاد (راہ حق سے تجاوز کر جاتا ہے) تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۵۲۸ —— اَلْعَامِلُ بِالْعِلْمِ كَالسَّائِرِ عَلَى الطَّرِيْقِ الْوَاضِحِ
علم کے ساتھ عمل کرنے والا راہِ روشن پر سیر کرنے
والے کی مانند ہے۔

۱۵۲۹ —— اَلْفَقْرُ الْفَادِحُ اَجْمَلُ مِنَ الْغِنَى الْفَاضِحِ
انسان کو تقویت دینے والی غربت رسوا کرنے والی
تونگری سے بہتر ہے۔

۱۵۳۰ —— اَلشُّكْرُ مَاْخُوْذٌ عَلَى اَهْلِ النِّعَمِ
صاحبانِ نعمت سے شکر کا حساب لیا جائے گا۔

۱۵۳۱ —— اَلْمَوَدَّةُ فِي اللّٰهِ اٰكَدُ مِنْ وَشِيْجِ الرَّحِمِ
اللہ کے لیے محبت انتہائی قریب رشتے سے زیادہ محکم ہے

۱۵۳۲ —— اَلْمَعْرُوْفُ كَنْزٌ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُوْدِعُهُ
نیکی ایک خزانہ ہے یہ دیکھ کر تو اسے کس کے سپرد کر رہا ہے۔

۱۵۳۳ —— اَلْاِصْطِنَاعُ ذُخْرٌ فَارْتَدْ عِنْدَ مَنْ تَضَعُهٗ

احسان ایک ذخیرہ ہے اسے اس کے پاس رکھ جو تجھے لوٹائے۔

۱۵۳۴ —— اَلْمَخْذُوْلُ مَنْ لَهٗ اِلَى اللِّئَامِ حَاجَةٌ

خوار وہ ہے جس کی ضرورتیں کسی کمین سے وابستہ ہوں۔

۱۵۳۵ —— اَللَّجَاجَةُ تُوْرِثُ مَا لَيْسَ لِلْمَرْءِ اِلَيْهِ حَاجَةٌ

ہٹ دھرمی انسان کو غیر ضروری حوادث میں مبتلا کر دیتی ہے

۱۵۳۶ —— اَلتَّجَارِبُ لَا تَنْقَضِيْ وَالْعَاقِلُ مِنْهَا فِيْ زِيَادَةٍ

تجربات کبھی ختم نہیں ہوتے اور صاحبِ عقل ان سے

(ہمیشہ) برکت پاتا رہتا ہے۔

۱۵۳۷ —— اَلْكَاتِمُ لِلْعِلْمِ غَيْرُ وَاثِقٍ بِالْاِصَابَةِ فِيْهِ

علم کا چھپانے والا درحقیقت اپنے علم کی صداقت پر یقین

نہیں رکھتا ہے۔

۱۵۳۸ —— اَلتَّارِكُ لِلْعَمَلِ غَيْرُ مُوْقِنٍ

عمل کو چھوڑ دینے والا (درحقیقت) اس کے

بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ

ثواب کے بارے میں یقین نہیں رکھتا۔

۱۵۳۹ — اَلْفَقْرُ وَالْغِنٰی بَعْدَ الْعَرْضِ عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ

اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ میں عرض (اعمال) کے مقابل غربت و تونگری کی کچھ حیثیت نہیں۔

۱۵۴۰ — اَلْعَفْوُ مَعَ الْقُدْرَۃِ جُنَّۃٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ

طاقت رکھتے ہوئے معاف کرنا اللہ کے عذاب سے بچاتا ہے۔

۱۵۴۱ — اَلْحَیَاءُ مِنَ اللّٰہِ یَمْحُوْ کَثِیْرًا مِنَ الْخَطَایَا

اللہ کی حیا بہت ساری خطاؤں کو دھوڈالتی ہے۔

۱۵۴۲ — اَلرِّضَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ یُھَوِّنُ عَظِیْمَ الرَّزَایَا

اللہ کے فیصلوں پر خوشنودی عظیم آفتوں کو بھی آسان کر دیتی ہے۔

۱۵۴۳ — اَلْحِرْصُ یَنْقُصُ قَدْرَ الرَّجُلِ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ رِزْقِہٖ

لالچ انسان کی قدر ہی گھٹاتی ہے اس کے رزق میں تو کچھ اضافہ نہیں کرتی۔

۱۵۴۴ — اَلْمُخَاصَمَۃُ تُبْدِیْ سَفَہَ الرَّجُلِ وَلَا تَزِیْدُ فِیْ حَقِّہٖ

جھگڑا انسان کے ہلکے پن کو ظاہر کرتا ہے اس کی حمایت میں تو کچھ اضافہ نہیں کرتا۔

۱۵۴۵ — اَلصِّدْقُ مُطَابَقَةُ الْمَنْطِقِ لِلْوَضْعِ الْإِلٰهِيِّ

صداقت (وحقیقت) وضعِ الٰہی کے مطابق کلام کرنے کا نام ہے۔

۱۵۴۶ — اَلْكِذْبُ زَوَالُ الْمَنْطِقِ عَنِ الْوَضْعِ الْإِلٰهِيِّ

جھوٹ وضعِ الٰہی کے برخلاف بولنے کا نام ہے۔

۱۵۴۷ — اِلَيْنَا يَرْجِعُ الْغَالِيْ وَبِنَا يَلْحَقُ التَّالِيْ

ہم ہر آگے بڑھنے والے کی بازگشت اور ہر پیچھے رہنے والے کی آرزو ہیں۔

۱۵۴۸ — اَلنَّفْسُ الْكَرِيْمَةُ لَا تُؤَثِّرُ فِيْهَا النَّكَبَاتُ

نفسِ کریم پر مصیبتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۱۵۴۹ — اَلنَّفْسُ الشَّرِيْفَةُ لَا تَثْقُلُ عَلَيْهَا الْمَؤُنَاتُ

نفسِ شریف پر مالی ذمہ داریاں کچھ گراں نہیں ہوتیں۔

۱۵۵۰ — اَلنَّفْسُ الدَّنِيَّةُ لَا تَنْفَكُّ عَنِ الدَّنَاءَاتِ

پست نفس کبھی اوچھے پن سے باز نہیں آتا۔

۱۵۵۱ —— اَلتَّقْوٰی حِصْنٌ حَصِیْنٌ لِمَنْ لَجَأَ اِلَیْہِ

تقویٰ ایک محکم قلعہ ہے اُس کے لیے جو اُس میں پناہ لے۔

۱۵۵۲ —— اَلتَّوَکُّلُ کِفَایَۃٌ شَرِیْفَۃٌ لِمَنِ اعْتَمَدَ عَلَیْہِ

توکل اس کے لیے شریف کفالت ہے جو اس پر اعتماد کرے۔

۱۵۵۳ —— اَلْاِخْلَاصُ خَطَرٌ عَظِیْمٌ حَتّٰی یَنْظُرَ بِمَا یُخْتَتَمُ لَہٗ

اخلاص عظیم خطرہ کا شکار رہتا ہے یہاں تک کہ یہ دیکھا جائے کہ انجام کس کیفیت پر ہوا۔

۱۵۵۴ —— اَلْحِرْصُ ذُلٌّ وَّمَھَانَۃٌ لِمَنْ یَسْتَشْعِرُہٗ

لالچ اس کے لیے ذلت اور رسوائی ہے جو اسے اپنا لباس بنالے۔

۱۵۵۵ —— اَلْجَزَعُ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ اَشَدُّ مِنَ الْمُصِیْبَۃِ

مصیبت پر الدوزاری مصیبت سے زیادہ دشوار تر ہوتی ہے۔

۱۵۵۶ —— اَلْجَزَعُ عِنْدَ الْبَلَاءِ مِنْ تَمَامِ الْمِحْنَۃِ

بلاؤں پر گریہ و بکا سراسر بے کار ہے۔

۱۵۵۷ — اَلْكِبْرُ دَاعٍ اِلَى التَّقَحُّمِ فِى الذُّنُوبِ
تکبر گناہوں (کی دلدل) میں دھنسانے کا سبب ہے۔

۱۵۵۸ — اَلْكَرِيمُ مَنْ تَجَنَّبَ الْمَحَارِمَ وَتَنَزَّهَ عَنِ الْعُيُوبِ
مرد کریم وہ ہے جو محارم سے پرہیز کرتا اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۵۹ — اَلْمُبَادَرَةُ اِلَى الْعَفْوِ مِنْ اَخْلَاقِ الْكِرَامِ
معافی کی طرف سبقت کریم لوگوں کا اخلاق ہے۔

۱۵۶۰ — اَلْمُبَادَرَةُ اِلَى الْاِنْتِقَامِ مِنْ شِيَمِ اللِّئَامِ
انتقام کی طرف پیش قدمی کمین لوگوں کی خصلت ہے۔

۱۵۶۱ — اَلْكَرِيمُ مَنْ جَادَ بِالْمَوْجُودِ
مرد کریم وہ ہے جو کچھ اسے میسر ہو اس کو بخش دے۔

۱۵۶۲ — اَلسَّعِيدُ مَنِ اسْتَهَانَ بِالْمَفْقُودِ
نیک بخت وہ ہے جو دنیا کی نہ ملنے والی چیزوں کو خوار سمجھتا ہے۔

۱۵۶۳ —— اَلوَفَاءُ لِاَهْلِ الغَدرِ غَدرٌ عِندَ اللّٰهِ سُبحَانَہٗ
غداروں سے وفا کرنا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک (دراصل) غداری ہے۔

۱۵۶۴ —— اَلغَدرُ لِاَهْلِ الغَدرِ وَفَاءٌ عِندَ اللّٰهِ سُبحَانَہٗ
غداروں سے غداری کرنا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک وفاداری ہے۔

۱۵۶۵ —— اِكتِسَابُ الحَسَنَاتِ مِن اَفضَلِ المَكَاسِبِ
نیکیوں کا حاصل کرنا سب سے افضل و برتر کمائی ہے۔

۱۵۶۶ —— اَلفِكرُ فِي العَوَاقِبِ يُؤمِنُ مَكرُوهَ النَّوَائِبِ
نتیجہ کے بارے میں فکر ناخوشگوار حوادث سے بچاتی ہے۔

۱۵۶۷ —— اَلحِرصُ رَأسُ الفَقرِ وَ اُسُّ الشَّرِّ
لالچ سر غربت اور اصل بنائے شر و بدی ہے۔

۱۵۶۸ —— اَلغَشُوشُ لِسَانُہٗ حُلوٌ وَقَلبُہٗ مُرٌّ
دغا باز کی زبان میٹھی اور اس کا دل کڑوا ہوتا ہے۔

۱۵۶۹ —— اَلْمُنَافِقُ لِسَانُہٗ یَسُرُّ وَقَلْبُہٗ یَضُرُّ
منافق کی زبان سرور دینے والی اور اس کا دل ضرر دینے والا ہوتا ہے۔

۱۵۷۰ —— اَلْمُرَائِیْ ظَاھِرُہٗ جَمِیْلٌ وَبَاطِنُہٗ عَلِیْلٌ
ریاکار کا ظاہر جمیل (وضع دار) اور اس کا باطن علیل (بیمار) ہوتا ہے۔

۱۵۷۱ —— اَلْمُنَافِقُ قَوْلُہٗ جَمِیْلٌ وَفِعْلُہٗ الدَّاءُ الدَّخِیْلُ
منافق کا قول جمیل اور اس کا فعل ایک باطنی بیماری ہے۔

۱۵۷۲ —— اَلصِّدْقُ اَقْوٰی دَعَائِمِ الْاِیْمَانِ
سچائی ایمان کا سب سے طاقتور ستون ہے۔

۱۵۷۳ —— اَلصَّبْرُ اَوَّلُ لَوَازِمِ الْاِتْقَانِ
صبر مضبوطی کے لوازمات میں سب سے اول ہے۔

۱۵۷۴ —— اَلْعِلْمُ یَھْدِیْ اِلَی الْحَقِّ
علم حق کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۵۷۵ —— اَلْاَمَانَۃُ تُؤَدِّیْ اِلَی الصِّدْقِ
امانت داری سچائی تک کھینچ لاتی ہے۔

۱۵۷۶ —— اَلْعِلْمُ مِصْبَاحُ الْعَقْلِ وَيَنْبُوعُ الْفَضْلِ

علم عقل کا چراغ اور رُتبے کی بلندی کا سرچشمہ ہے۔

۱۵۷۷ —— اَلْعِلْمُ قَاتِلُ الْجَهْلِ وَمُكْسِبُ النُّبْلِ

علم جہل کا قاتل اور سرداری حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۵۷۸ —— اَلْجَهْلُ وَالْبُخْلُ مَسَاءَةٌ وَمَضَرَّةٌ

جہل اور کنجوسی بُرائیاں بھی ہیں اور نقصان دہ خصلتیں بھی۔

۱۵۷۹ —— اَلْحَسُودُ وَالْحَقُودُ لَا تَدُومُ لَهُمَا مَسَرَّةٌ

حسد کرنے والا اور کینہ رکھنے والا دونوں کبھی دائمی خوشی نہیں پاتے۔

۱۵۸۰ —— اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ وَبَالٌ

علم بغیر عمل کے ایک بوجھ ہے۔

۱۵۸۱ —— اَلْعَمَلُ بِلَا عِلْمٍ ضَلَالٌ

عمل بغیر علم کے گمراہی ہے۔

۱۵۸۲ —— اَلْعِلْمُ كَنْزٌ عَظِيمٌ لَا يَفْنٰى

علم ایک عظیم خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

۱۵۸۳ —— اَلعَقلُ شَرَفٌ کَرِیمٌ لَا یَبلیٰ

عقل ایک کریم شرف ہے جو کبھی ماند نہیں پڑتا۔

۱۵۸۴ —— اَلعَاقِلُ مَن عَقَلَ لِسَانَہُ

عقل مند وہ ہے جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے۔

۱۵۸۵ —— اَلحَازِمُ مَن دَارٰی زَمَانَہُ

دور اندیش وہ ہے جو اپنے زمانے کے ساتھ خوش رفتار ہے۔

۱۵۸۶ —— اَلکَاظِمُ مَن اَمَاتَ اَضغَانَہُ

غضب کو کچلنے والا وہ ہے جو اپنے دل کی گرمی انتقام کو بھی مار دے۔

۱۵۸۷ —— اَلمَکرُ وَالغِلُّ مُجَانِبَا الاِیمَانَ

مکر اور دوغلاپن یہ دونوں ایمان سے دُور کر دیتے ہیں۔

۱۵۸۸ —— اَلمَطلُ وَالمَنُّ مَنکِدَا الاِحسَانَ

وعدہ خلافی اور احسان جتانا احسان (کے ثواب کے ملنے) کو سخت اور دشوار کر دیتے ہیں۔

۱۵۸۹ —— المؤمن صدوق اللسان بذول الاحسان

مومن زبان کا سچا اور احسان کا مسلسل انجام دینے والا ہوتا ہے۔

۱۵۹۰ —— الصبر علی المصیبۃ یجزل المثوبۃ

مصیبت پر صبر ثواب کو عظیم تر کر دیتا ہے۔

۱۵۹۱ —— الکذب یردی مصاحبہ وینجی مجانبہ

جھوٹ اپنے صاحب کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس سے اجتناب برتنے والا نجات پاتا ہے۔

۱۵۹۲ —— العسر یشین الاخلاق ویوحش الرفاق

غربت اخلاق کو خراب اور دوستوں کو دور کر دیتی ہے۔

۱۵۹۳ —— السخاء یکسب المحبۃ ویزین الاخلاق

سخاوت محبت کماتی ہے اور اخلاق کو زینت بخشتی ہے۔

۱۵۹۴ —— الوفاء حلیۃ العقل وعنوان النبل

وفاداری عقل کا زیور اور سربلندی کا عنوان ہے۔

۱۵۹۵ —— الاحتمال برهان العقل وعنوان الفضل
تحمل مزاج ہونا عقل کی دلیل اور فضیلت کی سُرخی ہے۔

۱۵۹۶ —— المعرفة دهش والخلو منها غطش
معرفت (دراصل ایک) حیرانی ہے اور اس سے محرومی ایک اندھاپن ہے۔

۱۵۹۷ —— السيئ الخلق كثير الطيش منغص العيش
بدمزاج بہت طیش کرنے والا اور اپنی زندگی کو مکدر کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۵۹۸ —— المطل احد المنعين
وعدے کا ٹالنا دو (قسم کے) انکار میں سے ایک ہے۔

۱۵۹۹ —— الیأس احد النجحين
ناامید رہنا دو (قسم کی) کامیابیوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۰۰ —— السامع للغيبة احد المغتابين
غیبت کا سننے والا دو غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۲۰۱ — اَلْمُصِیْبَةُ بِالصَّبْرِ اَعْظَمُ الْمُصِیْبَتَیْنِ
صبر پر وارد ہونے والی مصیبت دو مصیبتوں میں میں سے ایک ہے۔

۱۲۰۲ — اَلظَّنُّ الصَّوَابُ اَحَدُ الرَّأْیَیْنِ
درست گمان دو رایوں میں سے ایک رائے ہے۔

۱۲۰۳ — اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ اِحْدَی الْبِشَارَتَیْنِ
درست خواب دو بشارتوں میں سے ایک بشارت ہے۔

۱۲۰۴ — اَلْکَفُّ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ اَحَدُ السَّخَائَیْنِ
دوسرے لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہنا دو سخاوتوں میں سے ایک سخاوت ہے۔

۱۲۰۵ — اَلذِّکْرُ الْجَمِیْلُ اِحْدَی الْحَیَاتَیْنِ
نیک تذکرہ دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

۱۲۰۶ — اَلْبِشْرُ اَحَدُ الْعَطَائَیْنِ
چہرے کی تازگی دو قسم کی بخششوں میں سے ایک بخشش ہے۔

۱۶۰۷ —— اَلزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ اَحَدُ الْكَسْبَيْنِ

زوجۂ صالحہ دو قسم کی کمائیوں میں سے ایک کمائی ہے۔

۱۶۰۸ —— اَلْكِتَابُ اَحَدُ الْمُحَدِّثَيْنِ

کتاب دو گفتگو کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۰۹ —— اَلْفِكْرُ اِحْدَى الْهِدَايَتَيْنِ

فکر دو ہدایتوں میں سے ایک ہدایت ہے۔

۱۶۱۰ —— اَلْاِغْتِرَابُ اَحَدُ الشَّتَاتَيْنِ

وطن سے چلے جانا دو قسم کی پراگندگیوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۱۱ —— اَللَّبَنُ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ

دودھ دو قسم کے گوشتوں میں سے ایک گوشت ہے۔

۱۶۱۲ —— اَلْعَجِيْزَةُ اَحَدُ الْوَجْهَيْنِ

کولہے دو چہروں میں سے ایک چہرہ ہے۔

۱۶۱۳ —— اَلدُّعَاءُ لِلسَّائِلِ اِحْدَى الصَّدَقَتَيْنِ

سائل کے لیے دعا مانگنا دو صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔

۱۶۱۴ —— اَلْاَدَبُ اَحَدُ الْحَسَبَیْنِ
ادب دو حسبوں میں سے ایک حسب ہے

۱۶۱۵ —— اَلدِّیْنُ اَشْرَفُ النَّسَبَیْنِ
دین دو نسبوں میں سب سے شرف والا نسب ہے۔

۱۶۱۶ —— اَلْمُصِیْبَةُ وَاحِدَةٌ وَاِنْ جَزِعْتَ
مصیبت ایک ہوتی ہے اگر تو بے چینی اختیار کریگا

صَارَتْ اِثْنَتَیْنِ
تو دو گنی ہو جائے گی۔

۱۶۱۷ —— اَلسَّفَرُ اَحَدُ الْعَذَابَیْنِ
سفر دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔

۱۶۱۸ —— اَلنِّیَّةُ الصَّالِحَةُ اَحَدُ الْعَمَلَیْنِ
صالح نیت دو عملوں میں سے ایک عمل ہے۔

۱۶۱۹ —— اَلْعِلْمُ اِحْدَی الْحَیَاتَیْنِ
علم دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

۱۶۲۰ — اَلْمَوَدَّۃُ اِحْدَی الْقَرَابَتَیْنِ
دوستی دو قرابتوں میں سے ایک قرابت ہے۔

۱۶۲۱ — اَلذِّکْرُ الْجَمِیْلُ اَحَدُ الْعُمْرَیْنِ
اچھا تذکرہ دو عمروں میں سے ایک عمر ہے۔

۱۶۲۲ — اَلْحِرْصُ اَحَدُ الشَّقَائَیْنِ
لالچ دو بدبختیوں میں سے ایک بدبختی ہے۔

۱۶۲۳ — اَلْبُخْلُ اَحَدُ الْفَقْرَیْنِ
کنجوسی دو غربتوں میں سے ایک غربت ہے۔

۱۶۲۴ — اَلسِّجْنُ اَحَدُ الْقَبْرَیْنِ
قید خانہ دو قبروں میں سے ایک قبر ہے۔

۱۶۲۵ — اَلْمَنْزِلُ الْبَهِیُّ اَحَدُ الْجَنَّتَیْنِ
وسیع اور فراخ مکان دو جنتوں میں سے ایک جنت ہے۔

۱۶۲۶ — اَلزَّوْجَةُ الْمُوَافِقَةُ اِحْدَی الرَّاحَتَیْنِ
ہم آہنگ بیوی دو راحتوں میں سے ایک راحت ہے۔

۱۶۲۷ —— اَلْهَمُّ اَحَدُ الْهَرَمَیْنِ

غم دو بڑھاپوں میں سے ایک بڑھاپا ہے۔

۱۶۲۸ —— اَلْحَسَدُ اَحَدُ الْعَذَابَیْنِ

حسد دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔

۱۶۲۹ —— اَلْمَرَضُ اَحَدُ الْحَبْسَیْنِ

مرض دو قیدوں میں سے ایک قید ہے۔

۱۶۳۰ —— اَلظَّالِمُ طَاغٍ یَنْتَظِرُ اِحْدَی النِّقْمَتَیْنِ

ظالم حد سے گزرنے والا دو عذابوں میں سے ایک عذاب کا منتظر ہے (یعنی دنیا کا یا آخرت کا)

۱۶۳۱ —— اَلْعَادِلُ رَاعٍ یَنْتَظِرُ اَحَدَ الْجَزَائَیْنِ

عادل رعایت کرنے والا دو جزاؤں میں سے ایک جزا کا منتظر ہے۔

۱۶۳۲ —— اَلْمُؤْمِنُ یَقْظَانُ یَنْتَظِرُ اِحْدَی الْحَسَنَتَیْنِ

مومن بیدار ہے اور دو اچھائیوں میں سے کسی ایک اچھائی کا انتظار کر رہا ہے۔

۱۹۳۳ — اَلْعَفْوُ اَعْظَمُ فَضِيْلَتَيْنِ

عفو و درگزر دو فضیلتوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔

۱۹۳۴ — اَلصَّبْرُ اَحَدُ الظَّفَرَيْنِ

صبر دو کامیابیوں میں سے ایک کامیابی ہے۔

۱۹۳۵ — اَلتَّوْفِيْقُ اَشْرَفُ الْحَظَّيْنِ

توفیق دو نصیبوں میں سے اشرف نصیب ہے۔

۱۹۳۶ — اَلتَّوَاضُعُ اَفْضَلُ الشَّرَفَيْنِ

انکساری دو شرافتوں میں سے افضل شرافت ہے۔

۱۹۳۷ — اَلسَّخَاءُ اِحْدَى السَّعَادَتَيْنِ

سخاوت دو سعادتوں میں سے ایک سعادت ہے۔

۱۹۳۸ — اَلطَّمَعُ اَحَدُ الذُّلَّيْنِ

لالچ دو ذلتوں میں سے ایک ذلت ہے۔

۱۹۳۹ — اَلْوَعْدُ اَحَدُ الرِّقَّيْنِ

وعدہ دو غلامیوں میں سے ایک غلامی ہے۔

۱۶۴۰ —— إِنْجَازُ الْوَعْدِ أَحَدُ الْعِتْقَيْنِ
وعدے کی وفا دو قسم کی رہائیوں میں سے ایک رہائی ہے۔

۱۶۴۱ —— اَلْحِلْمُ أَحَدُ الْمَنْقَبَتَيْنِ
بُردباری دو قسم کی (تعریفوں) میں سے ایک تعریف ہے۔

۱۶۴۲ —— اَلْمَوَدَّةُ فِي اللّٰهِ أَكْمَلُ النَّسَبَيْنِ
اللہ کے لیے دوستی کرنا دو قرابت داریوں میں سے سب سے کامل قرابت داری ہے۔

۱۶۴۳ —— اَلْحَسَدُ أَلْأَمُ الرَّذِيلَتَيْنِ
حسد دو پست صفات میں سے پست تر صفت ہے۔

۱۶۴۴ —— اَلزُّهْدُ أَفْضَلُ الرَّاحَتَيْنِ
زہد دو راحتوں میں سب سے افضل راحت ہے۔

۱۶۴۵ —— اَلْعَافِيَةُ أَفْضَلُ اللِّبَاسَيْنِ
عافیت دو لباسوں میں سب سے افضل لباس ہے

۱۶۴۶ —— اَلْفِكْرُ اَحَدُ الْهِدَايَتَيْنِ
فکر دو ہدایتوں میں سے ایک ہدایت ہے۔

۱۶۴۷ —— اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ الْاَنِيْسَيْنِ
علم دو انسیت دینے والوں میں افضل ہے۔

۱۶۴۸ —— اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ اَفْضَلُ الزَّادَيْنِ
عملِ صالح دو قسم کے توشوں میں سب سے فضیلت والا ہے۔

۱۶۴۹ —— اَلْعَدْلُ اَفْضَلُ السِّيَاسَتَيْنِ
عدل دو قسم کی سیاستوں میں سب سے افضل سیاست ہے۔

۱۶۵۰ —— اَلْجَوْرُ اَحَدُ الْمُدَمِّرَيْنِ
ستم دو ہلاک کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۵۱ —— اَلْخُلْقُ السَّجِيْحُ اَحَدُ النِّعْمَتَيْنِ
نرم خُو ہونا دو نعمتوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۵۲ —— اَلصُّوْرَةُ الْجَمِيْلَةُ اَقَلُّ السَّعَادَتَيْنِ
جمیل صورت دو ملنے والی نیک بختیوں میں سب سے قلیل ہے۔

۱۶۵۳ —— اَلصِّحَّةُ اَهْنَأُ اللَّذَّتَيْنِ

صحت دو لذتوں میں سب سے زیادہ خوشگوار لذت ہے۔

۱۶۵۴ —— اَلشَّهْوَةُ اَحَدُ الْمُغْوِيَيْنِ

جسمانی خواہش دو اغوا کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۵۵ —— اَلشَّجَاعَةُ اَحَدُ الْعِزَّيْنِ

شجاعت دو عزتوں میں سے ایک عزت ہے۔

۱۶۵۶ —— اَلْفِرَارُ اَحَدُ الذُّلَّيْنِ

فرار دو ذلتوں میں سے ایک ذلت ہے۔

۱۶۵۷ —— اَلْقُرْاٰنُ اَفْضَلُ الْهِدَايَتَيْنِ

قرآن دو ہدایتوں میں افضل ہدایت ہے۔

۱۶۵۸ —— اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ اَجْمَلُ الذِّكْرَيْنِ

نیک فرزند دو یادوں میں سب سے اچھی یاد ہے۔

۱۶۵۹ —— اَلْاِيْمَانُ اَفْضَلُ الْاَمَانَتَيْنِ

ایمان دو امانتوں میں سب سے افضل امانت ہے۔

۱۶۶۰ — اَلْخُلُقُ السَّیِّئُ اَحَدُ الْعَذَابَیْنِ

بدخلقی دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔

۱۶۶۱ — اَلْوَلَدُ اَحَدُ الْعَدُوَّیْنِ

اولاد دو قسم کے دشمنوں میں سے ایک دشمن ہے۔

۱۶۶۲ — اَلصَّدِیْقُ اَفْضَلُ الذُّخْرَیْنِ

دوست دو قسم کے ذخیروں میں سب سے افضل ذخیرہ ہے۔

۱۶۶۳ — اَلْمَرْکَبُ الْھَنِیْءُ اَحَدُ الرَّاحَتَیْنِ

اچھی سواری دو قسم کی راحتوں میں سے ایک راحت ہے۔

۱۶۶۴ — اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ الْجَمَالَیْنِ

علم دو خوبصورتیوں میں سب سے افضل خوبصورتی ہے۔

۱۶۶۵ — اَلذِّکْرُ اَفْضَلُ الْغَنِیْمَتَیْنِ

اللہ کی یاد دو غنیمتوں میں سب سے افضل غنیمت ہے۔

۱۶۶۶ — اَلصَّدَقَۃُ اَعْظَمُ الرِّبْحَیْنِ

صدقہ دو فائدوں میں سب سے عظیم ترین فائدہ ہے۔

۱۶۶۷ —— اَلْعِلْمُ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْعِلْمَیْنِ

اللہ کے بارے میں علم دو علموں میں سب سے افضل ہے۔

۱۶۶۸ —— اَلْمَعْرِفَۃُ بِالنَّفْسِ اَنْفَعُ الْمَعْرِفَتَیْنِ

نفس کی معرفت دو معرفتوں میں سب سے نفع بخش معرفت ہے۔

۱۶۶۹ —— اَلْاَخْذُ عَلَی الْعَدُوِّ بِالْفَضْلِ اَحَدُ الظَّفَرَیْنِ

دشمن کو فضل اور احسان کے ساتھ پکڑنا دو کامیابیوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۷۰ —— اَلْقَنَاعَۃُ اَفْضَلُ الْغِنَائَیْنِ

قناعت دو بے نیازیوں میں سب سے افضل بے نیازی ہے۔

۱۶۷۱ —— اَلْھَوٰی اَعْظَمُ الْعَدُوَّیْنِ

خواہشِ نفس دو دشمنوں میں سب سے بڑھ کر دشمن ہے۔

۱۶۷۲ —— اَلصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ الذُّخْرَیْنِ

صدقہ دو ذخیروں میں سب سے افضل ذخیرہ ہے۔

۱۷۶۳ —— اَلنِّسَاءُ اَعْظَمُ الْفِتْنَتَيْنِ

عورتیں دو فتنوں میں سب سے عظیم ترین فتنہ ہیں۔

۱۷۶۴ —— اَلْمَعْرُوْفُ اَفْضَلُ الْكَنْزَيْنِ

نیکی دو خزانوں میں سب سے افضل خزانہ ہے۔

۱۷۶۵ —— اَلصَّلٰوةُ اَفْضَلُ الْقُرْبَتَيْنِ

نماز دو قربتوں میں سب سے افضل قربت ہے۔

۱۷۶۶ —— اَلصِّيَامُ اَحَدُ الصِّحَّتَيْنِ

روزہ دو صحتوں میں سے ایک صحت ہے۔

۱۷۶۷ —— اَلسَّهَرُ اَحَدُ الْحَيَاتَيْنِ

شب بیداری دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

۱۷۶۸ —— اَلْقَنَاعَةُ اَفْضَلُ الْعِفَّتَيْنِ

قناعت دو پاکبازیوں میں سب سے افضل پاکبازی ہے۔

۱۷۶۹ —— اَلشُّكْرُ اَحَدُ الْجَزَائَيْنِ

شکر دو جزاؤں میں سے ایک جزا ہے۔

۱۶۸۰ — اَلدَّیْنُ اَحَدُ الرِّقَّیْنِ
قرضہ دو غلامیوں میں سے ایک غلامی ہے۔

۱۶۸۱ — اَلتَّقْرِیْعُ اَحَدُ الْعُقُوْبَتَیْنِ
سرزنش دو سزاؤں میں سے ایک سزا ہے۔

۱۶۸۲ — اَلنَّدَمُ اَحَدُ التَّوْبَتَیْنِ
ندامت دو توبہ میں سے ایک توبہ ہے۔

۱۶۸۳ — اَلْغَدْرُ اَقْبَحُ الْخِیَانَتَیْنِ
بے وفائی دو خیانتوں میں سب سے بُری خیانت ہے۔

۱۶۸۴ — اَلصَّدِیْقُ اَفْضَلُ الْعُدَّتَیْنِ
دوست دو تیاریوں میں سب سے افضل تیاری ہے

۱۶۸۵ — اَلْبَشَاشَۃُ اَحَدُ الْقِرَائَیْنِ
شگفتگی دو مہمان نوازیوں میں سے ایک مہمان نوازی ہے۔

۱۶۸۶ — اَلدِّیْنُ وَالْاَدَبُ نَتِیْجَۃُ الْعَقْلِ
دین اور ادب عقل کا نتیجہ ہیں۔

۱۶۸۷ — اَلْحِرصُ وَالشَّرَہُ وَالبخلُ نتیجۃُ الجھلِ

لالچ، شر پسندی اور کنجوسی جہالت کا نتیجہ ہیں۔

۱۶۸۸ — الکرم حسن السَّجِیَّۃِ واجتِنابُ الدَّنِیَّۃِ

کرم نیک خصلت ہونا اور پستیوں سے اجتناب برتنے کا نام ہے۔

۱۶۸۹ — الاملُ یقربُ المَنِیَّۃَ ویباعِدُ الاُمْنِیَّۃَ

امید موت کو نزدیک اور آرزوؤں کو دور کر دیتی ہے۔

۱۶۹۰ — العَاقِلُ من تغمّد الذنوبَ بِالغفرانِ

عقل مند وہ ہے جو گناہوں کو مغفرت کے پردے سے ڈھانک دیتا ہے۔

۱۶۹۱ — الحکیمُ من جازی الاِسَاءَۃَ بِالاِحسانِ

مردِ حکیم وہ ہے جو بدی کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتا ہے۔

۱۶۹۲ — المحسِنُ من عمّ النّاسَ بِالاِحسانِ

محسن وہ ہے جو انسانوں کے ساتھ عمومی احسان کرتا ہے۔

۱۶۹۳ —— اَلشَّجَاعَةُ نُصْرَةٌ حَاضِرَةٌ وَفَضِيلَةٌ ظَاهِرَةٌ

شجاعت ایک موجود نصرت اور ایک آشکار فضیلت ہے۔

۱۶۹۴ —— اَلْعِلْمُ وِرَاثَةٌ كَرِيمَةٌ وَنِعْمَةٌ عَمِيمَةٌ

علم ایک کریم وراثت اور ایک عمومی نعمت ہے۔

۱۶۹۵ —— اَلْاِنْصَافُ يَرْفَعُ الْخِلَافَ وَيُوجِبُ الْاِئْتِلَافَ

انصاف مخالفت کو رفع اور الفت کو لازم کرتا ہے۔

۱۶۹۶ —— اَلتَّقْوٰى جِمَاعُ التَّنَزُّهِ وَالْعَفَافِ

تقویٰ پاکیزگی اور عفت کو جمع کر لینے والا ہے۔

۱۶۹۷ —— اَلْعَدْلُ رَأْسُ الْاِيمَانِ وَجِمَاعُ الْاِحْسَانِ

عدل ایمان کا سر اور احسان کو مجتمع کرنے کا باعث ہے۔

۱۶۹۸ —— اَلْاِيثَارُ اَحْسَنُ الْاِحْسَانِ وَاَعْلٰى

ایثار بہترین احسان اور ایمان کے اعلیٰ

مَرَاتِبِ الْاِيمَانِ

مرتبہ کو کہتے ہیں۔

۱۶۹۹ —— اَلْبُخْلُ يَكْسِبُ الْعَارَ وَيُدْخِلُ النَّارَ
کنجوسی بدنامی کماتی ہے اور باعثِ جہنم ہے۔

۱۷۰۰ —— اَلظُّلْمُ فِي الدُّنْيَا بَوَارٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ دَمَارٌ
ظلم دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں تباہی کا باعث ہے۔

۱۷۰۱ —— اَلْكِذْبُ فِي الْعَاجِلَةِ عَارٌ وَفِي
دنیا میں جھوٹ بے عزتی کا سبب اور آخرت
الْاٰجِلَةِ عَذَابُ النَّارِ
میں آگ کے عذاب کا باعث ہے۔

۱۷۰۲ —— اَلْغَضَبُ يُرْدِي صَاحِبَهُ وَيُبْدِي مَعَايِبَهُ
غضب اپنے صاحب کو گرا دیتا ہے اور اس کے عیبوں کو کھول دیتا ہے۔

۱۷۰۳ —— اَللَّجَاجُ يَكْبُو بِرَاكِبِهِ
باطل پسندی اپنے سوار کو زمین بوس کر دیتی ہے۔

۱۷۰۴ —— اَلْعَالِمُ مَنْ شَهِدَتْ بِصِحَّةِ اَقْوَالِهِ اَفْعَالُه
عالم وہ ہے جس کے اقوال کی صحت کی شہادت اسکے افعال دیں۔

۱۴۰۵ — الورع من نزهت نفسه وشرفت خلاله

پرہیزگار وہ ہے جس کا نفس پاکیزہ ہو اور جس کی خصلتیں بلند تر ہوں۔

۱۴۰۶ — الزهد شيمة المتقين وسجية الاوابين

زھد متقین کا شیوا اور خدا سے خائف رہنے والوں کا زیور ہے۔

۱۴۰۷ — التقوىٰ ثمرة الدين وامارة اليقين

تقویٰ دین کا ثمر اور یقین کی علامت ہے۔

۱۴۰۸ — الحكمة روضة العقلاء ونزهة النبلاء

حکمت صاحب عقل کا باغ اور اہل دانش کی سیرگاہ ہے

۱۴۰۹ — الجاهل لن يلقى ابدا الا مفرطا او مفرطا

جاہل ہرگز نہیں ملتا مگر اس سے جو خطا کار یا حد سے گزر جانے والا ہو۔

۱۴۱۰ — العقل غريزة تزيد بالعلم والتجارب

عقل وہ خو ہے جو علم اور تجربوں سے بڑھتی رہتی ہے۔

۱۶۱۱ — اَللَّجَاجُ يُنْتِجُ الْحُرُوبَ وَيُوغِرُ الْقُلُوبَ

ہٹ دھرمی کا نتیجہ لڑائیاں ہیں یا دلوں میں کینہ پیدا کرنے کا سبب۔

۱۶۱۲ — اَلْعُلَمَاءُ غُرَبَاءُ لِكَثْرَةِ الْجُهَّالِ

علماء جاہلوں کی کثرت کی وجہ سے اکیلے ہیں۔

۱۶۱۳ — اَلنَّاجُونَ مِنَ النَّارِ قَلِيلٌ لِغَلَبَةِ الْهَوٰى وَالضَّلَالِ

خواہش نفس کے غلبے اور گمراہی کی وجہ سے آگ سے نجات پانے والے بہت قلیل ہیں۔

۱۶۱۴ — اَلدُّنْيَا لَا تَصْفُو لِشَارِبٍ وَلَا تَفِيْ لِصَاحِبٍ

دنیا پینے والے کے لیے صاف (مشروب) اور نہ ہی اپنے ساتھی کے ساتھ وفاداری کرنے والی ہے۔

۱۶۱۵ — اَلصَّبْرُ عَلَى النَّوَائِبِ يُنِيلُ شَرَفَ الْمَرَاتِبِ

پریشانیوں میں صبر رتبہ شرف تک پہنچاتا ہے۔

۱۶۱۶ — اَلْمُذْنِبُ عَنْ غَيْرِ عِلْمٍ بَرِيءٌ مِنَ الذَّنْبِ

بغیر علم گناہ کرنے والا اس گناہ سے بری ہے۔

۱۷۱۷ — اَلدُّنْيَا مَلِيْئَةٌ بِالْمَصَائِبِ طَارِقَةٌ بِالْفَجَائِعِ وَالنَّوَائِبِ

دنیا مصائب سے بھری ہوئی اور رات کے وقت درد و آلام کی پیامی ہے۔

۱۷۱۸ — اَلْعِلْمُ يُنْجِي مِنَ الْاِرْتِبَاكِ فِي الْحَيْرَةِ

علم تجھ کو حیرت میں ڈوبنے سے روکتا ہے۔

۱۷۱۹ — اَلصَّدِيْقُ اَفْضَلُ عُدَّةٍ وَّاَبْقٰى مَوَدَّةً

دوست سب سے افضل ذخیرہ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی محبت ہے۔

۱۷۲۰ — اَلْعَاقِلُ مَنْ هَجَرَ شَهْوَتَهُ وَ بَاعَ دُنْيَاهُ بِآخِرَتِهِ

عقلمند وہ ہے جس نے اپنی خواہشات سے ہجرت اختیار کر لی اور اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ دیا ہے۔

۱۷۲۱ — اَلْاَحْمَقُ غَرِيْبٌ فِيْ بَلْدَتِهِ مُهَانٌ بَيْنَ اَعِزَّتِهِ

احمق اپنے شہر میں اکیلا اور اپنے عزیزوں میں ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۱۶۲۲ — اَلْجَاهِلُ لَا يَرْتَدِعُ وَبِالْمَوَاعِظِ لَا يَنْتَفِعُ
جاہل کبھی باز نہیں آتا ہے اور نصیحتیں اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں۔

۱۶۲۳ — اَلْمُؤْمِنُ عَفِيفٌ مُقْتَنِعٌ مُتَنَزِّهٌ مُتَوَرِّعٌ
مومن عفت والا، قناعت کرنے والا، پاکباز اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

۱۶۲۴ — اَلصَّبْرُ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ اَهْوَنُ
مِنَ الصَّبْرِ عَلٰى عُقُوبَتِهٖ
اللہ کی اطاعت پر صبر کرنا اس کی سزا پر صبر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

۱۶۲۵ — اَلْعَاقِلُ لَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِحَاجَتِهٖ اَوْ حُجَّتِهٖ
عقل مند کبھی کلام ہی نہیں کرتا مگر کسی حاجت کے وقت یا کسی دلیل دینے کے وقت۔

۱۶۲۶ — اَلْبَاخِلُ فِي الدُّنْيَا مَذْمُومٌ وَ
وَفِي الْاٰخِرَةِ مُعَذَّبٌ مَلُومٌ
دنیا میں بخیل کرنے والا مذمت کا شکار اور آخرت میں ذلت والے عذاب کا ہدف بن جاتا ہے۔

۱۴۲۷ — اَلظُّلْمُ يُزِلُّ الْقَدَمَ وَيَسْلُبُ النِّعَمَ
ظلم قدموں کو لغزش دینے والا نعمتوں کو سلب
وَيُهْلِكُ الْأُمَمَ
کرنے والا اور قوموں کو ہلاک کر دینے والا ہے۔

۱۴۲۸ — اَلْعِلْمُ يَدُلُّ عَلَى الْعَقْلِ فَمَنْ عَلِمَ عَقَلَ
علم انسان کو عقل تک پہنچاتا ہے پس جو علم والا
ہوتا ہے وہ عقل والا ہے۔

۱۴۲۹ — اَلْعِلْمُ مُحْيِي النَّفْسِ وَمُنِيرُ الْعَقْلِ
علم نفس کو زندگی دینے والا، عقل کو نور دینے
وَمُمِيتُ الْجَهْلِ
والا اور جہل کو مارنے والا ہے

۱۴۳۰ — اَلْعَاقِلُ مَنْ تَوَرَّعَ عَنِ الذُّنُوبِ
عاقل وہ ہے جو گناہوں سے پرہیزگار
وَتَنَزَّهَ مِنَ الْعُيُوبِ
اور عیبوں سے پاک ہے۔

۱۷۳۱ — اَلسَّخَاءُ يَمْحَصُ الذُّنُوبَ وَ
سخاوت گناہوں کو محو اور دلوں کی
يَجْلِبُ مَحَبَّةَ الْقُلُوبِ
محبت کو کھینچ لیتی ہے۔

۱۷۳۲ — الكيس اصله عقله ومروءته
ہوشیار کی اصل اور بنیاد اس کی عقل ہے اور
خلقه ودينه حسبه
اس کا خلق اس کی مروت ہے اور اس کا حسب
اس کا دین ہے۔

۱۷۳۳ — العالم من لا يشبع من العلم
عالم نہ تو علم سے سیر ہوتا ہے اور نہ ہی
ولا يتشبع به
اپنے آپ کو علم سے سیر رکھتا ہے۔

۱۷۳۴ — العاقل من عقل لسانه الا عن ذكر الله
عقل مند وہ ہے جو اپنی زبان کو بند رکھے
سوائے اللہ کے ذکر کے۔

۱۶۳۵ —— اَلْمُؤْمِنُ مَنْ كَانَ حُبُّهُ لِلّٰهِ وَبُغْضُهُ
مومن وہ ہے جس کی محبت (صرف) اللہ کے لیے جس کا

لِلّٰهِ وَاَخْذُهُ لِلّٰهِ وَتَرْكُهُ لِلّٰهِ
بغض (فقط) اللہ کے لیے اور جس کی پکڑ (محض) اللہ
کے لیے اور جس کی درگزر (اللہ (ہی) کے لیے ہے۔

۱۶۳۶ —— اَلْمُؤْمِنُ شَاكِرٌ فِي السَّرَّاءِ صَابِرٌ فِي
مومن خوشیوں میں شاکر بلاؤں میں صابر اور

الْبَلَاءِ خَائِفٌ فِي الرَّخَاءِ
سازگار حالات میں (بھی) خوف زدہ رہتا ہے۔

۱۶۳۷ —— اَلْمُؤْمِنُ عَفِيفٌ فِي الْغِنَىٰ مُتَنَزِّهٌ عَنِ الدُّنْيَا
مومن تونگری میں باعفت اور دنیا سے (اپنے آپ
کو) پاک و پاکیزہ رکھتا ہے۔

۱۶۳۸ —— اَلزِّيْنَةُ بِحُسْنِ الصَّوَابِ لَا
زینت درحقیقت حسنِ کردار میں ہے نا کہ

بِحُسْنِ الثِّيَابِ
حسنِ لباس میں۔

۱۶۳۹ — اَلرِّفْقُ مِفْتَاحُ الصَّوَابِ وَشِيمَةُ
نرمی اور مہربانی راہِ راست کی کنجی اور عقل

ذَوِی الْاَلْبَابِ
رکھنے والوں کا شیوا ہے۔

۱۶۴۰ — اَلْعَاقِلُ مَنْ عَصٰی هَوَاهُ فِی طَاعَةِ رَبِّهٖ
عقل مند وہ ہے جس نے اپنے رب کی اطاعت
میں اپنی خواہش کی نافرمانی کی۔

۱۶۴۱ — اَلْجَاهِلُ مَنْ اَطَاعَ هَوَاهُ فِی مَعْصِيَةِ رَبِّهٖ
جاہل وہ ہے جو اپنے رب کی نافرمانی میں اپنی خواہش
کی اطاعت کرتا ہے۔

۱۶۴۲ — اَلْحَظُّ لِلْاِنْسَانِ فِی الْاُذُنِ لِنَفْسِهٖ
انسان کو اس کی سماعت کا فائدہ اپنی ذات تک پہنچتا

وَفِی اللِّسَانِ لِغَيْرِهٖ
ہے اور اس کی زبان کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے۔

۱۶۴۳ — اَلْوُصْلَةُ بِاللّٰهِ فِی الْاِنْقِطَاعِ عَنِ النَّاسِ
اللہ سے قربت لوگوں سے جدا ہونے میں ملتی ہے۔

۱۶۴۴ — اَلْخَلَاصُ مِنْ اَسْرِ الطَّمَعِ بِاكْتِسَابِ الْيَاسِ
لالچ کی اسیری سے نجات امید کو نا پا کر ملتی ہے۔

۱۶۴۵ — اَلْعِلْمُ ثَمَرَةُ الْحِكْمَةِ وَالصَّوَابُ مِنْ فُرُوعِهَا
علم حکمت کا ثمر اور درست رویہ اسکی شاخوں میں سے ہے۔

۱۶۴۶ — اَلْحَرِيصُ فَقِيرٌ وَلَوْ مَلَكَ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا
لالچی فقیر ہی رہتا ہے اگرچہ کہ وہ دنیا کی ہر شے کا مالک بن جائے۔

۱۶۴۷ — اَلصِّدْقُ عِمَادُ الْاِسْلَامِ وَدِعَامَةُ الْاِيمَانِ
سچائی اسلام کا ستون اور ایمان کا سہارا ہے۔

۱۶۴۸ — اَلْاِيمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ
ایمان زبان سے قول اور ارکان سے عمل کا نام ہے۔

۱۶۴۹ — اَلْجُودُ فِي اللهِ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِينَ
اللہ کے لیے عطا کرنا مقربین کی عبادت ہے۔

۱۷۵۰ ——— اَلْخَشْيَةُ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ شِيمَةُ الْمُتَّقِيْنَ
اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہنا متقین کا شیوا ہے۔

۱۷۵۱ ——— اَلتَّنَزُّہُ عَنِ الْمَعَاصِیْ عِبَادَةُ التَّوَّابِیْنَ
گناہوں سے (اپنے آپ کو) پاک کرنا توبہ کرنے والوں کی عبادت ہے۔

۱۷۵۲ ——— اَلْحَزْمُ تَجَرُّعُ الْغُصَّةِ حَتّٰی تُمْكِنَ الْفُرْصَةُ
دُور اندیشی غصّہ کے گھونٹ پی لینے میں ہے یہاں تک کہ کوئی فرصت کا لمحہ تجھ کو اپنے لیے ملے۔

۱۷۵۳ ——— اَلتَّوَانِیْ فِی الدُّنْیَا اِضَاعَةٌ وَ
سستی و کاہلی دنیا میں بربادی اور آخرت

فِی الْاٰخِرَةِ حَسْرَةٌ
میں حسرت کا سبب ہے۔

۱۷۵۴ ——— اَلْكَرَمُ بَذْلُ الْجُوْدِ وَاِنْجَازُ الْمَوْعُوْدِ
کرم جود وعطا اور وعدے کی وفا میں ہے۔

۱۷۵۵ ——— اَصْلُ الدِّیْنِ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَالْوَفَاءُ بِالْعُهُوْدِ
دین کی اصل امانت کی ادائیگی اور عہدوں کی وفا میں ہے۔

۱۷۵۶ — اَلسَّیِّدُ مَحْسُوْدٌ وَالْجَوَادُ مَحْبُوْبٌ مَوْدُوْدٌ

بزرگ و برتر سے (ہی) حسد کی جاتی ہے اور جود و عطا کرنے والا محبوب اور دوست ہے۔

۱۷۵۷ — اَلْحَسُوْدُ اَبَدًا عَلِیْلٌ وَالْبَخِیْلُ اَبَدًا ذَلِیْلٌ

حاسد ہمیشہ علیل اور کنجوس ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۱۷۵۸ — اَلْجَنَّةُ خَیْرُ مَآلٍ وَالنَّارُ شَرُّ مَقِیْلٍ

جنت بہترین انجام ہے اور آگ بدترین خواب گاہ ہے۔

۱۷۵۹ — اَلْمَعُوْنَةُ تَنْزِلُ مِنَ اللّٰهِ عَلٰی قَدْرِ الْمُؤْنَةِ

اللہ کی مدد بقدرِ حاجت نازل ہوتی ہے۔

۱۷۶۰ — اَلْمِزَاحُ فِرْقَةٌ تَتْبَعُهَا ضَغِیْنَةٌ

مذاق جدائی کا سبب ہوتا ہے کہ جس کے پیچھے کینہ و کدورت چلتے ہیں۔

۱۷۶۱ — اَلْاِفْرَاطُ فِی الْمَلَامَةِ یَشُبُّ نَارَ اللَّجَاجَةِ

سرزنش کرنے میں زیادتی سے کام لینا ضد کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے۔

۱۶۶۲ —— اَلجوعُ خیرٌ مِن ذُلِّ الخضوعِ
بھوک ذلّت کے ساتھ جھکنے سے بہتر ہے۔

۱۶۶۳ —— اَلقانِعُ ناجٍ مِن آفاتِ المطامعِ
قناعت کرنے والا لالچ کی آفتوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۶۶۴ —— اَلکریمُ یزدجرُ عمّا یفتخِرُ بِہِ اللّئیمُ
کریم ان باتوں سے اپنے آپ کو روکتا ہے جس پر کمین فخر کرتے ہیں۔

۱۶۶۵ —— اَلجاھِلُ یستوحِشُ مِمّا یأنسُ بِہِ الحکیمُ
جاہل ان چیزوں سے وحشت میں رہتا ہے جن سے حکمت والے اُنس پاتے ہیں۔

۱۶۶۶ —— اَلمعروفُ غُلٌّ لایفکّہُ اِلّا شُکرٌ او مکافاۃٌ
احسان وہ گردن کا طوق ہے کہ جس سے شکریا بدلے کے علاوہ نجات نہیں مل سکتی۔

۱۶۶۷ —— اَلْحَقُّ اَبْلَجُ مُنَزَّهٌ عَنِ الْمُحَابَاةِ وَالْمُرَابَاةِ
حق وہ روشن حقیقت ہے جو دوستی اور یاری
کرنے سے بالکل مبرا ہے۔

۱۶۶۸ —— اَلْمُؤْمِنُ بَيْنَ نِعْمَةٍ وَخَطِيْئَةٍ لَا
مومن نعمت اور خطا کے درمیان ہی رہتا ہے اور

يُصْلِحُهُمَا اِلَّا الشُّكْرُ وَالْاِسْتِغْفَارُ
ان دونوں چیزوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر شکر
اور استغفار سے۔

۱۶۶۹ —— اَلْحِلْمُ عِنْدَ شِدَّةِ الْغَضَبِ يُؤْمِنُ
شدت غضب کے وقت حلم جبار کے

غَضَبَ الْجَبَّارِ
غضب سے بچاتا ہے۔

۱۶۷۰ —— اَلْكَمَالُ فِيْ ثَلَاثٍ اَلصَّبْرُ عَلَى النَّوَائِبِ
کمال تین چیزوں میں ہے، سختیوں میں صبر

وَالتَّوَرُّعُ فِي الْمَطَالِبِ وَاِسْعَافُ الطَّالِبِ
ضرورت کے وقت پرہیزگاری اور مانگنے والے کو مطمئن کر دینا۔

۱۷۷۱ — اَلرِّفقُ یُیَسِّرُ الصِّعَابَ وَیُسَهِّلُ
نرمی اور مہربانی دشواریوں کو آسان اور سخت

شَدِیدَ الاَسبَابِ
اسباب کو سہل کر دیتی ہے۔

۱۷۷۲ — اَلعَالِمُ یَعرِفُ الجَاهِلَ لِاَنَّهُ
عالم جاہل کو پہچانتا ہے اس لیے کہ وہ کبھی

کَانَ قَبلُ جَاهِلاً
جاہل رہ چکا ہے۔

۱۷۷۳ — اَلجَاهِلُ لَا یَعرِفُ العَالِمَ لِاَنَّهُ
جاہل عالم کو نہیں پہچانتا اس لیے کہ وہ کبھی

لَم یَکُن قَبلُ عَالِماً
عالم نہیں رہا تھا۔

۱۷۷۴ — اَلتَّوفِیقُ وَالخِذلَانُ یَتَجَاذَبَانِ النَّفسَ
توفیق اور بے توفیقی نفس کو اپنی طرف کھینچتی ہے

فَاَیُّهُمَا غَلَبَ کَانَت فِی حَیِّزِهٖ
ان دونوں میں جو غالب آتا ہے نفس وہیں قرار

پاتا ہے۔

۱۷۷۵ —— اَلْمُؤْمِنُ حَذِرٌ مِنْ ذُنُوبِهِ اَبَدًا

مومن اپنے گناہوں پر ہمیشہ محتاط رہتا ہے

يَخَافُ الْبَلَاءَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ

بلاؤں سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا تمنائی رہتا ہے۔

۱۷۷۶ —— اَلْعَقْلُ وَالْعِلْمُ مَقْرُونَانِ فِي قَرَنٍ

عقل اور علم دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں

لَا يَفْتَرِقَانِ وَلَا يَتَبَايَنَانِ

یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوتے اور نہ کبھی ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں۔

۱۷۷۷ —— اَلْاِيمَانُ وَالْحَيَاءُ مَقْرُونَانِ فِي

ایمان اور حیا یہ دونوں ایک رسی سے بندھے

قَرَنٍ وَلَا يَفْتَرِقَانِ

ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

۱۷۷۸ —— اَلْاِيمَانُ وَالْعِلْمُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ

ایمان اور علم دو جڑواں بھائی ہیں اور دو

وَرَفِيقَانِ لَا يَفْتَرِقَانِ

رفیق ہیں یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

۱۷۷۹ —— اَلْاِیْمَانُ شَجَرَۃٌ اَصْلُھَا الْیَقِیْنُ وَفَرْعُھَا
ایمان ایک درخت ہے جس کی جڑ یقین جس کی شاخیں
التُّقٰی وَنُوْرُھَا الْحَیَاءُ وَثَمَرُھَا السَّخَاءُ
تقویٰ اور جس کا شگوفہ حیا اور جس کا ثمر سخاوت ہے۔

۱۷۸۰ —— اَلْغَضَبُ نَارٌ مُوْقَدَۃٌ مَنْ کَظَمَہٗ اَطْفَأَھَا
غصہ وہ جلتی ہوئی آگ ہے جس نے اس کو پی لیا اس نے
وَمَنْ اَطْلَقَہٗ کَانَ اَوَّلَ مُحْتَرِقٍ بِھَا
اس آگ کو بجھا دیا اور جس نے اس آگ کو جلتا چھوڑ دیا
وہ اس آگ میں سب سے پہلے جلنے والا ہوا۔

۱۷۸۱ —— اَلْعَارِفُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَاَعْتَقَھَا وَ
عارف وہ ہے جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے، پس وہ اس کو
نَزَّھَھَا عَنْ کُلِّ مَا یُبْعِدُھَا وَیُوْبِقُھَا
(خواہشات) سے آزاد کرتا ہے۔ اور وہ اس کو ہر اس چیز
سے پاک کر دیتا ہے جو اس کو دور کرتی ہے (اللہ سے)
اور اس کو ہلاکت میں ڈالتی ہے۔

۱۷۸۲ —— اَلشَّھَوَاتُ اَعْلَالٌ قَاتِلَاتٌ وَاَفْضَلُ
خواہشاتِ نفس قتل کرنے والی بیماریاں ہیں اور ان

دَوَائِهَا اقْتِنَاءُ الصَّبْرِ عَنْهَا
کی سب سے افضل دوا ان سے صبر اختیار کرنا ہے۔

۱۷۸۳ — الاحمق لایحسن بالھوانِ ولا
احمق ذلت وخواری کے ذریعے (بھی) نیک نہیں بنتا
ینفکُّ عن نقصٍ وخسرانٍ
اور ہرگز نقص اور نقصان سے جدا نہیں ہوتا۔

۱۷۸۴ — البکاء من خیفۃِ اللّٰہِ للبعدِ عن
اللہ سے دُور ہو جانے کی وجہ سے اللہ کے خوف سے
اللّٰہِ عبادۃُ العارفین
گریہ و بکا کرنا عارفین کی عبادت ہے۔

۱۷۸۵ — اَلتَّفَکُّرُ فِی ملکوتِ السَّماواتِ والْاَرضِ
زمین و آسمان کے ملکوت میں تفکر کرنا مخلص
عبادۃُ المخلِصین
لوگوں کی عبادت ہے۔

۱۷۸۶ — الحمق داءٌ لایداوٰی ومرضٌ لایبرأُ
حماقت وہ بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں اور وہ
مرض ہے جس سے کبھی صحت مند نہیں ہوتا۔

۱۴۸۷ —— اَلْحَجَرُ الْغَصْبُ فِی الدَّارِ رَهْنٌ لِخَرَابِهَا
غصب کیا ہوا ایک پتھر مکان کی بربادی کا یقینی سبب ہے۔

۱۴۸۸ —— اَلْاِخْوَانُ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی تَدُوْمُ
اللہ کے لیے دینی بھائیوں کی محبت کو ہمیشہ دوام

لِدَوَامِ سَبَبِهَا
رہتا ہے اس لیے کہ اس کا سبب دائمی ہے۔

۱۴۸۹ —— اِخْوَانُ الدُّنْیَا تَنْقَطِعُ مَوَدَّتُهُمْ
دنیاوی بھائیوں کی محبت منقطع ہو جاتی ہے

لِسُرْعَةِ اِنْقِطَاعِ اَسْبَابِهَا
اس لیے کہ دنیاوی اسباب اور فوائد جلد منقطع ہو جاتے ہیں۔

۱۴۹۰ —— اَلْکَیِّسُ مَنْ کَانَ یَوْمُهُ خَیْرًا
ذہین وہ ہے کہ جس کا (آج کا) دن

مِنْ اَمْسِهِ وَعَقَلَ الذَّمَّ عَنْ نَفْسِهِ
گزرے ہوئے دن سے بہتر ہو اور جس نے اپنے نفس کی مذمّت کو روک لیا ہو۔

۱۷۹۱ —— اَلعَاقِلُ مَن اَحسَنَ صَنَائِعَہ وَوَضَعَ سَعیَہٗ فِی مَوَاضِعِہٖ

عقل مند وہ ہے کہ جس نے اپنے احسانات کو بہترین رکھا اور اپنی کوششوں کو اپنے مقام پہ رکھا۔

۱۷۹۲ —— اَلشَّقِیُّ مَنِ اغتَرَّ بِحَالِہٖ وَانخَدَعَ لِغُرُورِ آمَالِہٖ

بدبخت وہ ہے کہ جو اپنے حال سے دھوکا کھا گیا اور اپنی امیدوں کے فریب سے مکر میں آگیا۔

۱۷۹۳ —— اَللَّئِیمُ اِذَا بَلَغَ فَوقَ مِقدَارِہٖ تَنَکَّرَت اَحوَالُہٗ

کمین وہ ہے کہ جب وہ اپنے مرتبہ سے بلند ہوتا ہے تو اس کے احوال میں تبدیلی آجاتی ہے۔

۱۷۹۴ —— اَلتَّقَرُّبُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِمَسئَلَتِہٖ وَاِلَی النَّاسِ بِتَرکِہَا

اللہ تعالیٰ کا تقرب اس سے سوال کرکے اور انسانوں کا تقرب ان سے سوال ترک کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔

۱۷۹۵ —— اَلدُّنْيَا مُنْتَقِلَةٌ فَانِيَةٌ اِنْ بَقِيَتْ
دنیا ایک منتقل ہونے والی اور فنا ہونے والی شے
لَكَ لَمْ تَبْقَ لَهَا
ہے اگر وہ تیرے لیے باقی (بھی) رہ گئی تو تو اس
کے لیے باقی نہ رہے گا۔

۱۷۹۶ —— اَلْعَجَبُ لِغَفْلَةِ الْحُسَّادِ عَنْ سَلَامَةِ الْاَجْسَادِ
تعجب ہے حاسدوں کی غفلت پر جو وہ بدن کی (صحت)
سلامتی سے متعلق اختیار کیے ہوئے ہیں۔

۱۷۹۷ —— اَلدُّنْيَا اَصْغَرُ وَ اَحْقَرُ وَ اَنْزَرُ
دنیا بہت چھوٹی بہت حقیر اور بہت کم ہے اس بات
مِنْ اَنْ تُطَاعَ فِيْهَا الْاَحْقَادُ
سے کہ اس کے لیے حسد اور کینہ کی پیروی کی جائے۔

۱۷۹۸ —— اِخْوَانُ الصِّدْقِ زِيْنَةٌ فِي السَّرَّاءِ
سچے دوست (بھائی) خوشیوں میں زینت اور
وَعُدَّةٌ فِي الضَّرَّاءِ
پریشانیوں میں ایک تیاری ہیں

۱۷۹۹ — اَلدَّوْلَةُ تَرُدُّ خَطَأَ صَاحِبِهَا صَوَابًا
دولت و (حکومت) اپنے صاحب کی غلطی کو درست
وَصَوَابَ ضِدِّهِ خَطَاءً
اور صاحب حکومت کے مخالف کی درستگی کو خطا بنا دیتی ہے۔

۱۸۰۰ — اَلْخُرْقُ مُعَادَاةُ الْاٰرَاءِ وَمُعَادَاةُ مَنْ
حماقت دراصل رائے سے دشمنی کرنا ہے اور اس سے
يَقْدِرُ عَلَى الضَّرَّاءِ
دشمنی جو ضرر پہنچانے میں قدرت رکھتا ہو۔ (کہلاتی ہے)

۱۸۰۱ — اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ شَرَفٍ مَنْ لَا قَدِيْمَ لَهُ
علم اس کے لیے بھی افضل شرف ہے جس کا کوئی ماضی نہ ہو۔

۱۸۰۲ — اَلْجَاهِلُ لَا يَعْرِفُ تَقْصِيْرَهُ وَلَا
جاہل نہ تو اپنے قصور کو پہچانتا ہے اور نہ ہی
يَقْبَلُ مِنَ النَّصِيْحِ لَهُ
اس کی بات کو قبول کرتا ہے جو اسے نصیحت کرے۔

۱۸۰۳ —— اَلْعَطِيَّةُ بَعْدَ الْمَنْعِ اَجْمَلُ مِنَ
منع کرنے کے بعد عطا کرنا اس سے بہت اچھا ہے
اَلْمَنْعِ بَعْدَ الْعَطِيَّةِ
کہ عطا کرنے کے بعد منع کرے۔

۱۸۰۴ —— اَلدَّهْرُ يُخْلِقُ الْاَبْدَانَ وَيُجَدِّدُ الْاٰمَالَ
زمانہ (دہر) جسموں کو پیدا کرتا ہے امیدوں کو تازہ
وَيُدْنِي الْمَنِيَّةَ وَيُبَاعِدُ الْاُمْنِيَّةَ
کرتا ہے موت کو نزدیک کرتا ہے اور آرزوؤں کو دُور
کر دیتا ہے۔

۱۸۰۵ —— اَوَاخِرُ مَصَادِرِ التَّوَقِّي اَوَائِلُ مَوَارِدِ الْحَذَرِ
مقامِ حفاظت کی انتہا احتیاط کی ابتدائی
منازل میں ہے۔

۱۸۰۶ —— اَلْعَاقِلُ اِذَا سَكَتَ فَكَّرَ وَاِذَا نَطَقَ
عقلمند جب خاموش رہتا ہے تو فکر کرتا ہے اور جب
ذَكَرَ وَاِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ
کلام کرتا ہے تو ذکر کرتا ہے اور جب نظر کرتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔

۱۸۰۷ —— اَلدَّاعِی بِلَا عَمَلٍ کَالْقَوْسِ بِلَا وَتَرٍ
بغیر عمل کے بلانے والا بغیر تیر کی کمان کے مانند ہے۔

۱۸۰۸ —— اَلْمُرُوَّۃُ اِجْتِنَابُ الرَّجُلِ مَا یَشِیْنُہٗ
مروت انسان کا باعثِ شرم چیزوں سے اجتناب اور
وَاِکْتِسَابُہٗ مَا یَزِیْنُہٗ
باعثِ زینت (اخلاق) کے حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۸۰۹ —— اَلرَّفِیْقُ فِیْ دُنْیَاہُ کَالرَّفِیْقِ فِیْ دِیْنِہٖ
کسی کا دنیاوی زندگی میں رفاقت کرنے والا ایسا
ہی ہے جیسے کہ اس کی دینی زندگی میں اس کا ساتھی۔

۱۸۱۰ —— اَلْغِنٰی بِاللّٰہِ اَعْظَمُ الْغِنٰی
اللہ کے ذریعے تونگری عظیم ترین دولت مندی ہے۔

۱۸۱۱ —— اَلْغِنٰی بِغَیْرِ اللّٰہِ اَعْظَمُ الْفَقْرِ
اللہ کے (احکام) توڑ کر تونگری اختیار کرنا
وَالشَّقَاءِ
عظیم ترین غربت اور بدبختی ہے۔

۱۸۱۲ —— اَلْعِلْمُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحَاطَ بِهٖ
علم اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا احاطہ کیا جا
فَخُذُوْا مِنْ كُلِّ عِلْمٍ اَحْسَنَهٗ
سکے پس ہر علم کے بہترین حصّے کو حاصل کرو۔

۱۸۱۳ —— اَلسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ غَرَائِزُ شَرِيْفَةٌ
سخاوت اور شجاعت شرف والی خصلتیں ہیں یہ اللہ سبحانہٗ
يَضَعُهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِيْمَنْ اَحَبَّهٗ وَامْتَحَنَهٗ
ان کو عطا کرتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور جس کا
وہ امتحان لے چکا ہو۔

۱۸۱۴ —— اَلصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ فِى الرَّخَاءِ
بلاؤں پر صبر کرنا آسانیوں کے وقت عافیت کے ساتھ
زندگی گزارنے سے افضل ہے۔

۱۸۱۵ —— اَلْعَقْلُ اَغْنَى الْغِنَاءِ وَغَايَةُ الشَّرَفِ
عقل سب سے بڑی دولت مندی اور دنیا و
فِى الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا
آخرت کا انتہائی شرف ہے۔

۱۸۱۶ — اَلْکَرِیْمُ یَجْفُو اِذَا عُنِّفَ وَیَلِیْنُ اِذَا اسْتُعْطِفَ

مردِ کریم کے ساتھ جب کوئی سختی اختیار کرتا ہے تو وہ اس کے ساتھ سخت تر ہوتا ہے اور جب کوئی لطف و کرم کا طالب ہوتا ہے تو وہ بہت ہی ملائمت اختیار کر لیتا ہے۔

۱۸۱۷ — اَللَّئِیْمُ یَجْفُو اِذَا اسْتُعْطِفَ وَیَلِیْنُ اِذَا عُنِّفَ

پست مرتبہ (اس وقت) سختی اختیار کرتا ہے جب اس کے ساتھ مہربان رویہ اختیار کیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ سختی برتی جاتی ہے تو وہ نرم پڑتا ہے۔

۱۸۱۸ — اَلْمُؤْمِنُ اِذَا سُئِلَ اَسْعَفَ وَاِذَا سَاَلَ خَفَّفَ

مومن سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ حاجت روائی کرتا ہے اور جب وہ خود سوال کرتا ہے تو بقدرِ ضرورت (مانگتا ہے)۔

۱۸۱۹ — اَلْمَحَاسِنُ فِی الْاِقْبَالِ هِیَ الْمَسَاوِیْ فِی الْاِدْبَارِ

اقبال مندی کے وقت اچھائیاں یا نیکیاں بُرے حالات میں برائیوں یا بدی کے برابر ہیں۔

۱۸۲۰ —— اَلصَّمتُ یَکسُوكَ الوَقَارَ وَیَکفِیكَ
خاموشی تجھے وقار کا لباس پہناتی ہے اور تجھ کو
مَؤُنَۃَ الاِعتِذَارِ
معذرت کی زحمت سے بچاتی ہے۔

۱۸۲۱ —— الامل سلطان الشّیاطِینِ عَلٰی قُلُوبِ
امیدیں (دراصل) غافلوں کے دلوں پر شیاطین
الغَافِلِینَ
کے تسلط کا نتیجہ ہیں۔

۱۸۲۲ —— الحِکمَۃُ ضَالَّۃُ کُلِّ مُؤمِنٍ فَخُذُوھَا
حکمت ہر مومن کی گمشدہ پونجی ہے پس اس کو
وَلَو مِن اَفوَاہِ المُنَافِقِینَ
اگرچہ کہ وہ منافق کی زبان سے ملے حاصل کرلو۔

۱۸۲۳ —— اَلجَھلُ فِی الاِنسَانِ اَضَرُّ مِنَ
انسان کی جہالت بدن کی خارش سے زیادہ
الاَکِلَۃِ فِی البَدَنِ
تکلیف دہ ہے۔

۱۸۲۴ —— اَلسَّعِيْدُ مَنْ خَافَ الْعِقَابَ فَاٰمَنَ
سعادت مند وہ ہے جو انجام سے ڈرا اور ایمان لایا
وَرَجَاَ الثَّوَابَ فَاَحْسَنَ
اور ثواب کی امید کی اور پھر احسان کیا۔

۱۸۲۵ —— اَلْحَاسِدُ يَرٰى اَنَّ زَوَالَ النِّعْمَةِ
حاسد (دراصل) یہ سمجھتا ہے کہ جس سے وہ حسد کر
عَمَّنْ يَحْسُدُهٗ نِعْمَةٌ عَلَيْهِ
رہا ہے اس سے وہ نعمت زائل ہو کر اسے مل جائے گی۔

۱۸۲۶ —— اَلسَّاعِيْ كَاذِبٌ لِمَنْ سَعٰى اِلَيْهِ
اِدھر کی اُدھر کرنے والا اس کے حق میں جھوٹا ہے
ظَالِمٌ لِمَنْ سَعٰى عَلَيْهِ
جس کے پاس وہ بات کہہ رہا ہو اور اس کے حق میں
ظلم کرنے والا ہے جس کی وہ بات پہنچا رہا ہے۔

۱۸۲۷ —— اَلْعِلْمُ حَاكِمٌ وَالْمَالُ مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ
علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ ہے۔

۱۸۲۸ —— اَلْعِلْمُ يُرْشِدُكَ اِلٰى مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ
علم تجھ کو اس کی ہدایت کرے گا جس کا اللہ نے تجھے
بِهٖ وَالزُّهْدُ يُسَهِّلُ لَكَ الطَّرِيْقَ اِلَيْهِ
حکم دیا ہے اور زہد تجھ کو اللہ تک پہنچنے والے
راستے کو آسان کردے گا۔

۱۸۲۹ —— اَلْمَالُ يُكْرِمُ صَاحِبَهٗ فِي الدُّنْيَا
دولت اپنے صاحب کو دنیا میں مکرّم کرتی ہے
وَيُهِيْنُهٗ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک ہلکا بنا دیتی ہے۔

۱۸۳۰ —— اَلْجُبْنُ وَالْحِرْصُ وَالْبُخْلُ غَرَائِزُ سُوْءٍ
بزدلی لالچ اور بخل بُری خصلتیں ہیں اور یہ
يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
اللہ سبحانہٗ کے ساتھ بدگمانی رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۸۳۱ —— اَلْمَالُ يُكْرِمُ صَاحِبَهٗ مَا بَذَلَهٗ وَيُهِيْنُهٗ مَا بَخِلَ بِهٖ
مال اپنے رکھنے والے کو جو اسے خرچ کرتا بزرگ بناتا ہے جو
اس میں بخیلی کرتا ہے اس کو شرمندہ کرتا ہے۔

۱۸۳۲ — اَلْفَقِیْہُ کُلُّ الْفَقِیْہِ مَنْ لَمْ یُقَنِّطِ
تمام فقیہوں کا فقیہ (دانا) وہ ہے جو اللہ کی
النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ وَلَمْ یُؤْیِسْھُمْ
رحمت سے انسانوں کو مایوس نہ ہونے دے اور نہ
مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ
ہی راحتِ پروردگار کے (محض) آسرے میں مبتلا رکھے۔

۱۸۳۳ — اَلْعَالِمُ کُلُّ الْعَالِمِ مَنْ لَمْ یَمْنَعِ الْعِبَادَ
تمام عالموں کا عالم وہ جو بندوں کو اللہ کی رحمت پر
الرَّجَاءَ لِرَحْمَةِ اللّٰہِ وَلَمْ یُؤْمِنْھُمْ مَکْرَ اللّٰہِ
تکیہ کرنے سے نہ روکے اور نہ ہی اللہ کی چال سے انسانوں
کو امن میں رکھے۔

۱۸۳۴ — اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ
مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت
الدُّنْیَا وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ حَرْثُ الْاٰخِرَةِ
ہیں اور عملِ صالح آخرت کی کھیتی
ہے۔

۱۸۳۵ — اَلْمُحْتَكِرُ الْبَخِيْلُ جَامِعٌ لِمَنْ لَا يَشْكُرُهُ
ذخیرہ اندوز بخیل اپنے ناشکروں کے لیے جمع کرنے والا اور

وَقَادِمٌ عَلٰى مَنْ لَا يَعْذُرُهُ
اس کے سامنے وارد ہونے والا ہے جو معذرت قبول نہیں کرے گا۔

۱۸۳۶ — اَلْكَرَمُ اِيْثَارُ عُذُوْبَةِ الثَّنَاءِ عَلٰى حُبِّ الْمَالِ
کرم درحقیقت مال کی محبت پر مدح وستائش کی چاشنی کو ترجیح دینے کا نام ہے۔

۱۸۳۷ — اَلزُّهْدُ تَقْصِيْرُ الْاٰمَالِ وَاِخْلَاصُ الْاَعْمَالِ
زہد امیدوں کے کوتاہ کرنے اور اعمال کو اخلاص سے انجام دینے کا نام ہے۔

۱۸۳۸ — اَلْاَخُ الْمُكْتَسَبُ فِي اللّٰهِ اَقْرَبُ الْاَقْرِبَاءِ
اللہ کی خاطر بنایا گیا بھائی (دوست) سب سے

وَاَرْحَمُ مِنَ الْاُمَّهَاتِ وَالْاٰبَاءِ
قریب ترین رشتہ دار اور ماں باپ سے بڑھ کر رحم دل ہوتا ہے۔

۱۸۳۹ — اَللُّؤْمُ اِيْثَارُ حُبِّ الْمَالِ عَلٰى لَذَّةِ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ
پستی یہ ہے کہ مال کی محبت کو حمد وثنا کی لذت پر ترجیح دی جائے

۱۸۴۰ —— اَلْعَامِلُ بِجَهْلٍ كَالسَّائِرِ عَلٰى غَيْرِ طَرِيْقٍ فَلَا يَزِيْدُهٗ جِدُّهٗ فِي السَّيْرِ اِلَّا بُعْدًا عَنْ حَاجَتِهٖ

جہالت کے ساتھ عمل کرنے والا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی الگ راستے پر کوئی چلنے والا کہ جس کی حرکت و کوشش اس کو اپنے مطلب سے دور کردے۔

۱۸۴۱ —— اَلْمَرْءُ يُوْزَنُ بِقَوْلِهٖ وَيُقَوَّمُ بِفِعْلِهٖ فَقُلْ مَا تَرْجَحُ زِنَتُهٗ وَافْعَلْ مَا تَجِلُّ قِيْمَتُهٗ

مرد اپنے قول سے وزن اور اپنے فعل سے مقام پاتا ہے پس تو وہ بات کہہ جس کا وزن زیادہ ہو اور وہ کام انجام دے جو تیری قیمت کو جلیل تر کردے۔

۱۸۴۲ —— اَلْكَذَّابُ مُتَّهَمٌ فِي قَوْلِهٖ وَاِنْ قَوِيَتْ حُجَّتُهٗ وَصَدَقَتْ لَهْجَتُهٗ

جھوٹا اپنے اقوال میں تہمت کا شکار ہوتا ہے اگرچہ کہ اس کی حجت قوی ہی کیوں نہ ہو اور اس کے لہجے میں صداقت ہی کیوں نہ ہو۔

۱۸۴۳ —— اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ الدُّنْیَا وَالْوَلَدُ مَطْبُوْعٌ عَلٰی حُبِّ اُمِّہٖ

لوگ دنیا کی اولاد ہیں اور بیٹے پر اپنی ماں کی محبت ہی کی چھاپ ہوتی ہے۔

۱۸۴۴ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ اِتَّھَمَ رَاْیَہٗ وَلَمْ یَثِقْ بِکُلِّ مَا تُسَوِّلُ لَہٗ نَفْسُہٗ

عقلمند وہ ہے کہ جو اپنی رائے کو (بھی) قابلِ تہمت سمجھتا ہے اور وہ ان تمام باتوں پر اعتبار نہیں کرتا کہ جن کو اس کا نفس صحیح سمجھتا ہے۔

۱۸۴۵ —— اَلْمُؤْمِنُ حَیٌّ غَنِیٌّ مُوْقِنٌ تَقِیٌّ

مومن زندہ (روح) تونگر صاحبِ یقین اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

۱۸۴۶ —— اَلْمُنَافِقُ وَقِحٌ غَبِیٌّ مُتَمَلِّقٌ شَقِیٌّ

منافق بے شرم، کند ذہن، چاپلوس اور بدبخت ہوتا ہے۔

۱۸۴۷ —— اَلْکَلَامُ بَیْنَ خُلْقَتَیْ سُوْءٍ ھُمَا الْاِکْثَارُ

انسان کا کلام دو بری خصلتوں کے درمیان واقع ہے

وَالْإِقْلَالُ فَالْإِكْثَارُ هَذَرٌ وَالْإِقْلَالُ

اور وہ دونوں کثرت اور قلت ہیں۔ کثرت (دراصل)

عِيٌّ وَحَصَرٌ

بیہودہ پن اور قلت گونگا پن اور عاجزی ہے۔

۱۸۴۸ —— اَلْإِيمَانُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِينُ وَالْوَرَعُ

ایمان، اخلاص، یقین اور پرہیزگاری (دراصل)

الصَّبْرُ وَالرِّضَا بِمَا يَأْتِي بِهِ الْقَدَرُ

صبر و رضا ہیں کہ جو (قضا و قدر) کا نتیجہ ہیں۔

۱۸۴۹ —— اَلصَّدِيقُ إِنْسَانٌ هُوَ أَنْتَ إِلَّا أَنَّهُ غَيْرُكَ

تیرا دوست بالکل تجھ جیسا ہی انسان ہے مگر یہ کہ وہ تیرے علاوہ کوئی اور ہے۔

۱۸۵۰ —— اَلْمُشَاوَرَةُ رَاحَةٌ لَكَ وَتَعَبٌ لِغَيْرِكَ

مشورہ کرنا تیرے لیے راحت اور تیرے غیر کے لیے باعث رنج و تعب ہے۔

۱۸۵۱ —— اَلذِّكْرُ يُؤْنِسُ اللُّبَّ وَيُنِيرُ الْقَلْبَ

(اللہ کی) یاد اور ذکر عقل کو انس، دل کے نور

وَيَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ
اور رحمت کے نزول کا سبب ہے۔

۱۸۵۲ — اَوَّلُ عِوَضِ الْحَلِيْمِ عَنْ حِلْمِهٖ اَنَّ النَّاسَ
بردبار کو اس کے حلم کا سب سے پہلا بدلہ یہ ملتا ہے کہ
كُلُّهُمْ اَنْصَارُهٗ عَلٰى خَصْمِهٖ
سب لوگ اس کے جھگڑے پر اس کے حمایتی ہو جاتے ہیں۔

۱۸۵۳ — اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَالْمَوْتُ
دنیا مومن کا قیدخانہ اور موت اس کے لیے
تُحْفَتُهٗ وَالْجَنَّةُ مَاوَاهُ
تحفہ اور جنت اس کی قرارگاہ ہوتی ہے۔

۱۸۵۴ — اَلدُّنْيَا جَنَّةُ الْكَافِرِ وَالْمَوْتُ
دنیا کافر کی جنت اور موت اس کی بنیادوں کو
مُشْخِصُهٗ وَالنَّارُ مَثْوَاهُ
اکھاڑنے والی اور آگ اس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔

۱۸۵۵ — اَلْعَمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اَرْبَحُ وَلِسَانُ
اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل سب سے زیادہ سود مند

اَلصِّدْقُ اَزْیَنُ وَاَنْجَح
اور سچی زبان سب سے زینت دینے والی اور سب سے زیادہ نجات دینے والی ہوتی ہے۔

۱۸۵۶ —— اَلْكَرِيْمُ اِذَا قَدَرَ صَفَحَ وَاِذَا مَلَكَ
مرد کریم قادر ہونے پر درگزر سے کام لیتا ہے اور

سَمَحَ وَاِذَا سُئِلَ اَنْجَحَ
مالک ہونے پر خود بخشش کرتا ہے اور مانگے جانے پر حاجت براری کرتا ہے۔

۱۸۵۷ —— اَلْغَدْرُ بِكُلِّ اَحَدٍ قَبِيْحٌ وَهُوَ
غداری ہر ایک کے لیے بہت بُری ہے لیکن وہ

بِذَوِي الْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ اَقْبَحُ
صاحب قدرت اور سلطنت کے لیے سب سے زیادہ بُری ہے۔

۱۸۵۸ —— اَلْوَفَاءُ تَوْاَمُ الْاَمَانَةِ وَزَيْنُ الْاُخُوَّةِ
وفاداری امانت کی ہمزاد ہے اور بھائی چارگی کی زینت ہے۔

۱۸۵۹ —— اَلشَّرَهُ يَشِيْنُ النَّفْسَ وَيُفْسِدُ الدِّيْنَ
حرص کا غلبہ نفس کو عیب دار اور دین کو فاسد

وَيُزْرِي بِالْفُتُوَّةِ
اور جواں مردی کو پست کر دیتا ہے۔

۱۸۶۰ — الوَرَعُ يُصْلِحُ الدِّينَ وَيَصُونُ النَّفْسَ
پرہیزگاری دین کی اصلاح کرتی ہے نفس کو بچاؤ میں
وَيَزِينُ الْمُرُوَّةَ
رکھتی ہے اور آدمیت کو زینت دیتی ہے۔

۱۸۶۱ — اَلعَاقِلُ مَنْ زَهِدَ فِي دُنْيَا فَانِيَةٍ
عقلمند وہ ہے کہ جو فنا ہونے والی پست مرتبہ دنیا
دَنِيَّةٍ وَرَغِبَ فِي جَنَّةٍ سَنِيَّةٍ
میں زہد اختیار کرتا ہے اور اس جنت کی طرف رغبت
خَالِدَةٍ عَالِيَةٍ
اختیار کرتا ہے جو عمدہ جاودانی اور بلند مرتبہ ہے۔

۱۸۶۲ — اَلصَّبْرُ اَفْضَلُ سَجِيَّةٍ وَالْعِلْمُ اَشْرَفُ
صبر سب سے افضل خو اور علم سب سے شرف
حِلْيَةٍ وَعَطِيَّةٍ
والا لباس اور عطیہ ہے۔

۱۸۶۳ —— اِنتِبَاہُ العیونِ لاینفع مع غفلۃِ القلوبِ
آنکھوں کی بیداری دلوں کو غفلت کے ساتھ کوئی
فائدہ نہیں پہنچاتی۔

۱۸۶۴ —— المتقی من اتقی الذنوب والمتنزہ
متقی وہ ہے کہ جو گناہوں سے بچے اور پاکیزہ وہ ہے
من تنزہ عن العیوب
کہ جو عیبوں سے پاکیزہ ہے۔

۱۸۶۵ —— الفکر فی الامر قبل ملابستہ یؤمن الزلل
کسی کام میں فکر قبل اس کے کہ اسے انجام دیا جائے،
خطاؤں سے بچانے کا سبب ہے۔

۱۸۶۶ —— الطاعۃ جنۃ الرعیۃ والعدل جنۃ الدول
اطاعت رعایا کی ڈھال اور عدل حکومت کیلئے ڈھال ہے۔

۱۸۶۷ —— الصبر ان یحتمل الرجل ماینوبہ
صبر یہ ہے کہ مرد جو کچھ اس کو حالات پیش آئیں برداشت
ویکظم مایغضبہ
کرے اور اپنے غضب کو کچلتا رہے۔

۱۸۶۸ —— اَلصَّفحُ اَن یَعفُوَ الرَّجُلُ عَمَّا یَجنِی
درگزر یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ کی گئی زیادتی کو

عَلَیہِ وَیَحلُمَ عَمَّا یُغِیظُہُ
معاف کردے اور جو چیز اسے غیظ میں لا رہی ہے
اس پر حلم اختیار کرے۔

۱۸۶۹ —— اَلجَزَعُ لَایَدفَعُ القَدَرَ وَلٰکِن یُحبِطُ الاَجرَ
نالہ وزاری (قضاو) قدر کو دفع نہیں کرسکتی مگر اجر
(ثواب) کو حبط کرلیتی ہے۔

۱۸۷۰ —— اَلحِرصُ لَایَزِیدُ فِی الرِّزقِ وَلٰکِن
لالچ رزق میں کوئی اضافہ نہیں کرتی مگر یہ کہ قدر و

یُذِلُّ القَدرَ
(قیمت) کو گھٹا دیتی ہے۔

۱۸۷۱ —— اَلحَازِمُ مَن لَایَشغَلُہُ النِّعمَۃُ
دور اندیش وہ ہے کہ جس کو نعمت عاقبت

عَنِ العَمَلِ لِلعَاقِبَۃِ
کے لیے عمل سے نہ روکے۔

۱۸۶۲ — الرَّابِحُ مَنْ بَاعَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ
فائدہ میں وہ ہے کہ جس نے دنیا کا آخرت کے ساتھ سودا
وَاسْتَبْدَلَ الْآجِلَةَ عَنِ الْعَاجِلَةِ
کیا اور آنے والی زندگی کو اس قریب زندگانی سے بدل لیا۔

۱۸۶۳ — اَلشَّرُّ مَرْكَبُ الْحِرْصِ وَالْهَوىٰ مَرْكَبُ الْفِتْنَةِ
شر لالچ کی اور خواہشِ نفس فتنہ کی سواری ہے۔

۱۸۶۴ — اَلْبَلَاغَةُ مَا سَهُلَ عَلَى الْمَنْطِقِ وَ
بلاغت از روئے کلام سادہ (الفاظ) اور از روئے فہم
خَفَّ عَلَى الْفِطْنَةِ
آسان (معنیٰ) کو کہتے ہیں۔

۱۸۶۵ — اَلنَّاسُ كَصُوَرٍ فِي الصَّحِيفَةِ كُلَّمَا طُوِيَ
انسان کسی تصویروں والی کتاب کی طرح ہیں کہ جس
بَعْضُهَا نُشِرَ بَعْضُهَا
کی ایک تصویر پلٹی جاتی ہے تو دوسری سامنے آجاتی ہے۔

۱۸۶۶ — اَلدُّنْيَا صَفْقَةُ مَغْبُونٍ وَالْاِنْسَانُ
دنیا ایک گھاٹے کا سودا ہے اور انسان اُس

مَغبُونٌ بِهَا
گھاٹے کے سودے کا خریدار ہے۔

۱۸۷۷ — اَلبَخِیلُ یَبخَلُ عَلٰی نَفسِہٖ بِالیَسِیرِ
کنجوس اپنی دنیا کے تھوڑے حصّے کے لیے بھی اپنی ذات

مِن دُنیَاہُ وَیَسمَحُ لِوُرَّاثِہٖ بِکُلِّھَا
پر کنجوسی کرتا ہے اور جبکہ اپنے وارثوں کو اپنی پوری دنیا
بخش دیتا ہے۔

۱۸۷۸ — اَلمَالُ یَرفَعُ صَاحِبَہٗ فِی الدُّنیَا
دولت اپنے ساتھی کو دنیا میں بلندی دیتی ہے

وَیَضَعُہٗ فِی الاٰخِرَۃِ
اور آخرت میں اس کو پست کر دیتی ہے۔

۱۸۷۹ — اَعمَالُ العِبَادِ فِی الدُّنیَا نُصبُ
بندوں کے دنیا میں اعمال (درحقیقت) ان کی

اَعیُنِھِم فِی الاٰخِرَۃِ
آخرت کے مقامِ نگاہ ہیں۔

۱۸۸۰ —— اَلْمَرْءَةُ شَرٌّ كُلُّهَا وَشَرٌّ مِنْهَا لَابُدَّ مِنْهَا

عورت سراسر شر ہے اور اس کے شر میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کے بغیر گزارا نہیں ہے۔

۱۸۸۱ —— اَلشَّهَوَاتُ آفَاتٌ قَاتِلَاتٌ وَخَيْرُ دَوَائِهَا اِقْتِنَاءُ الصَّبْرِ عَنْهَا

جسم اور نفس کی خواہشات (دراصل) قتل کرنے والی آفات ہیں اور ان کی بہترین دوا ان خواہشوں سے صبر کرنے والی قناعت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۸۸۲ —— الحسد داء عياء لايزول إلّا بهلك الحَاسِدِ اوموتِ المحسودِ

حسد وہ خطرناک مرض ہے جو حاسد کی ہلاکت یا حسد کیے جانے والے کی موت کے بعد ہی زائل ہوتا ہے۔

۱۸۸۳ —— اَلذُّنُوبُ الدَّاءُ وَالدَّوَاءُ الْإِسْتِغْفَارُ وَالشِّفَاءُ اَنْ لَاتَعُود

گناہ ایک بیماری ہے اور اس کی دوا استغفار ہے اور اس کی شفا یہ ہے کہ تو اس گناہ کا دوبارہ ارتکاب نہ کر۔

۱۸۸۴ —— اَلحَسَدُ يَأكُلُ الحَسَنَاتِ كَمَا تَأكُلُ النَّارُ الحَطَبَ
حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے کہ آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

۱۸۸۵ —— اَلصَّبرُ صَبرَانِ صَبرٌ عَلَى مَا تَكرَهُ
صبر درحقیقت دو قسم کے ہیں ایک وہ صبر جو اس شے
وَصَبرٌ عَمَّا تُحِبُّ
پر اختیار کرے جو تجھے مکروہ لگتی ہے اور ایک صبر وہ جو تو اس شے کے فراق پر اختیار کرے جو تجھے محبوب ہے۔

۱۸۸۶ —— اَلصَّبرُ اَحسَنُ حُلَلِ الاِيمَانِ وَ
صبر ایمان کا سب سے بہتر لباس ہے اور انسان
اَشرَفُ خَلَائِقِ الاِنسَانِ
کا سب سے شرف والا خُلق ہے۔

۱۸۸۷ —— اَلشَّكُّ يُفسِدُ اليَقِينَ وَيُبطِلُ الدِّينَ
شک یقین کو فاسد اور دین کو باطل کر دیتا ہے۔

۱۸۸۸ —— اَلكَيِّسُ مَن اَحيَا فَضَائِلَهُ وَاَمَاتَ
ذہین وہ ہے جس نے اپنے فضائل کو زندگی دی ہے اور

رَدَّ ائِلَهُ بِقَمْعِهِ شَهْوَتَهُ وَهَوَاهُ
اپنے کمینے پن کو مار دیا اپنی شہوت اور اپنی ہوا و ہوس کو کچل کر

۱۸۸۹ —— اَلْاَمَلُ كَالسَّرَابِ يَغُرُّ مَنْ رَآهُ وَ
امید ایک سراب کی مانند ہے جو اپنے دیکھنے والے

يُخْلِفُ مَنْ رَجَاهُ
کو دھوکا دیتا ہے اور اپنے آپ سے توقع رکھنے والے سے (گویا) وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۸۹۰ —— اَلسُّلْطَانُ الْجَائِرُ وَالْعَالِمُ الْفَاجِرُ
ظالم سربراہ اور فاجر عالم انسانوں میں سب سے

اَشَدُّ النَّاسِ نِكَايَةً
زیادہ اذیت پہنچانے والے ہوتے ہیں۔

۱۸۹۱ —— اِسْتِكَانَةُ الرَّجُلِ فِى الْعَزْلِ بِقَدْرِ
انسان کی دور معزولی میں خواری اس کے دورِ

شَرِّهِ فِى الْوِلَايَةِ
حکومت میں اس کے شر کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۸۹۲ —— اِكْمَالُ الْمَعْرُوفِ اَحْسَنُ مِنِ ابْتِدَائِهِ
نیکی کی تکمیل سب سے زیادہ بہترین طور پر خود اس کے آغاز سے ہوتی ہے۔

۱۸۹۳ — اَلْكَافِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ خَؤُنٌ مَغْرُوْرٌ
کافر مکر کرنے والا کمینہ خیانت کار اپنی جہالت سے
بِجَهْلِهٖ مَغْبُوْنٌ
دھوکا کھائے ہوئے اور گھاٹا اٹھانے والا ہوتا ہے۔

۱۸۹۴ — اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ مَأْمُوْنٌ عَلٰى
مومن ذہین مگر بھولا کریم اپنے نفس پر امین احتیاط
نَفْسِهٖ حَذِرٌ مَحْزُوْنٌ
کرنے والا اور غمگین رہتا ہے۔

۱۸۹۵ — اَلرَّاضِيْ عَنْ نَفْسِهٖ مَغْبُوْنٌ ،
جو اپنے نفس پر راضی ہے وہ گھاٹا اٹھانے والا اور
وَالْوَاثِقُ بِهَا مَفْتُوْنٌ
جو اپنے نفس پر اعتبار رکھتا ہے وہ فتنوں میں مبتلا ہونے والا ہے۔

۱۸۹۶ — اَلشَّرِيْرُ لَا يَظُنُّ بِاَحَدٍ خَيْرًا لِاَنَّهٗ
شریر کسی کے بارے میں نیک گمان نہیں رکھتا اسلیے کہ وہ
لَا يَرَاهُ اِلَّا بِطَبْعِ نَفْسِهٖ
کچھ نہیں دیکھتا مگر اپنی طبیعت نفس کے مطابق۔

۱۸۹۷ —— اَلصَّدِيقُ الصَّدُوقُ مَنْ نَصَحَكَ فِي
سچوں میں سچا وہ ہے جو تیرے عیبوں کے بارے میں
عَيْبِكَ وَحَفِظَكَ فِي غَيْبِكَ وَآثَرَكَ
نصیحت کرے اور تیری غیر موجودگی میں تیری حفاظت
عَلَى نَفْسِهِ
کرے اور تجھ کو اپنے نفس پر ترجیح دے۔

۱۸۹۸ —— اَلْمَرْءُ حَيْثُ وَضَعَ نَفْسَهُ بِرِيَاضَتِهِ
مرد کا مقام وہ ہے کہ جو وہ اپنے آپ کے لیے ذاتی
وَطَاعَتِهِ فَإِنْ نَزَّهَهَا تَنَزَّهَتْ
ریاضت اور اطاعت کے ذریعے بناتا ہے اس لیے کہ اگر وہ
وَإِنْ دَنَّسَهَا تَدَنَّسَتْ۔
اپنے نفس کو پاک کرے وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس
کو غلیظ کرے تو وہ غلیظ ہو جاتا ہے۔

۱۸۹۹ —— اَلرَّجُلُ حَيْثُ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ إِنْ صَانَهَا
آدمی کا مقام وہ ہے جو وہ اپنے نفس کے لیے اختیار کرتا ہے
ارْتَفَعَتْ وَإِنِ ابْتَذَلَهَا اتَّضَعَتْ
اگر وہ اس کی نگہبانی کرے تو وہ بلندی پاتا ہے اگر وہ

اس سے غفلت اختیار کرے تو اپنے آپ کو پست کرتا ہے۔

۱۹۰۰ — اَلعَوَافِی اِذَا دَامَتْ جُهِلَتْ وَاِذَا فُقِدَتْ عُرِفَتْ

عافیت اگر دائمی رہے تو وہ پہچانی نہیں جاتی اور اگر وہ زائل ہو جائے تو اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۱۹۰۱ — اَلدُّنْیَا اِنِ انْجَلَتْ اِنْجَلَتْ وَاِذَا جَلَتْ اِرْتَحَلَتْ

دنیا اگر آسان ہوتی ہے تو آسان ہوتی چلی جاتی ہے اور بگڑتی ہے تو منہ موڑ لیتی ہے۔

۱۹۰۲ — اَلْجَوَادُ مَحْبُوْبٌ مَحْمُوْدٌ وَاِنْ لَمْ یَصِلْ مِنْ جُوْدِهٖ اِلٰی مَادِحِهٖ شَیْءٌ وَالْبَخِیْلُ ضِدُّ ذٰلِكَ

صاحبِ جود و بخشش محبوب اور تعریف کا ہدف بنا رہتا ہے اگرچہ کہ اس کی سخاوت کا کوئی فائدہ اس کی تعریف کرنے والے کو نہ پہنچا ہو۔ اور کنجوس اسی کی ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۳ — اَلْجَائِرُ مَمْقُوتٌ مَذْمُومٌ وَاِنْ لَمْ يَصِلْ مِنْ جَوْرِهٖ اِلٰى ذَامِّهٖ شَيْءٌ وَالْعَادِلُ ضِدُّ ذٰلِكَ

جور وستم کرنے والا نفرت اور مذمت کا شکار رہتا ہے اگرچہ کہ اس کے جور وستم کا کوئی اثر اس کی مذمت کرنے والے پر نہ پڑا ہو اور عادل اس کی ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۴ — اَلْعَاقِلُ مَنْ وَضَعَ الْاَشْيَاءَ مَوَاضِعَهَا وَالْجَاهِلُ ضِدُّ ذٰلِكَ

عقلمند وہ ہے جو چیزوں کو ان کے مقام پر رکھتا ہے اور جاہل اس کی ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۵ — اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْاَجْرِ وَلَا خَيْرَ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ

عالم اور علم حاصل کرنے والا دونوں اجر میں شریک ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں (رہنے میں) کوئی خیر نہیں پایا جاتا۔

۱۹۰۶ —— اَلدُّنْیَا دُوَلٌ فَاَجْمِلْ فِیْ طَلَبِهَا
دنیا ایک گردش ہے پس تو اس کی طلب میں
وَاصْطَبِرْ حَتّٰی تَاْتِیَکَ دَوْلَتُکَ
رعایت سے کام لے اور اس وقت تک صبر اختیار کر
کہ تیری اپنی (دنیا کی) گردش تجھ تک پہنچ جائے۔

۱۹۰۷ —— اَلْحُمْقُ الْاِسْتِہْتَارُ بِالْفُضُوْلِ وَمُصَاحَبَةُ
حماقت فضولیات میں مشغول رہنا اور جاہلوں کی
الْجُہُوْلِ
صحبت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۹۰۸ —— اَلْحَزْمُ النَّظَرُ فِی الْعَوَاقِبِ وَمُشَاوَرَةُ
احتیاط انجام پر نظر رکھنے اور صاحبانِ عقل کے
ذَوِی الْعُقُوْلِ
ساتھ مشورہ کرنے میں ہے۔

۱۹۰۹ —— اَلتَّوَکُّلُ التَّبَرِّیْ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ
توکل (تمام) توانائیوں اور قوت سے بیزاری

وَانْتِظَارُ مَا يَأْتِي بِهِ الْقَدَرُ

اختیار کرنے اور (قضاو) قدر کے انتظار کرنے کا نام ہے۔

۱۹۱۰ —— اَلدَّهْرُ يَوْمَانِ يَوْمٌ لَكَ وَيَوْمٌ عَلَيْكَ

وقت دو طرح کے دنوں پر مشتمل ہے ایک دن

فَإِذَا كَانَ لَكَ فَلَا تَبْطَرْ وَإِذَا كَانَ

تیرے لیے اور ایک دن تجھ پر مسلط ہونے والا لہٰذا

عَلَيْكَ فَاصْطَبِرْ

پہلے دن نہ تو سرکشی اختیار کر اور دوسرے دن میں تو صبر و شکیبائی سے کام لے۔

۱۹۱۱ —— أَخُوكَ فِي اللهِ مَنْ هَدَاكَ إِلَى رَشَادٍ

اللہ کے لیے تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے راہِ راست

وَنَهَاكَ عَنْ فَسَادٍ وَأَعَانَكَ إِلَى

کی ہدایت کرے اور تجھے فساد میں مبتلا نہ ہونے

إِصْلَاحِ مَعَادٍ

دے اور آخرت کی اصلاح کرنے میں تیری اعانت کرے۔

۱۹۱۲ —— اَلْكَيِّسُ تَقْوَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَجَنُّبُ
زیرک وہ ہے جو اللہ سبحانہ سے تقویٰ اختیار کرنے اور حرام کردہ

الْمَحَارِمِ وَاِصْلَاحُ الْمَعَادِ
چیزوں سے اجتناب برتنے اور آخرت کی اصلاح میں ہے۔

۱۹۱۳ —— اَللَّئِيْمُ لَا يَتَّبِعُ اِلَّا شَكْلَهُ وَلَا يَمِيْلُ
پست مرتبہ نہیں پیروی کرتا مگر اپنے ہم شکل کی اور

اِلَّا اِلٰى مِثْلِهِ
ہرگز مائل نہیں ہوتا مگر اپنے مانند کی طرف۔

۱۹۱۴ —— اَلْحَازِمُ مَنْ جَادَ بِمَا فِيْ يَدِهِ وَ
دور اندیش جو کچھ اپنے پاس رکھتا ہے جود و کرم اختیار

لَمْ يُؤَخِّرْ عَمَلَ يَوْمِهِ اِلٰى غَدِهِ
کرکے جبکہ اپنے عمل کو کل پہ نہیں چھوڑتا۔

۱۹۱۵ —— اَلْحِكْمَةُ لَا تَحُلُّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ
حکمت منافق کے دل میں تحلیل نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ

اِلَّا وَهِيَ عَلٰى ارْتِحَالٍ
وہاں سے باہر نکل ہی جاتی ہے

۱۹۱۶ —— اَلْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ، اَلْعِلْمُ يَحْرُسُكَ وَاَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ

علم مال سے بہتر ہے، علم تیری نگہبانی کرتا ہے اور تو مال کی نگہبانی کرتا ہے۔

۱۹۱۷ —— اَلشَّرَفُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ بِحُسْنِ الْاَعْمَالِ لَا بِحُسْنِ الْاَقْوَالِ

اللہ کے نزدیک برتری حسنِ اعمال سے ملتی ہے نا کہ (محض) اچھی باتیں کرنے سے۔

۱۹۱۸ —— اَلْفَضِيْلَةُ بِحُسْنِ الْكَمَالِ وَمَكَارِمِ الْاَفْعَالِ لَا بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَجَلَالَةِ الْاَعْمَالِ

فضیلت حسنِ کمال اور نیک کردار میں ہے نہ کہ مال و دولت کی کثرت اور نہ ہی بڑے کام انجام دینے میں۔

۱۹۱۹ —— اَلْاِسْتِصْلَاحُ لِلْاَعْدَاءِ بِحُسْنِ الْمَقَالِ وَجَمِيْلِ الْاَفْعَالِ اَهْوَنُ مِنْ مُلَاقَاتِهِمْ

اچھی گفتگو اور خوبصورت افعال کے ذریعے دشمنوں کے ساتھ صلح و آشتی کی طلب اس سے زیادہ آسان

وَمُغَالَبَتِهِمْ بِمَضِيمِن الْقِتَالِ
ہے کہ ان کا سامنا کیا جائے یا ان پر غلبہ پایا جائے جنگ کی دہشت ناکی کے ذریعے۔

۱۹۲۰ —— اَلصَّبْرُ عَنِ الشَّهْوَةِ عِفَّةٌ وَعَنِ الْغَضَبِ
خواہشات پر صبر عفّت کہلاتا ہے اور غیظ و غضب

نَجْدَةٌ وَعَنِ الْمَعْصِيَةِ وَرَعٌ
پر صبر بلندیٔ مرتبہ ہوتا ہے اور گناہوں پر صبر پرہیزگاری کہلاتا ہے۔

۱۹۲۱ —— اَلسَّخَاءُ اَنْ تَكُوْنَ بِمَالِكَ مُتَبَرِّعًا
سخاوت یہ ہے کہ تو اپنے مال کے ساتھ خوب عطا کرنے

وَعَنْ مَالِ غَيْرِكَ مُتَوَرِّعًا
والا ہو جا اور غیر کے مال سے پرہیزگاری اختیار کر۔

۱۹۲۲ —— اَلْفَقِيْرُ الرَّاضِيْ نَاجٍ مِنْ حَبَائِلِ
وہ فقیر جو راضی رہتا ہے ابلیس کے پھندے

اِبْلِيْسَ وَالْغَنِيُّ وَاقِعٌ فِيْ حَبَائِلِهٖ
سے بچا ہوا ہے جبکہ تو نگر اس کے دامِ فریب کا شکار ہونے والا ہے۔

۱۹۲۳ —— اَللَّئِیمُ لَا یُرجیٰ خَیرُہٗ وَلَا یُسلَمُ مِنْ شَرِّہٖ وَلَا یُؤمَنُ مِنْ غَوَائِلِہٖ

پست مرتبہ سے کبھی اس کے خیر کی امید نہیں رکھی جا سکتی اور نہ ہی اس کے شر سے سلامتی مل سکتی اور نہ ہی اس کی پریشانیوں سے امن مل سکتا ہے۔

۱۹۲۴ —— اَلمُتَّقُونَ اَنفُسُھُم عَفِیفَۃٌ وَحَاجَاتُھُم خَفِیفَۃٌ وَخَیرَاتُھُم مَأمُولَۃٌ وَ شُرُورُھُم مَأمُونَۃٌ

متقین کے نفوس عفت والے ان کی ضرورتیں تھوڑی ان سے نیکیوں کی امید اور ان کی بدی سے ہمیشہ امان ملتی ہے۔

۱۹۲۵ —— اَلمُتَّقُونَ اَنفُسُھُم قَانِعَۃٌ وَشَھَوَاتُھُم مَیِّتَۃٌ وَوُجُوھُھُم مُستَبشِرَۃٌ وَقُلُوبُھُم مَحزُونَۃٌ

متقی وہ ہیں جن کے نفوس قناعت والے جن کی (ناجائز) خواہشیں مردہ جن کے چہرے شگفتہ اور جن کے دل غمگین رہتے ہیں۔

۱۹۲۶ —— اَلْمُؤْمِنُ دَائِمُ الذِّكْرِ كَثِيْرُ الْفِكْرِ
مومن ہمیشہ (اللہ کی) یاد میں، کثیر فکر میں،
عَلَى النَّعْمَاءِ شَاكِرٌ وَفِي الْبَلَاءِ صَابِرٌ
نعمتوں پر شکر کرنے میں، بلاؤں میں صابر ہوتا ہے۔

۱۹۲۷ —— اَلدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ
دنیا وہ ایک موجود متاع ہے کہ جس میں نیک اور
وَالْفَاجِرُ وَالْآخِرَةُ دَارُ حَقٍّ يَحْكُمُ فِيْهَا
بدکار دونوں کھا رہے ہیں اور آخرت وہ حق کا گھر ہے
مَلِكٌ قَادِرٌ
کہ جس میں قادر بادشاہ (اپنا) حکم سنانے والا ہے۔

۱۹۲۸ —— اَلْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيْمُ، وَالتَّسْلِيْمُ
اسلام تسلیم ہے، تسلیم
هُوَ الْيَقِيْنُ، وَالْيَقِيْنُ هُوَ التَّصْدِيْقُ
یقین ہے، یقین تصدیق ہے،
وَالتَّصْدِيْقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ
تصدیق اقرار ہے، اقرار

اَلْاَدَاءَ ، وَالْاَدَاءُ هُوَالْعَمَلُ
ادائیگی ہے اور ادائیگی عمل ہے۔

۱۹۲۹ —— اَلْعَاقِلُ اِذَا عَلِمَ عَمِلَ وَاِذَا عَمِلَ
عقل مند جب علم پاتا ہے تو عمل کرتا ہے اور جب
اَخْلَصَ وَاِذَا اَخْلَصَ اِعْتَزَلَ
عمل کرتا ہے تو خلوص اختیار کرتا ہے اور جب
خلوص اختیار کرتا ہے تو گوشہ نشین ہو جاتا ہے۔

۱۹۳۰ —— اَلتَّوَدُّةُ مَمْدُوحَةٌ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ
سوچ وسمجھ ہر کام میں قابلِ تعریف ہے سوائے نیکی
اِلَّا فِیْ فُرَصِ الْخَیْرِ
کرنے کے موقعوں پر (نیکی فوراً انجام دو)

۱۹۳۱ —— اَلْاِسْرَافُ مَذْمُومٌ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ
فضول خرچی ہر کام میں مذموم ہے سوائے
اَفْعَالِ الْبِرِّ
نیک کاموں کے۔

۱۹۳۲ —— اَلْاِفْضَالُ اَفْضَلُ قِنْیَةٍ وَالسَّخَاءُ
صاحبِ فضیلت ہونا سب سے برتر ذخیرہ ہے اور

أَحْسَنُ حِلْيَةٍ
سخاوت سب سے اچھا لباس ہے

۱۹۳۳ — الْعَقْلُ أَجْمَلُ زِينَةٍ وَالْعِلْمُ أَشْرَفُ مَزِيَّةٍ
عقل سب سے جمیل زینت ہے اور علم سب سے شرف والی صفت ہے۔

۱۹۳۴ — الشِّرْكَةُ فِي الْمُلْكِ تُؤَدِّي إِلَى الِاضْطِرَابِ
اقتدار میں شراکت بدانتظامی کا باعث ہوتی ہے۔

۱۹۳۵ — الشِّرْكَةُ فِي الرَّأْيِ تُؤَدِّي إِلَى الصَّوَابِ
رائے میں شراکت درستگی کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۹۳۶ — الْعِلْمُ مَقْرُونٌ بِالْعَمَلِ فَمَنْ عَلِمَ عَمِلَ
علم عمل کا ساتھی ہے پس جو علم پاتا ہے عمل کرتا ہے۔

۱۹۳۷ — الْعِلْمُ يَهْتِفُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ
علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر وہ اس کو جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ رخصت ہو جاتا ہے۔

۱۹۳۸ — اَلْمُؤْمِنُ اَلدُّنْیَا مِضْمَارُہٗ، وَالْعَمَلُ هِمَّتُهٗ، وَالْمَوْتُ تُحْفَتُهٗ، وَالْجَنَّةُ سَبْقَتُهٗ

مومن کی دنیا اس کے لیے میدان ہے، عمل اس کی ہمت ہے، موت اس کا تحفہ ہے اور جنت اس کی پیشقدمی ہے

۱۹۳۹ — اَلْکَافِرُ اَلدُّنْیَا جَنَّتُهٗ، وَالْعَاجِلَةُ هِمَّتُهٗ وَالْمَوْتُ شَقَاوَتُهٗ، وَالنَّارُ غَایَتُهٗ

کافر کی دنیا اس کی جنت ہے، اور عجلت (ہی) اس کی ہمت ہے اور موت اس کی بدبختی ہے اور آگ اس کا ٹھکانہ ہے۔

۱۹۴۰ — الاُمُورُ بِالتَّقْدِیْرِ لَا بِالتَّدْبِیْرِ

امور تقدیر سے وابستہ ہیں نا کہ تدبیر سے۔

۱۹۴۱ — اَلْقَلِیْلُ مَعَ التَّدْبِیْرِ اَبْقٰی مِنَ الْکَثِیْرِ مَعَ التَّبْذِیْرِ

تدبیر کے ساتھ قلیل میں زیادہ بقا ہے بدنظمی کے ساتھ کثیر کے مقابلے میں۔

۱۹۴۲ — اَلتَّثَبُّتُ خَیْرٌ مِنَ الْعَجَلَةِ اِلَّا فِیْ

عجلت کے مقابلے میں ثبات اچھا ہوتا ہے مگر

فُرَصِ الْبِرِّ
مگر نیکی کے موقعوں کے علاوہ۔

۱۹۴۳ —— اَلْعَجَلَۃُ مَذْمُومَۃٌ فِی کُلِّ اَمْرٍ اِلَّا
عجلت ہر کام میں مذموم ہے مگر یہ کہ کسی شر
فِیْمَا یَدْفَعُ الشَّرَّ
کو دفع کیا جائے۔

۱۹۴۴ —— اَلْاِنْصَافُ مِنَ النَّفْسِ کَالْعَدْلِ فِی الْاِمْرَۃِ
(اپنے) نفس کے ساتھ انصاف امارت میں عدالت
کرنے کے مانند ہے۔

۱۹۴۵ —— اَلتَّوَاضُعُ مَعَ الرِّفْعَۃِ کَالْعَفْوِ مَعَ الْقُدْرَۃِ
بلند مرتبہ ہو کر تواضع قدرت رکھتے ہوئے معاف کرنے
کے مانند ہے۔

۱۹۴۶ —— اَلْجُنُودُ عِزُّ الدِّیْنِ وَحُصُونُ الْوُلَاۃِ
فوج دین کی عزت اور فرمانرواؤں کے قلعے ہیں۔

۱۹۴۷ —— اَلْعَدْلُ قِوَامُ الرَّعِیَّۃِ وَجَمَالُ الْوُلَاۃِ
عدل عوام کا استحکام اور فرمانرواؤں کا جمال ہے۔

۱۹۴۸ —— اَلعَاقِلُ مَن صَانَ لِسَانَہٗ عَنِ الغِیبَۃِ
عقلمند وہ ہے کہ جس نے اپنی زبان کو غیبت سے محفوظ رکھا ہے۔

۱۹۴۹ —— المُؤمِنُ مَن طَہَّرَ قَلبَہٗ مِنَ الدَّنِیَّۃِ
مومن وہ ہے کہ جس نے اپنے دل کو آلودگی سے طاہر کر دیا۔

۱۹۵۰ —— اَلمَالُ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنہُ
مال اپنے صاحب پر وبال ہے سوائے اس کے جو کچھ آگے بھیج دیا ہے۔

۱۹۵۱ —— اَلنِّسَاءُ لَحمٌ عَلٰی وَضَمٍ اِلَّا مَا ذُبَّ عَنہُ
عورتیں وہ گوشت ہیں جو قصاب کے تختے پر رکھا ہوا ہے مگر وہ (محفوظ ہیں) جن کی حفاظت کر لی جائے۔

۱۹۵۲ —— العَقلُ اَصلُ العِلمِ وَدَاعِیَۃُ الفَہمِ
عقل علم کی جڑ اور فہم کو دعوت دیتی ہے۔

۱۹۵۳ —— اَلدُّنیَا ظِلُّ الغَمَامِ وَحُلمُ المَنَامِ
دنیا ابر کا سایہ اور خوابوں کا خواب ہے۔

۱۹۵۴ — الموت الزم لکم من ظلکم واملك
موت تم پر تمہارے سائے سے زیادہ مسلط رہتی ہے
بکم من انفسکم
اور تمہارے نفوس کی تم سے زیادہ مالک ہے۔

۱۹۵۵ — الحقود معذب النفس متضاعف الهم
کینہ پرور عذاب نفس میں گرفتار اور اپنی پریشانی بڑھانے والا ہے۔

۱۹۵۶ — الحسود دائم السقم وان کان صحیح
حاسد دائمی بیمار ہے اگرچہ کہ وہ جسمانی طور
الجسم
پر سالم ہو۔

۱۹۵۷ — المؤمن قریب امرہ ، بعید همه
مومن کا امر اس کے قریب ہے اس کی پریشانی دراز ہے
کثیر صمته ، خالص عمله
اس کی خاموشی زیادہ ہے ، اس کا عمل خالص ہے

۱۹۵۸ — المتقون اعمالهم زاکیة واعینهم
متقیوں کے اعمال پاک ان کی آنکھیں رونے

بَاکِیَۃٌ وَّقُلُوبُھُمْ وَجِلَۃٌ
والی اوران کے دل ہیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔

۱۹۵۹ —— اَلْعَاقِلُ یَجْتَھِدُ فِی عَمَلِہٖ وَیُقَصِّرُ مِنْ اَمَلِہٖ
عاقل اپنے عمل میں جد وجہد کرنے والا اور اپنی امیدوں میں کمی رکھنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۶۰ —— اَلْجَاھِلُ یَعْتَمِدُ عَلٰی اَمَلِہٖ وَیُقَصِّرُ فِی عَمَلِہٖ
جاہل اپنی امید پر اعتماد رکھتا ہے اور اپنے عمل میں کمی رکھتا ہے۔

۱۹۶۱ —— اَلْکِبْرُ خَلِیقَۃٌ مُرْدِیَۃٌ مَنْ تَکَثَّرَ بِھَا قَلَّ
تکبّر وہ ہلاک کرنے والی خو ہے کہ جو اس میں بڑھتا ہے درحقیقت وہ گھٹتا ہے۔

۱۹۶۲ —— اَلْجَھْلُ مَطِیَّۃٌ شَمُوسٌ مَنْ رَکِبَھَا
جہالت ایک سرکش سواری ہے کہ جو اس

زَلَّ وَمَنْ صَحِبَھَا ضَلَّ
پر سوار ہوا وہ پھسلا اور جو اس کے ہمراہ رہا وہ گمراہ ہوا۔

۱۹۶۳ —— اَللِّسَانُ مِعْيَارٌ اَرْجَحَهُ الْعَقْلُ وَاَطَاشَهُ الْجَهْلُ

زبان وہ معیار ہے کہ جس کو عقل برتری عطا کرتی ہے اور جہل جس معیار کو گرا دیتا ہے۔

۱۹۶۴ —— اِكْتِسَابُ الثَّوَابِ اَفْضَلُ الْاَرْبَاحِ وَالْاِقْبَالُ عَلَى اللّٰهِ رَاْسُ النَّجَاحِ

ثواب کمانا سب سے برتر نفع اور فائدہ ہے اور اللہ کی طرف رخ رکھنا سرِ فتح مندی ہے۔

۱۹۶۵ —— اَلْمُفْلِحُ مَنْ نَهَضَ بِجَنَاحٍ اَوِاسْتَسْلَمَ فَاسْتَرَاحَ

فتح مند وہ ہے جو پروں کے ساتھ پرواز کرتا ہے یا بات مان لیتا ہے اور راحت پاتا ہے۔

۱۹۶۶ —— اَلْعَجْزُ مَعَ لُزُوْمِ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ الْقُدْرَةِ مَعَ رُكُوْبِ الشَّرِّ

نیکی کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے کمزوری شر کو اختیار کر کے طاقت پانے سے بہتر ہے۔

۱۹۶۷ — اَلْحِرْفَةُ مَعَ الْعِفَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى مَعَ الْفُجُوْرِ
عفت کے ساتھ کوئی بھی پیشہ فسق و فجور کی دولتمندی سے بہتر ہے۔

۱۹۶۸ — اَلْمُوْقِنُوْنَ وَالْمُخْلِصُوْنَ وَالْمُؤْثِرُوْنَ مِنْ رِجَالِ الْاَعْرَافِ
یقین رکھنے والے، اخلاص رکھنے والے اور ایثار کرنے والے وہ مرد ہیں جو اعراف کی بلندیوں پر ہوں گے۔

۱۹۶۹ — اَلرِّضَا بِالْكَفَافِ خَيْرٌ مِّنَ السَّعْيِ فِي الْاِسْرَافِ
بقدر ضرورت روزی ملنے پر راضی رہنا فضول خرچ کرنے کے لیے محنت کرنے سے بہتر ہے۔

۱۹۷۰ — اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَفْضَلُ اَعْمَالِ الْخَلْقِ
نیکی کی تلقین مخلوق کے افضل و برتر اعمال میں سے ہے۔

۱۹۷۱ — اَلْاِسْتِغْنَاءُ عَنِ الْعُذْرِ اَعَزُّ مِنَ الصِّدْقِ
معذرت خواہی سے بے نیاز ہونا سچ بولنے سے زیادہ باعزت ہے۔

۱۹۷۲ —— اَلرُّكُونُ اِلَى الدُّنْيَا مَعَ مَا يُعَايَنُ
دنیا پر فریفتگی باوجود اپنے غیر کو دیکھتے
مِنْ غَيْرِهَا جَهْلٌ
ہوئے جہالت ہے۔

۱۹۷۳ —— اَلطُّمَانِيْنَةُ اِلَى كُلِّ اَحَدٍ قَبْلَ الْاِخْتِبَارِ
جانچنے سے پہلے بھروسہ کر لینا
مِنْ قُصُوْرِ الْعَقْلِ
عقل کی کوتاہی ہے۔

۱۹۷۴ —— اَلتَّقْصِيْرُ فِى الْعَمَلِ لِمَنْ وَثِقَ
اس شخص کا عمل میں کوتاہی کرنا جو اس
بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ غَبْنٌ
عمل کے ثواب کے بارے میں باوثوق ہو (دراصل) ایک خسارہ ہے۔

۱۹۷۵ —— اِشْتِغَالُ النَّفْسِ بِمَا لَا يَصْحَبُهَا بَعْدَ
(محض) ان چیزوں میں مشغول رہنا جو موت کے بعد
الْمَوْتِ مِنْ اَكْثَرِ الْوَهْنِ
اس کے ساتھ نہ ہوں گی سب سے زیادہ ضعفِ عمل ہے۔

۱۹۷۶ — اَلْعَاقِلُ مَنْ غَلَبَ هَوَاهُ وَلَمْ يَبِعْ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ

عقلمند وہ ہے جو اپنی خواہشات پر غالب آچکا ہو اور اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے نہ بیچا ہو۔

۱۹۷۷ — اَلْحَازِمُ مَنْ لَمْ يَشْغَلْهُ غُرُوْرُ دُنْيَاهُ عَنِ الْعَمَلِ لِاُخْرَاهُ

دور اندیش وہ ہے جو اپنی دنیا کے دھوکے میں آکر اپنے عملِ آخرت کی مشغولیت کو نہ چھوڑ بیٹھے۔

۱۹۷۸ — اَلْعُمُرُ الَّذِیْ اَعْذَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فِیْهِ اِلٰی ابْنِ آدَمَ وَاَنْذَرَ السِّتُّوْنَ

وہ عمر جس میں اللہ سبحانہٗ اولادِ آدم کے ہر عذر کو رَدّ کر دیتا ہے اور اس کو سرزنش کرتا ہے ساٹھ سال ہے۔

۱۹۷۹ — اَلْعُمُرُ الَّذِیْ يَبْلُغُ الرَّجُلُ فِيْهِ الْاَشُدَّ الْاَرْبَعُوْنَ

وہ عمر کہ جس میں انسان اپنی (ہر قسم) کی بالیدگی پالیتا ہے چالیس سال ہے۔

۱۹۸۰ —— اَلعَارِفُ وَجهُهُ مُستَبشِرٌ مُتَبَسِّمٌ
عارف کا چہرہ شگفتہ اور مسکراتا ہوا اور اس
وَقَلبُهُ وَجِلٌ مَحزُونٌ
کا دل خوفزدہ اور اندوہ ناک ہوتا ہے۔

۱۹۸۱ —— اَلكَيِّسُ مَن كَانَ غَافِلًا عَن غَيرِهِ
ذہین آدمی وہ ہے جو اپنے غیر سے غافل اور اپنے
وَلِنَفسِهِ كَثِيرُ التَّقَاضِي
نفس سے بہت تقاضے کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۸۲ —— اَلخَوفُ سِجنُ النَّفسِ عَنِ الذُّنُوبِ
خوف گناہوں سے نفس کی قید اور اس کو
وَرَادِعُهَا عَنِ المَعَاصِي
نافرمانی سے بچانے والا ہے۔

۱۹۸۳ —— اَلمَالُ فِتنَةُ النَّفسِ وَنَهبُ الرَّزَايَا
مال نفس کا فتنہ اور پریشانیوں کی جولان گاہ ہے۔

۱۹۸۴ —— اَلعَفَافُ يَصُونُ النَّفسَ وَيُنَزِّهُهَا
پرہیزگاری نفس کو حفاظت میں لیتی اور اس کو

عَنِ الدَّنَايَا
پستیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

۱۹۸۵ —— اَلتَّقْوٰی ظَاهِرُهٗ شَرَفُ الدُّنْيَا وَ
تقویٰ کا ظاہر دنیا کا شرف اور اس کا
بَاطِنُهٗ شَرَفُ الْاٰخِرَةِ
باطن آخرت کا شرف ہے۔

۱۹۸۶ —— اَلشَّرَفُ بِالْهِمَمِ الْعَالِيَةِ لَا بِالرِّمَمِ الْبَالِيَةِ
شرف بلند ہمتوں کا نتیجہ ہوتا ہے نا کہ خستہ ہڈیوں
کے ذریعے یعنی (آباؤ اجداد)

۱۹۸۷ —— اَلْحِكْمَةُ شَجَرَةٌ تَنْبُتُ فِي الْقَلْبِ
حکمت وہ شجر ہے جو دل میں اُگتا ہے اور
وَتُثْمِرُ عَلَى اللِّسَانِ
زبان پر پھل دیتا ہے۔

۱۹۸۸ —— اَلصِّدْقُ رَأْسُ الْاِيْمَانِ وَزَيْنُ الْاِنْسَانِ
صداقت ایمان کا سر اور انسان کی زینت ہے۔

۱۹۸۹ —— اَلْمُؤْمِنُ عَلَى الطَّاعَاتِ حَرِيْصٌ وَعَنِ
مومن اطاعتوں کے لیے حریص اور
اَلْمَحَارِمِ عَفٌّ
حرام سے رکا ہوا ہوتا ہے۔

۱۹۹۰ —— اَلْعَاقِلُ لَا يُفْرِطُ بِهٖ عُنْفٌ وَلَا
عقل مند درست خولیٰ میں حد سے نہیں گزرتا اور
يَقْعُدُ بِهٖ ضُعْفٌ
نہ ہی کمزوری اسے بٹھا سکتی ہے۔

۱۹۹۱ —— اَلْكَرِيْمُ يَأْبَى الْعَارَ وَيُكْرِمُ الْجَارَ
مردِ کریم بے غیرتی کو رد کرتا ہے اور ہمسائے کا احترام کرتا ہے۔

۱۹۹۲ —— اَللَّئِيْمُ يَدَّرِعُ الْعَارَ وَيُؤْذِي الْاَحْرَارَ
کمین بے غیرتی کو اپنا لباس بنا لیتا ہے اور آزاد لوگوں
کو اذیت دیتا ہے۔

۱۹۹۳ —— اَلْمُتَّقِيْ مَيِّتَةٌ شَهْوَتُهٗ مَكْظُوْمٌ غَيْظُهٗ
متقی کی شہوت مردہ، اس کا غیظ کچلا ہوا،

فِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ
آسانیوں میں بہت شکر کرنے والا اور سختیوں میں بہت
صبر کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۹۴ —— اَلذِّكْرُ نُورُ الْعَقْلِ وَحَيَاةُ النُّفُوسِ
(اللہ کی) یاد عقل کا نور، نفوس کی زندگی
وَجَلَاءُ الصُّدُورِ
اور سینوں کی جلا ہے

۱۹۹۵ —— اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ فِي الْبَلَاءِ حَسَنٌ
صبر دو قسم کے ہیں بلاؤں میں صبر حسن اور
جَمِيلٌ وَأَحْسَنُ مِنْهُ الصَّبْرُ عَنِ الْمَحَارِمِ
جمیل کہلاتا ہے اور اس سے بڑھ کر صبر محرمات سے بچنا ہے۔

۱۹۹۶ —— اَلْاِنْقِبَاضُ عَنِ الْمَحَارِمِ مِنْ شِيَمِ
محارم سے اپنے آپ کو بچانا عقل مندوں کی خو اور
الْعُقَلَاءِ وَسَجِيَّةُ الْأَكَارِمِ
گرامی مرتبہ لوگوں کی خصلت ہے۔

۱۹۹۷ —— اَلسَّيِّدُ مَنْ تَحَمَّلَ اَثْقَالَ اِخْوَانِهٖ
سردار وہ ہے جو اپنے بھائیوں (کے بوجھ) کی سنگینی
وَاَحْسَنَ مُجَاوَرَةَ جِيْرَانِهٖ
کو برداشت کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ بہترین
ہمسائیگی اختیار کرے۔

۱۹۹۸ —— اَلْفِرَارُ فِيْ اَوَانِهٖ يَعْدِلُ الظَّفْرَ فِيْ زَمَانِهٖ
اپنے وقت پر فرار اپنے زمانے میں فتح مندی کے
برابر ہوتا ہے۔

۱۹۹۹ —— الادب فِي الْاِنْسَانِ كَشَجَرَةٍ اَصْلُهَا الْعَقْلُ
ادب انسان میں درخت کی مانند ہے جس کی جڑ عقل ہے۔

۲۰۰۰ —— اَلْخِلَالُ الْمُنْتِجَةُ لِلشَّرِّ اَلْكِذْبُ
وہ خصلتیں جن کا نتیجہ شر ہے، جھوٹ،
وَالْبُخْلُ وَالْجَوْرُ وَالْجَهْلُ
بخل، ستم اور جہل ہیں

۲۰۰۱ —— اِزْرَاءُ الرَّجُلِ عَلٰی نَفْسِہٖ بُرْھَانُ
آدمی کا اپنے نفس کو عیب لگانا اس کی عقل

رَزَانَۃِ عَقْلِہٖ وَعُنْوَانُ وُفُوْرِ فَضْلِہٖ۔
کی درستگی کا ثبوت اور فضیلت میں اضافے کا عنوان ہے۔

۲۰۰۲ —— اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ بُرْھَانُ نَقْصِہٖ
آدمی کا اپنے نفس سے دھوکا کھانا اس کے نقصان کی

وَعُنْوَانُ ضَعْفِ عَقْلِہٖ۔
دلیل اور عقل کی کمزوری کا عنوان ہے۔

۲۰۰۳ —— اَلْمُنَافِقُ لِنَفْسِہٖ مُدَاھِنٌ وَعَلَی
منافق اپنے نفس کی چاپلوسی کرتا ہے اور (دوسرے)

النَّاسِ طَاعِنٌ
انسانوں پر طعنہ زنی کرتا ہے۔

۲۰۰۴ —— اَلْاِکْثَارُ یُزِلُّ الْحَکِیْمَ وَیُمِلُّ الْحَلِیْمَ
گفتگو کی زیادتی حکمت والے کو لغزش زدہ اور بردبار کو

فَلَا تُکْثِرْ فَتَضْجِرَ وَتُفْرِطْ فَتُھَنْ۔
دل تنگ کر دیتی ہے لہٰذا کثرتِ کلام سے بچ کہ کہیں تیری سرزنش نہ ہو اور کمی کلام سے (بھی) کہ کہیں تیری توہین نہ ہو۔

۲۰۰۵ ــــ اَلْمَغْبُوْنُ مَنْ شُغِلَ بِالدُّنْيَا وَفَاتَهُ
فریب کاشکار وہ ہے جو دنیا میں مشغول ہے اور اُس کے
حَظُّهُ مِنَ الْآخِرَةِ۔
ہاتھ سے اس کی آخرت کا نصیب نکل چکا ہے۔

۲۰۰۶ ــــ اَلْكِبْرُ يُسَاوِرُ الْقُلُوْبَ مُسَاوَرَةَ
تکبر (لوگوں کے) دلوں پر اسی طرح اثر کرتا ہے جس طرح
السُّمُوْمِ الْقَاتِلَةِ۔
زہرِ قاتل اپنا اثر دکھاتا ہے۔

۲۰۰۷ ــــ اَلْمُوْقِنُ اَشَدُّ النَّاسِ حُزْنًا عَلٰى نَفْسِهٖ۔
صاحبِ یقین اپنے نفس کے بارے میں انسانوں میں
سب سے زیادہ غمگین رہتا ہے۔

۲۰۰۸ ــــ اَلْخَائِنُ مَنْ شَغَلَ نَفْسَهُ بِغَيْرِ
خیانت کار وہ ہے کہ جس نے خود کو اپنے نفس کے
نَفْسِهٖ وَكَانَ يَوْمُهُ شَرًّا مِنْ اَمْسِهٖ۔
علاوہ کسی دوسری (چیز) میں مشغول کرلیا اور جس کا
آج کا دن گزرے ہوئے دن سے برا ہے۔

۲۰۰۹ — اَخُوكَ الصَّدِيقُ مَنْ وَقَاكَ بِنَفْسِهِ
تیرا برادر دوست وہ ہے کہ جو اپنے نفس کے عوض
وَاٰثَرَكَ عَلٰى مَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَعِرْسِهٖ۔
تیری حفاظت کرے اور تجھ کو اپنے مال' اپنی اولاد اور
اپنی بیوی پر ترجیح دے۔

۲۰۱۰ — العَاقِلُ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ إِذَا غَضِبَ
عقل مند وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اپنے نفس پر
وَإِذَا رَغِبَ وَإِذَا رَهِبَ۔
قابو رکھے اور خواہشات کے وقت اور خوف کے موقعوں پر بھی۔

۲۰۱۱ — البُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ يُنِيرُ القَلْبَ
خشیتِ الٰہی میں رونا دل کو نور عطا کرتا ہے
وَيَعْصِمُ مِنْ مُعَاوَدَةِ الذَّنْبِ۔
اور گناہ کی تکرار سے بچاتا ہے۔

۲۰۱۲ — الأَمَلُ أَبَدًا فِي تَكْذِيبٍ وَطُولُ
امید ہمیشہ جھوٹ بولتی ہے اور آدمی کی طویل
الحَيَاةِ لِلْمَرْءِ تَعْذِيبٌ۔
زندگی اس کے لیے عذاب بن جاتی ہے۔

۲۰۱۳ —— اُنسُ الاَمنِ تُذهِبُهٗ وحشۃَ الوحدۃِ
پُر امن زندگی کا آرام تنہائی کی وحشت دور کر دیتا ہے
وانسُ الجماعۃِ یُنکِدُہٗ وحشۃُ
اور اجتماعی زندگی (برادری) کا مزہ خوف کی وحشت
المَخَافَۃِ۔
سے کرکرا ہو جاتا ہے۔

۲۰۱۴ —— الفرصۃُ سریعۃُ الفوتِ وبطیئۃُ
فرصت تیزی سے گزر جانے والی اور مشکل سے واپس
العودِ۔
آنے والی (چیز) ہے۔

۲۰۱۵ —— اِتباعُ الاِحسانِ بالاِحسانِ مِن
پے در پے احسان کرنا کمالِ جُود و بخشش
کمالِ الجودِ۔
میں ہے۔

۲۰۱۶ —— الزُّھدُ اقلُّ ما یوجدُ واَجلُّ
دنیا سے بے رغبتی وہ قلیل ترین (چیز) ہے جو وجود رکھتی

مَا یُعْهَدُ وَیَمْدَحُهُ الْکُلُّ

ہے اور وہ سب سے بڑی (حقیقت) ہے جس کا

وَیَتْرُکُهُ الْجُلُّ۔

عہد کیا جاتا ہے۔ اس کی مدح کرنے والے سب ہیں، حالانکہ اس کو ترک کرنے والے کثیر ہیں۔

۲۰۱۷ ـــــ اَلصَّبْرُ عَلَی الْفَقْرِ مَعَ الْعِزِّ اَجْمَلُ

غربت میں عزت کے ساتھ صبر ذلت کے ساتھ

مِنَ الْغِنٰی مَعَ الذُّلِّ۔

تونگری سے بہت اچھا ہے۔

۲۰۱۸ ـــــ اَلسُّرُوْرُ یَبْسُطُ النَّفْسَ وَیُثِیْرُ النَّشَاطَ۔

سرور نفس کو کشادگی دیتا ہے اور نشاط میں اضافہ کرتا ہے۔

۲۰۱۹ ـــــ اَلْغَمُّ یَقْبِضُ النَّفْسَ وَیَطْوِی الْاِنْبِسَاطَ۔

غم نفس کو سکیڑ دیتا ہے اور انبساط کو لپیٹ دیتا ہے۔

۲۰۲۰ ـــــ اَلتَّلَطُّفُ فِی الْحِیْلَةِ اَجْدٰی مِنَ الْوَسِیْلَةِ۔

چارہ سازی میں باریک بینی وسیلے سے زیادہ مؤثر ہے۔

۲۰۲۱ ـــــ اَلْحَازِمُ مَنْ تَخَبَّرَ لِخُلَّتِهٖ فَاِنَّ الْمَرْءَ

دور اندیش وہ ہے جو اپنے لیے دوست دیکھ بھال کر

يُوزَنُ بِخَلِيلِهِ۔
اختیار کرتا ہے کیونکہ آدمی کا وزن اس کے ساتھی کے ساتھ
کیا جاتا ہے۔

۲۰۲۲ —— اَلدُّنْيَا مَلِيْئَةٌ بِالْمَصَائِبِ طَارِقَةٌ
دنیا مصیبتوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کا آنے
بِالْفَجَائِعِ وَالنَّوَائِبِ۔
والا درد اور رنج والم سے پُر ہے۔

۲۰۲۳ —— اَلْحَازِمُ مَنْ حَنَّكَتْهُ التَّجَارِبُ وَ
دور اندیش وہ ہے کہ جس کو تجربوں نے مضبوط
هَذَّبَتْهُ النَّوَائِبُ۔
کر دیا ہو اور مصیبتوں نے تہذیب سکھائی ہو۔

۲۰۲۴ —— اَلْإِحْسَانُ غَرِيزَةُ الْأَخْيَارِ وَالْإِسَاءَةُ
احسان نیکوکاروں کی خصلت اور بدی
غَرِيزَةُ الْأَشْرَارِ۔
شر پسندوں کی خو ہے۔

۲۰۲۵ —— اَلسَّاعَاتُ تَخْتَرِمُ الْأَعْمَارَ وَتُدْنِي
گھڑیاں عمروں کو کاٹ رہی ہیں اور فنا و مرگ

مِنَ الْبَوَارِ۔
کو قریب کر رہی ہیں۔

۲۰۲۶ —— اَلْكَرِيمُ يَرٰى مَكَارِمَ اَفْعَالِهٖ دَيْنًا عَلَيْهِ
مردِ کریم نیک افعال کو ایک ایسا قرضہ سمجھتا ہے
يَقْضِيهِ۔
کہ جس کی ادائیگی اس پر واجب ہے۔

۲۰۲۷ —— اَللَّئِيمُ يَرٰى سَوَالِفَ اِحْسَانِهٖ دَيْنًا
کمین اپنے گزشتہ احسانات کو قرضہ سمجھ کر اُن کا
لَهٗ يَقْتَضِيهِ۔
تقاضا کرتا ہے۔

۲۰۲۸ —— اَلْكَرِيمُ يَرْفَعُ نَفْسَهٗ فِيْ كُلِّ مَا اَسْدَاهُ
مردِ کریم حُسنِ جزا دینے میں ہر رکاوٹ سے
عَنْ حُسْنِ الْمُجَازَاةِ۔
اپنے نفس کو بلند تر رکھتا ہے۔

۲۰۲۹ —— اَلْكَرِيمُ يُعْلِي هِمَّتَهٗ فِيْمَا جَنٰى
مردِ کریم اپنی ہمت بلند رکھتا ہے اس کے مقابلے

عَلَيۡهِ مِنۡ طَلَبِ سُوۡءِ الۡمُكَافَاةِ۔
ہیں کہ وہ بدلے میں برائی اختیار کرے۔

۲۰۳۰ —— المال تنقصه النفقة والعلم يزكو
مال کا خرچ کرنا اسے کم کر دیتا ہے اور (جبکہ) علم خرچ
عَلَى الۡاِنۡفَاقِ۔
کرنے سے بڑھتا ہے۔

۲۰۳۱ —— اَحۡوَالُ الدُّنۡيَا تَتۡبَعُ الۡاِتِّفَاقَ وَ
دنیا کے احوال اتفاق کے تابع اور آخرت کے احوال
اَحۡوَالُ الۡاٰخِرَةِ تَتۡبَعُ الۡاِسۡتِحۡقَاقَ۔
استحقاق کے تابع ہیں۔

۲۰۳۲ —— اَلرُّكُوۡنُ اِلَى الدُّنۡيَا مَعَ مَا يُعَايَنُ
دنیا کی طرف میلان اس کی بری گردشوں کو دیکھ لینے
مِنۡ سُوۡءِ تَقَلُّبِهَا جَهۡلٌ۔
کے باوجود بھی جہل ہے۔

۲۰۳۳ —— اَلۡبُخۡلُ بِاِخۡرَاجِ مَا افۡتَرَضَهُ اللّٰهُ
اللہ سبحانہ نے دولت پر جو (حصہ) نکالنا فرض کیا ہے

سُبحانه مِنَ الاموالِ اقبحُ البخلِ۔
اس میں بخیلی کرنا بدترین بخل ہے۔

۲۰۳۴ —— السَّخاءُ ما كانَ ابتداءً فإن كان عن
سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو کیونکہ اگر سوال کے
مسئلةٍ فحياءٌ وتذمم۔
بعد ہو تو وہ حیاء اور مذمّت (سے بچاؤ) ہے۔

۲۰۳۵ —— الحِدّةُ ضربٌ مِنَ الجنونِ لِأَنَّ
گرم مزاجی جنون کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا
صاحبها يندم فإن لم يندم
مرتکب نادم ہوتا ہے اور اگر وہ نادم نہیں ہورہا
فجنونه مستحكم۔
تو اس کا جنون مستحکم ہے۔

۲۰۳۶ —— العقلُ منفعةٌ والعِلمُ مرفعةٌ
عقل نفع دینے والی، علم بلند کرنے والا
والصّبرُ مدفعةٌ۔
اور صبر مدافعت کا قلعہ ہے۔

۲۰۳۷ —— اَلدُّنْیَا مَصَائِبُ مُفْجِعَۃٌ وَمَنَایَا
دنیا درد دینے والی مصیبتیں اور تکلیف دینے
مُوْجِعَۃٌ وَعِبَرٌ مُقْطِعَۃٌ۔
والی اموات اور ریزہ ریزہ کر دینے والی عبرتوں پر مشتمل ہے۔

۲۰۳۸ —— اَلْجَزَعُ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ یَزِیْدُھَا
مصیبت پر نالہ و زاری اس کو بڑھا دیتی ہے،
وَالصَّبْرُ عَلَیْھَا یُبِیْدُھَا۔
اور اس پر صبر اسے فنا کر دیتا ہے۔

۲۰۳۹ —— اَلشُّکْرُ عَلَی النِّعْمَۃِ جَزَاءٌ لِمَاضِیْھَا
نعمت پر شکر اس کے خرچ کی جزا اور مزید
وَاجْتِلَابٌ لِآتِیْھَا۔
نعمت کی طلب ہے۔

۲۰۴۰ —— اَلتَّبَجُّجُ بِالْمَعَاصِیْ اَقْبَحُ مِنْ رُکُوْبِھَا۔
گناہوں پر شادمانی گناہ کے ارتکاب سے زیادہ بُری ہے۔

۲۰۴۱ —— اَلْقُلُوْبُ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ وَالْاٰذَانُ مَغَایِضُھَا۔
دل حکمت کے چشمے ہیں اور کان اس کے داخلے کے مقام۔

۲۰۴۲ —— اَلدُّنیا شَرَكُ النُّفُوسِ وَ قَرارَةُ کُلِّ ضَرٍّ و بُؤسٍ

دنیا نفسانی (خواہشات) کا پھندہ، ہر نقصان اور سنگینی کی جگہ ہے۔

۲۰۴۳ —— اَلنُّفُوسُ طَلِقَةٌ لٰکِنْ اَیْدِی العُقُولِ تَمْسِكُ اَعِنَّتَهَا عَنِ النُّحُوسِ۔

نفس کھلے ہوئے ہیں لیکن دستِ عقل نحوست سے بچانے کے لیے ان کی عنان پکڑے ہوئے ہے۔

۲۰۴۴ —— اَلاَیّامُ صَحائِفُ آجالِکُمْ فَخَلِّدُوها اَحْسَنَ اَعْمالِکُمْ۔

ایام تمھاری عمروں کے صحیفے ہیں لہٰذا ان کو بہترین اعمال سے پُر کردو۔

۲۰۴۵ —— اَلآخِرَةُ دارُ مُسْتَقَرِّکُمْ فَجَهِّزُوا اِلَیْها ما یَبْقَی لَکُمْ۔

آخرت تمھاری قرارگاہ ہے پس اس کا سامان ایسا ہو جو تمھارے لیے باقی رہے۔

۲۰۴۶ — اَلْبُکَاءُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ مِفْتَاحُ الرَّحْمَۃِ۔
خشیتِ الٰہی میں رونا رحمت کی کنجی ہے۔

۲۰۴۷ — اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَۃِ۔
علم کے ساتھ عمل اِتمامِ نعمت ہے۔

۲۰۴۸ — اَلدُّنْیَا غُرُوْرٌ حَائِلٌ وَسَرَابٌ زَائِلٌ
دنیا گردش والا دھوکا اور زائل ہونے والا سراب
وَسِنَادٌ مَائِلٌ۔
اور سرکنے والا تکیہ ہے۔

۲۰۴۹ — اَلْجَہْلُ بِالْفَضَائِلِ مِنْ اَقْبَحِ الرَّذَائِلِ۔
خوبی اور اچھائیوں کا علم نہ رکھنا سب سے بڑی رذالت ہے۔

۲۰۵۰ — اَلْحُظْوَۃُ عِنْدَ الْخَالِقِ بِالرَّغْبَۃِ فِیْمَا
خالق کی بارگاہ میں مقام اس کے پاس جو کچھ ہے
لَدَیْہِ، اَلْحُظْوَۃُ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِ
اس میں دلچسپی رکھنے پر ہی ملتا ہے مگر مخلوق کے
بِالرَّغْبَۃِ عَمَّا فِیْ یَدَیْہِ۔
نزدیک مقام جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے بے رغبتی

رکھنے پر ملتا ہے۔

۲۰۵۱ —— اَلْمُتَقَرِّبُ بِاَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ

فرائض اور نوافل کے ذریعے تقرب حاصل کرنے والا

مُتَضَاعِفُ الْاَرْبَاحِ۔

اپنے فائدے کو بڑھا رہا ہے۔

۲۰۵۲ —— اَلْمَوَدَّةُ تَعَاطُفُ الْقُلُوْبِ فِیْ اِیْتِلَافِ

دوستی (دراصل) روحوں کی ہم آہنگی میں دلوں کی

الْاَرْوَاحِ۔

الفت پیدا کرنے کا نام ہے۔

۲۰۵۳ —— اَلتَّیَقُّظُ فِی الدِّیْنِ نِعْمَةٌ عَلٰی مَنْ رُزِقَهٗ۔

دین میں بیداری اس کے لیے نعمت ہے جسے یہ رزق دیا گیا ہے۔

۲۰۵۴ —— اَلْاَصْدِقَاءُ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فِیْ جُسُوْمٍ مُتَفَرِّقَةٍ۔

دوست یک نفس ہیں جب کہ وہ جدا جدا جسموں میں ہیں۔

۲۰۵۵ —— اَلْعِلْمُ یُرْشِدُكَ وَالْعَمَلُ یُبَلِّغُ

علم تجھے راہ دکھاتا ہے اور عمل تجھ کو مقصد

بِكَ الْغَايَةَ۔
تک پہنچاتا ہے۔

۲۰۵۶ — اَلْعِلْمُ اَوَّلُ دَلِيْلٍ وَالْمَعْرِفَةُ آخِرُ نِهَايَةٍ۔
علم اوّلِ رہنمائی اور معرفت آخری منزل ہے۔

۲۰۵۷ — اَلْكَلَامُ فِيْ وَثَاقِكَ مَالَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ
کلام اس وقت تک تیرے قابو میں ہے جب تک نہ

فَاِذَا تَكَلَّمْتَ صِرْتَ فِيْ وَثَاقِهٖ
بولے اور جب تو نے کلام کیا تو اس کے قابو میں آ گیا۔

۲۰۵۸ — اَلْحِلْمُ يُطْفِئُ نَارَ الْغَضَبِ وَالْحِدَّةُ
حلم غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور تندی

تُؤَجِّجُ اِحْرَاقَهٗ۔
اس کے جلنے میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔

۲۰۵۹ — اَلْمُؤْمِنُ نَفْسُهٗ اَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ
مومن کا نفس سنگِ خارا سے زیادہ سخت اور

وَهُوَ اَذَلُّ مِنَ الْعَبْدِ۔
اور غلام سے زیادہ عاجزی کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۰۶۰ —— اَلشَّدُّ بِالْقِدِّ وَلَا مُقَارَنَةُ الْعَنِيدِ۔
باندھ لینا ایک تسمے سے نا کہ ہمراہی دشمنی کے ساتھ۔

۲۰۶۱ —— اَلْعَاقِلُ يَتَقَاضٰى نَفْسَهٗ بِمَا يَجِبُ
عقلمند اپنے نفس سے وہ تقاضا کرتا ہے جو اس پر
عَلَيْهِ وَلَا يَتَقَاضٰى لِنَفْسِهٖ بِمَا يَجِبُ لَهٗ۔
واجب ہے اور وہ تقاضا نہیں کرتا جو (دوسروں پر) اس
کے لیے واجب ہے۔

۲۰۶۲ —— اَلْفُجُوْرُ دَارُ حِصْنٍ ذَلِيْلٍ لَا يَمْنَعُ
گناہ گاری وہ ذلیل حصار ہے جو اپنے کرنے والے کو
اَهْلَهٗ وَلَا يَحْرِزُ مَنْ لَجَأَ اِلَيْهِ۔
روکتا نہیں اور جو اس میں پناہ لے اس کی حفاظت نہیں کرتا۔

۲۰۶۳ —— اَلْكَرِيْمُ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْكَ اَعْفَاكَ
مردِ کریم جب تیرا محتاج ہوگا تو تجھے نہیں ستائے گا
وَاِذَا احْتَجْتَ اِلَيْهِ كَفَاكَ۔
اور جب تو اس کا محتاج ہوگا تو تیری کفایت کرے گا۔

۲۰۶۴ —— اَللَّئِيْمُ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْكَ اَجْفَاكَ
کمین جب تیرا محتاج ہوگا تجھے پریشان کرے گا ،

وَإِذَا احْتَجْتَ إِلَيْهِ عَنَاكَ۔
اور جب تو اس کا محتاج ہوگا تجھے رنجیدہ کرے گا۔

۲۰۶۵ — اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَحِمَارِ الطَّاحُونَةِ يَدُورُ وَلَا يَبْرَحُ مِنْ مَكَانِهِ۔
علم کے بغیر عبادت کرنے والا چکی پر بندھے ہوئے گدھے کی مانند ہے جو ایک دائرے میں حرکت کرتا ہے مگر اپنے مقام سے باہر نہیں نکلتا۔

۲۰۶۶ — اَلْكَرِيمُ يَعْفُو مَعَ الْقُدْرَةِ وَيَعْدِلُ فِي الْإِمْرَةِ وَيَكُفُّ إِسَائَتَهُ وَيَبْذُلُ إِحْسَانَهُ۔
کریم قدرت رکھنے کے باوجود معاف کرتا ہے اور دورِ حکومت میں عدل سے کام لیتا ہے، اپنے آزار پہنچانے سے باز رہتا ہے اور اپنے احسان کو نچھاور کرتا ہے۔

۲۰۶۷ — اَلتَّوْبَةُ نَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَاسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ وَإِضْمَارُ أَنْ لَا يَعُودَ۔
توبہ دل سے ندامت، زبان سے استغفار، اعضاء و جوارح سے برائی کا ترک اور دوبارہ نہ کرنے کی سوچ کا نام ہے۔

۲۰۶۸ ——— اَلْجُوْدُ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا رَجَاءٍ
کسی خوف اور مطلب کے بغیر سخاوت کرنا ہی
مُكَافَاةُ حَقِيْقَةِ الْجُوْدِ۔
حقیقت جود و سخا کے مساوی ہے۔

۲۰۶۹ ——— اِعْطَاءُ هٰذَا الْمَالِ فِيْ حُقُوْقِ اللّٰهِ
یہ دولت اللہ کے حقوق میں صرف کرنا جود و سخا
دَخَلَ فِيْ بَابِ الْجُوْدِ۔
کے باب میں داخل ہے۔

۲۰۷۰ ——— اَلْمُؤْمِنُ اِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ وَاِذَا سَكَتَ
مومن نے جب نظر ڈالی تو عبرت کی اور جب خاموش
تَفَكَّرَ وَاِذَا تَكَلَّمَ ذَكَرَ وَاِذَا اُعْطِيَ
ہوا تو اس نے فکر کی اور جب اس نے کلام کیا تو ذکر
شَكَرَ وَاِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ۔
کیا اور جب اسے دیا گیا تو اس نے شکر کیا اور جب
بلا میں گرفتار ہوا تو صبر کیا۔

۲۰۷۱ ——— اَلْمُؤْمِنُ اِذَا وُعِظَ اِزْدَجَرَ وَاِذَا حُذِّرَ
مومن کو جب نصیحت کی گئی تو باز آگیا اور جب

حَذِرَ وَاِذَا عُبِّرَ اعْتَبَرَ وَاِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ

(عذاب سے) ڈرا گیا تو ڈر گیا اور جب عبرت دلائی گئی

وَاِذَا ظُلِمَ غَفَرَ۔

تو عبرت حاصل کی اور جب یاد دلایا گیا تو اس نے یاد کیا اور جب اس پر ظلم کیا گیا تو اس نے بخش دیا۔

۲۰۷۲ —— اَلْفَقْرُ صَلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَمُرِيحُهُ مِنْ

فقر مومن کی مصلحت ہے اور وہ پڑوسیوں کے

حَسَدِ الْجِيرَانِ وَتَمَلُّقِ الْاِخْوَانِ

حسد بھائیوں کی پابلوسی اور حاکم کے تسلط سے

وَتَسَلُّطِ السُّلْطَانِ۔

راحت دینے والی چیز ہے۔

۲۰۷۳ —— اَلصَّدِيقُ مَنْ كَانَ نَاهِيًا عَنِ الظُّلْمِ

دوست وہ ہے جو ظلم اور عداوت سے منع کرنے

وَالْعُدْوَانِ مُعِينًا عَلَى الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ۔

والا ہو اور نیکی اور احسان میں مددگار رہے۔

۲۰۷۴ —— اَلتَّقْوَىٰ آكَدُ سَبَبٍ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ

تقویٰ تیرے اور اللہ کے درمیان سب سے محکم وسیلہ ہے۔

اِن اَخَذْتَ بِهٖ وَجُنَّةٌ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔
اگر تو اس کو پکڑے تو وہ دردناک عذاب سے ڈھال ہے۔

۲۰۷۵ —— اَلْكَرَامَةُ تَفْسُدُ مِنَ اللَّئِيْمِ بِقَدْرِ مَا
کرامت اسی قدر کمین کو فاسد کرتی ہے جتنی کہ
تَصْلُحُ مِنَ الْكَرِيْمِ۔
کریم کے لیے صالح ہوتی ہے۔

۲۰۷۶ —— اَلْجَاهِلُ صَخْرَةٌ لَا يَنْفَجِرُ مَاؤُهَا وَ
جاہل ایسی چٹان ہے جس سے پانی نہیں ابلتا اور
شَجَرَةٌ لَا يَخْضَرُّ عُوْدُهَا وَاَرْضٌ لَا
وہ درخت ہے جس کی شاخیں ہری نہیں ہوتیں اور
يَظْهَرُ عُشْبُهَا۔
وہ زمین ہے کہ جو اپنا سبزہ نہیں اگاتی۔

۲۰۷۷ —— اَلنَّاسُ طَالِبَانِ طَالِبٌ وَمَطْلُوْبٌ : فَمَنْ
انسان دو قسم کے طلبگار ہیں طالب اور مطلوب: پس
طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ حَتّٰى يُخْرِجَهُ
جس نے دنیا طلب کی اس کو موت نے طلب کیا یہاں تک

مِنهَا؛ وَمَن طَلَبَ الآخِرَةَ طَلَبَتهُ الدُّنیَا
کہ اسے دنیا سے باہر نکال دیا اور جس نے آخرت کو طلب

حَتّٰی یَستَوفِیَ رِزقَهُ مِنهَا۔
کیا اس کو دنیا نے طلب کیا یہاں تک کہ اس نے دنیا
میں اپنا تمام رزق پالیا۔

۲۰۷۸ — الامَانَةُ وَالوَفَاءُ صِدقُ الافعَالِ وَالکِذبُ
امانت اور وفا افعال کی صداقت اور جھوٹ

وَالافتِرَاءُ خِیَانَةُ الاقوَالِ۔
اور بہتان اقوال کی خیانت ہیں۔

۲۰۷۹ — البَخِیلُ یَسمَحُ مِن عِرضِهِ بِاکثَرَ
بخیل اپنی آبرو بچانے والی چیز کے مقابلے میں اپنی آبرو کو

مِمَّا امسَكَ مِن عَرَضِهِ وَیُضَیِّعُ مِن
قربان کرتا ہے اور اپنے دین کی حفاظت کرنے والی چیز

دِینِهِ اضعَافَ مَا حَفِظَ مِن نَشَبِهِ۔
کے مقابلے میں کئی گنا دین کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۰۸۰ — الرَّاضِی بِفِعلِ قَومٍ کَالدَّاخِلِ فِیهِ
کسی قوم کے فعل پر رضامند ان میں شامل ہونے کی

مَعَهُم وَلِكُلِّ دَاخِلٍ فِي بَاطِلٍ اِثْمَانِ
مانند ہے اور ہر اس شخص کے جو باطل میں داخل ہے

اِثْمُ الرِّضَابِهِ وَاِثْمُ العَمَلِ بِهِ۔
دو گناہ ہیں ایک باطل پر رضامند رہنے کا اور ایک اس پر عمل کرنے کا۔

۲۰۸۱ —— الاجل محتوم والرِّزق مقسوم فلا يغمن
اجل حتمی ہے اور رزق تقسیم شدہ ہے لہٰذا تم میں سے

احدكم ابطاؤه فانَّ الحرص لا يقدمه
کوئی اس کے کم ہونے پر غمگین نہ ہو کیونکہ حرص رزق کو جلدی

والعفاف لا يؤخره والمؤمن بالتحمل
نہیں لا سکتی اور عفت اس کو تاخیر میں نہیں ڈال سکتی اور

خليق۔
مومن تحمل کرنے کا زیادہ سزاوار ہے۔

۲۰۸۲ —— اَلنَّاس ثَلَاثَةٌ فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ وَمُتَعَلِّمٌ
انسان تین ہیں۔ عالم ربانی، نجات کی راہ پر گامزن

عَلٰى سَبِيلِ نَجَاةٍ وَهَمَجٌ رِعَاعٌ اتباعُ
طالب علم اور تیسرے کوڑا کرکٹ پر بیٹھنے والی مکھیاں،

كُلِّ نَاعِقٍ، لَمْ يَسْتَضِيئُوا بِنُورِ الْعِلْمِ
جو ہر اس چوپائے کا اتباع کرتے ہیں جس نے علم کے نور کی

وَلَمْ يَلْجَئُوا إِلَى رُكْنٍ وَثِيقٍ۔
ضیاء حاصل نہ کی اور نہ کسی محکم رکن کی پناہ میں آیا ہو۔

۲۰۸۳ —— الرَّاضِي عَنْ نَفْسِهِ مَسْتُورٌ عَنْهُ عَيْبُهُ
اپنے نفس سے رضامند وہ ہے جس کے عیب اس سے

وَلَوْ عَرَفَ فَضْلَ غَيْرِهِ كَسَاهُ مَا بِهِ
پوشیدہ ہیں اور اگر وہ اپنے غیر کے فضل و شرف کو جان

مِنَ النَّقْصِ وَالْخُسْرَانِ۔
لے تو اپنے نقصان اور خسارے کو ڈھانپ لے۔

۲۰۸۴ —— الْمَرْءُ بِأَصْغَرَيْهِ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ إِنْ
انسان اپنی دو چھوٹی چیزوں سے ہے اپنے قلب سے

قَاتَلَ قَاتَلَ بِجَنَانٍ وَإِنْ نَطَقَ نَطَقَ بِبَيَانٍ۔
اور اپنی زبان سے۔ اگر وہ جنگ کرتا ہے تو اپنے دل
کے ساتھ اور اگر بولتا ہے تو اپنے نطق کے ساتھ۔

۲۰۸۵ —— النِّعْمَةُ مَوْصُولَةٌ بِالشُّكْرِ وَالشُّكْرُ
نعمت شکر سے پیوستہ رہتی ہے اور شکر اضافے سے

مُوصُولٌ بِالْمَزِيدِ وَهُمَا مَقْرُونَانِ
وابستہ ہے اور یہ دونوں ایک شاخ کے دو حصے
فِي قَرَنٍ فَلَنْ يَنْقَطِعَ الْمَزِيدُ مِنَ اللهِ
ہیں اللہ سبحانہٗ کی طرف سے مزید (نعمت) اس وقت تک
سُبْحَانَهُ حَتَّى يَنْقَطِعَ الشُّكْرُ مِنَ
منقطع نہیں ہوتی جب تک کہ شاکر کا شکر کرنا
الشَّاكِرِ۔
نہ رک جائے۔

۲۰۸۶ —— اَلذِّكْرُ لَيْسَ مِنْ مَرَاسِمِ اللِّسَانِ وَلَا
ذکر نہ تو زبان کا وظیفہ ہے اور نہ ہی فکر کی نہج
مِنْ مَنَاسِمِ الْفِكْرِ وَلٰكِنَّهُ أَوَّلٌ مِنَ
بلکہ یہ اوّل ہے مذکور کی طرف سے اور ثانی
الْمَذْكُورِ وَثَانٍ مِنَ الذَّاكِرِ۔
ہے ذاکر کی طرف سے۔

۲۰۸۷ —— اَلْعَقْلُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْعِلْمُ وَزِيرُهُ
عقل مومن کی خلیل علم اس کا وزیر

وَالصَّبرُ اَمِيرُ جُنُودِهٖ وَالعَمَلُ قَيِّمُهُ۔
صبر اس کے لشکروں کا امیر اور عمل اس کی استواری ہے۔

۲۰۸۸ —— اَلزَّمَانُ يَخُونُ صَاحِبَهُ وَلَا يَستَعتِبُ لِمَن عَاتَبَهُ۔
زمانہ اپنے اہل سے خیانت کرتا ہے اور اپنی ملامت کرنے والے کی ملامت نہیں چاہتا۔

۲۰۸۹ —— اَلاِيمَانُ وَالعَمَلُ اَخَوَانِ تَوأَمَانِ وَرَفِيقَانِ لَا يَفتَرِقَانِ لَا يَقبَلُ اللّٰهُ اَحَدَهُمَا اِلَّا بِصَاحِبِهٖ۔
ایمان اور عمل دو جُڑواں بھائی ہیں اور دو رفیق ہیں جو جدا نہیں ہوتے اللہ ان میں سے ایک کو اس کے ساتھی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

۲۰۹۰ —— اَلمَذَلَّةُ وَالمَهَانَةُ وَالشَّقَاءُ فِي الطَّمَعِ وَالحِرصِ۔
ذلّت توہین اور بدبختی طمع اور حرص میں ہے۔

۲۰۹۱ —— اَلصَّبرُ عَلٰی مَضَضِ الْغُصَصِ یُوجِبُ الظَّفَرَ بِالْفُرَصِ۔
غصہ کی تندی پر صبر آنا آئندہ کے لیے لازمی طور پر ظفر مندی ہے۔

۲۰۹۲ —— اَلنَّاسُ کَالشَّجَرِ شَرَابُہٗ وَاحِدٌ وَ ثَمَرُہٗ مُخْتَلِفٌ۔
انسان اس درخت کی مانند ہیں جن کی آبپاشی یکساں اور جن کے پھل مختلف ہوتے ہیں۔

۲۰۹۳ —— اَلطَّمَعُ مُورِدٌ غَیْرُ مُصْدِرٍ وَضَامِنٌ غَیْرُ مُوفٍ۔
طمع پھنسانے والی، ہرگز نہ نکالنے والی اور اپنی ضمانت کی وفا نہ کرنے والی ہوتی ہے۔

۲۰۹۴ —— اَلْعَقْلُ صَاحِبُ جَیْشِ الرَّحْمٰنِ وَالْھَوٰی قَائِدُ جَیْشِ الشَّیْطَانِ وَالنَّفْسُ
عقل رحمان کے لشکروں کی سردار اور خواہش شیطان کے لشکروں کی قائد ہے اور نفس

مُتَجَاذِبَةٌ بَيْنَهُمَا فَأَيُّهُمَا غَلَبَ
ان دونوں کے درمیان کھینچا تانی میں ہے ان دو میں
كَانَتْ فِي حَيِّزِهِ۔
سے جو غالب آتا ہے نفس اسی کے احاطہ میں چلا جاتا ہے۔

۲۰۹۵ —— الْعَقْلُ وَالشَّهْوَةُ ضِدَّانِ وَمُؤَيِّدُ الْعَقْلِ
عقل اور شہوت دو ضدیں ہیں عقل کی تائید
الْعِلْمُ وَمُزَيِّنُ الشَّهْوَةِ الْهَوٰى، وَالنَّفْسُ
علم کرتا ہے اور شہوت کو خواہش آراستہ کرتی ہے
مُتَنَازِعَةٌ بَيْنَهُمَا فَأَيُّهُمَا قَهَرَ كَانَتْ
اور نفس ان دونوں کے درمیان جھگڑے کا شکار ہے
فِي جَانِبِهِ۔
ان میں سے جو غالب آیا اسی کی جانب چلا گیا۔

۲۰۹۶ —— السَّيِّدُ مَنْ لَا يُصَانِعُ وَلَا يُخَادِعُ وَلَا
سید وہ ہے جو نہ تو بناوٹی باتیں کرتا اور نہ ہی
تَغُرُّهُ الْمَطَامِعُ۔
فریب دیتا ہے۔ اور لالچ اس کو (ہرگز)
دھوکا نہیں دے سکتی۔

۲۰۹۷ —— اَلعِلمُ عِلمَانِ مطبوعٌ ومسموعٌ
علم دو ہیں، طبعی اور سماعی، طبعی (علم)
ولاینفع المطبوع إذا لم یك مسموعٌ۔
اس وقت تک نفع بخش نہیں جب تک کہ سماعی (علم) نہ ہو۔

۲۰۹۸ —— المؤمِن دابہ زہادتہ وھمہ دِیانتہ
مومن کا طریقہ اس کا زہد ہے اس کی ہمت اس کی دیانت
وعِزہ قناعتہ وجدہ لِآخِرتِہِ قد
اس کی عزت اس کی قناعت ہے اور اس کی کوشش
کثرت حسناتہ وعلت درجاتہ
اس کی آخرت ہے اس کی نیکیاں کثیر ہوگئیں اور اس کے
وشارف خلاصہ ونجاتہ۔
درجات بلند ہوگئے اور اس کی خلاصی اور نجات شرف
والی بن گئی۔

۲۰۹۹ —— الکذاب والمیت سواء فإن فضیلۃ
جھوٹا اور مردہ دونوں برابر ہیں کیونکہ زندہ کی
الحي علی المیتِ الثقۃ بِہِ فإذا لم
مردہ پر فضیلت اعتماد کی وجہ سے ہے لہذا جب

يُوثَقُ بِكَلَامِهِ بَطَلَتْ حَيَاتُهُ۔
جھوٹے کا کلام اعتماد والا نہ رہا تو اس کی زندگی باطل ہو گئی۔

۲۱۰۰ —— اَلْحَاسِدُ يُظْهِرُ وُدَّهُ فِي أَقْوَالِهِ وَيُخْفِي
حاسد اپنے قول میں اپنی محبت ظاہر کرتا ہے اور اپنے
بُغْضَهُ فِي أَفْعَالِهِ فَلَهُ اِسْمُ الصَّدِيقِ
افعال میں اپنے بغض کو پوشیدہ رکھتا ہے اس کا (صرف)
وَصِفَةُ الْعَدُوِّ۔
اسم دوست ہے اور اس کی صفت دشمن کی ہے۔

۲۱۰۱ —— اَلنَّفْسُ الْاَمَّارَةُ الْمُسَوِّلَةُ تَتَمَلَّقُ
نفسِ امارہ آرائش دینے والا ہے اور اسی طرح
تَمَلُّقَ الْمُنَافِقِ وَتَتَصَدَّقُ بِشِيمَةِ
چاپلوسی کرتا ہے جس طرح سے کہ منافق، وہ خود کو ایک
الصَّدِيقِ الْمُوَافِقِ حَتَّى إِذَا خَدَعَتْ
ہم آہنگ دوست کے پیکر میں ڈھال لیتا ہے یہاں تک
وَتَمَكَّنَتْ تَسَلَّطَتْ تَسَلُّطَ الْعَدُوِّ
کہ وہ دھوکہ دے کر گرفت پاکر دشمن کا سا تسلّط
حاصل کر لیتا ہے۔

وَتَحَكَّمَتْ تَحَكُّمَ الْعَتُوِّ فَأَوْرَدَتْ
اور ایک جابر کی طرح فرمانروائی کرتا ہے اور
مَوَارِدَ السُّوْءِ۔
بدی کے مقامات پر پھنسا دیتا ہے۔

۲۱۰۲ — اَلْحُكَمَاءُ اَشْرَفُ النَّاسِ اَنْفُسًا وَ
اہلِ حکمت انسانوں میں از لحاظِ نفس اشرف،
وَاَكْثَرُهُمْ صَبْرًا وَاَسْرَعُهُمْ عَفْوًا
صبر میں سب سے بڑھ کر، درگزر میں سب سے زیادہ
وَاَوْسَعُهُمْ اَخْلَاقًا
سبقت کرنے والے اور اخلاق میں سب سے زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔

۲۱۰۳ — اَلْعُلَمَاءُ اَطْهَرُ النَّاسِ اَخْلَاقًا وَاَقَلُّهُمْ
اہلِ علم انسانوں میں از لحاظِ اخلاق سب سے زیادہ
فِي الْمَطَامِعِ اِعْرَاقًا۔
طاہر، از لحاظِ خصلت لالچ میں سب سے زیادہ
کم ہوتے ہیں۔

۲۱۰۴ — اَلْاُنْسُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: اَلزَّوْجَةِ الْمُوَافِقَةِ
انس تین چیزوں میں ہے: ذہنی ہم آہنگی رکھنے والی بیوی

وَالْوَلَدِ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الْمُوَافِقِ۔
صالح اولاد اور موافق دوست۔

۲۱۰۵ —— اَلسُّؤَالُ يُضْعِفُ لِسَانَ الْمُتَكَلِّمِ وَ
سوال بولنے والے کی زبان کو کمزور اور ایک
يَكْسِرُ قَلْبَ الشُّجَاعِ الْبَطَلِ وَيُوقِفُ
مرد بہادر کے دل کو توڑ دیتا ہے اور ایک آزاد
الْحُرَّ الْعَزِيزَ مَوْقِفَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ
اور عزت والے کو ذلت اور غلامی کے مقام تک
وَيَذْهَبُ بِبَهَاءِ الْوَجْهِ وَيَمْحَقُ الرِّزْقَ۔
لے جاتا ہے اور چہرے کی رونق کو مٹا دیتا ہے اور روزی
کو محو کر دیتا ہے۔

۲۱۰۶ —— اَلطَّعَامُ يُؤْكَلُ عَلَى ثَلَاثَةِ اَضْرُبٍ: مَعَ
کھانا تین انداز میں کھایا جاتا ہے: دوستوں کے
الْاِخْوَانِ بِالسُّرُورِ وَمَعَ الْفُقَرَاءِ
ساتھ سرور میں، غریبوں کے ساتھ ایثار کی وجہ سے
بِالْاِيْثَارِ وَمَعَ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا بِالْمُرُوَّةِ۔
اور دنیا داروں کے ساتھ مروت میں۔

۲۱۰۷ — اَلْمُرُوَّةُ الْعَدْلُ فِی الْاِمْرَۃِ وَالْعَفْوُ مَعَ الْقُدْرَۃِ وَالْمُوَاسَاۃُ فِی الْعِشْرَۃِ۔

مروّت حکومت میں عدل سے کام لینے، باوجود قدرت کے معاف کر دینے اور معاشرت میں میل جول پر مبنی ہے۔

۲۱۰۸ — اَلذُّلُّ بَعْدَ الْعَزْلِ یُوَازِیْ عِزَّ الْوِلَایَۃِ۔

معزول ہونے کے بعد کی ذلت اقتدار کی عزت کے ہم وزن ہے۔

۲۱۰۹ — اَلْحَازِمُ مَنْ شَکَرَ النِّعْمَۃَ مُقْبِلَۃً وَصَبَرَ عَنْهَا وَسَلَاهَا مُوَلِّیَۃً مُدْبِرَۃً

دور اندیش وہ ہے جو اپنی طرف رخ کی ہوئی نعمتوں پر شکر گزار ہے اور جو نعمتیں اس سے لوٹ چکی ہیں یا پیٹھ موڑے ہوئے ہیں ان پر صبر کرتا ہے اور انھیں فراموش کیے ہوئے ہے۔

۲۱۱۰ — اَلْمُتَعَدِّیْ کَثِیْرُ الْاَضْدَادِ وَالْاَعْدَاءِ۔

ستم گار کے مخالف اور دشمن کثرت سے ہیں۔

۲۱۱۱ — اَلْمُنْصِفُ کَثِیْرُ الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَوِدَّاءِ۔

عادل کے دوست اور محبت کرنے والے کثیر ہیں۔

۲۱۱۲ — اَلْعَالِمُ حَیٌّ بَیْنَ الْمَوْتٰی

عالم مُردوں کے درمیان ایک زندہ ہے۔

۲۱۱۳ —— اَلْجَاهِلُ مَيِّتٌ بَيْنَ الْاَحْيَاءِ۔
جاہل زندوں کے درمیان ایک مُردہ ہے۔

۲۱۱۴ —— اَلْاِخْوَانُ جَلَاءُ الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ۔
سچے دوست پریشانیوں اور غموں کی جلا ہیں۔

۲۱۱۵ —— اَلصِّدْقُ جَمَالُ الْاِنْسَانِ وَدِعَامَةُ الْاِيْمَانِ۔
صداقت انسان کا جمال اور ایمان کا ستون ہے۔

۲۱۱۶ —— اَلشَّهَوَاتُ مَصَايِدُ الشَّيْطَانِ۔
خواہشیں شیطان کے پھندے ہیں۔

۲۱۱۷ —— اَلْحَيَاءُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ يَقِيْ عَذَابَ النَّارِ۔
اللہ سبحانہٗ سے حیا، عذاب سے بچاتی ہے۔

۲۱۱۸ —— اَلتَّهَجُّمُ عَلَى الْمَعَاصِىْ يُوْجِبُ عِقَابَ النَّارِ۔
گناہوں کا ہجوم آگ کی سزا لازمی کر دیتا ہے۔

۲۱۱۹ —— اَلْفِكْرُ يُوْجِبُ الْاِعْتِبَارَ وَيُؤْمِنُ الْعِثَارَ
فکر و تامل عبرت کو واجب، لغزش سے محفوظ
وَيُثْمِرُ الْاِسْتِظْهَارَ۔
اور پشت پناہی کو ثمر بار کرتا ہے۔

۲۱۲۰ —— الغفلة تكسب الاغترار وتدني من البوار۔
غفلت فریب کو پیدا اور ہلاکت کو قریب کر دیتی ہے۔

۲۱۲۱ —— المؤمن ينظر إلى الدنيا بعين الاعتبار
مومن دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔
ويقتات فيها ببطن الاضطرار ويسمع
اور اس کا کھانا بیمار پیٹ والے کی طرح کھاتا ہے
فيها بإذن المقت والإبغاض۔
اور بغض و عداوت کے کان سے اس کے بارے میں سنتا ہے۔

۲۱۲۲ —— الجلوس في المسجد من بعد طلوع
طلوع فجر سے لے کر طلوعِ شمس تک مسجد میں بیٹھ
الفجر إلى حين طلوع الشمس للاشتغال
کر اللہ سبحانہ کو یاد کرنا رزق کی فراہمی کے لیے
بذكر الله سبحانه أسرع في تيسير
زمین کے اطراف میں گردش کرنے سے
الرزق من الضرب في أقطار الأرض۔
زیادہ تیز تر ہے۔

۲۱۲۳ — اَلْعِبَادَةُ الْخَالِصَةُ اَنْ لَا یَرْجُوَ الرَّجُلُ اِلَّا رَبَّہٗ وَلَا یَخَافَ اِلَّا ذَنْبَہٗ۔

خالص عبادت یہ ہے کہ آدمی اپنے رب کے سوا کسی سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے۔

۲۱۲۴ — اَلْمَسْئَلَۃُ طَوْقُ الْمَذَلَّۃِ تَسْلُبُ الْعَزِیْزَ عِزَّہٗ وَالْحَسِیْبَ حَسَبَہٗ۔

سوال ذلت کا طوق ہے جو عزت دار کی عزت اور حسب والے کے حسب کو چھین لیتا ہے۔

۲۱۲۵ — اَلْعَقْلُ اَنَّکَ تَقْتَصِدُ فَلَا تُسْرِفُ وَتَعِدُ فَلَا تُخْلِفُ وَاِذَا غَضِبْتَ حَلُمْتَ۔

عقل یہ ہے کہ تو میانہ روی اختیار کر اور اسراف نہ کر اور وعدہ کر کبھی خلاف (وعدہ) نہ کر اور جب تو غضبناک ہو تو حلم اختیار کر۔

۲۱۲۶ — اَلْعَدْلُ اَنَّکَ اِذَا ظَلَمْتَ اَنْصَفْتَ وَ الْفَضْلُ اَنَّکَ اِذَا قَدَرْتَ عَفَوْتَ۔

عدل یہ ہے کہ جب تو ظلم کرنا چاہے تو انصاف سے کام لے اور فضل یہ ہے کہ جب تو قدرت پائے تو معاف کرے۔

۲۱۲۷ —— الوفاء حفظ الذمام، والمروة تعهد
وفا (انسانی) حرمت کی حفاظت کا نام ہے، اور مروت

ذوی الارحام۔
قرابت داروں کی پاسداری کو کہا جاتا ہے۔

۲۱۲۸ —— المرء یتغیر فی ثلاث: القرب من الملوك
انسان تین موقعوں پر بدل جاتا ہے: حاکموں کی نزدیکی پانے پر،

والولایات والغناء من الفقر؛ فمن لم
حکومت ملنے پر اور غربت کے بعد تونگر بننے پر! جو کوئی ان

یتغیر فی هذه فهو ذو عقل قویم وخلق
تین موقعوں پر نہ بدلا وہ مضبوط عقل والا اور راست

مستقیم۔
خصلت والا ہے۔

۲۱۲۹ —— المؤمنون لانفسهم متهمون ومن فارط
مومنین اپنے نفس کو الزام دینے والے اور اپنی گزشتہ

زللهم وجلون، وللدنیا عائفون والی
غلطیوں پر دہشت زدہ رہنے والے۔ دنیا کو ناخوشگوار

جاننے والے،

الآخرۃ مشتاقون والی الطاعات مسارعون۔
آخرت کے مشتاق اور طاعتوں پر سبقت کرنے والے ہوتے ہیں۔

۲۱۳۰ —— السیف فاتق والدین راتق : فالدین یامر
تلوار پھاڑ دینے والی اور دین جوڑ دینے والا ہے پس دین نیکی
بالمعروف والسیف ینھی عن المنکر، قال
کا حکم دیتا ہے اور تلوار بدی سے روکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ
اللہ تعالیٰ : ولکم فی القصاص حیوۃ۔
کا ارشاد ہے کہ تمھارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

۲۱۳۱ —— المعروف لا یتم الا بثلاث : بتصغیرہ
نیکی مکمل نہیں ہوتی مگر تین باتوں کے ذریعہ : اس کو چھوٹا
وتعجیلہ فانک اذا صغرتہ فقد عظمتہ
سمجھنے پر اور اس کو جلدی کرنے پر کیونکہ جب تو نے اس کو چھوٹا
واذا عجلتہ فقد ھناتہ واذا سترتہ
جانا گویا اس کو عظیم کیا اور جب اس کو جلدی کیا تو اس کو
فقد تممتہ۔
خوشگوار بنا دیا اور جب تو نے اس کو چھپایا تو گویا
اس کو پورا کر دیا۔

٢١٣٢ — الاقاویل محفوظة والسرائر مبلوة
گفتار کو محفوظ کیا جاتا ہے اور باطن کو آزمایا جاتا ہے۔
وکل نفس بما کسبت رھینة۔
اور ہر نفس اس نے جو کچھ کمایا ہے اس کا گروی ہے۔

٢١٣٣ — الناس منقوصون مدخولون الا من عصم
انسان نقص اور خلل رکھنے والے ہیں سوائے ان کے
اللہ سبحانہ: سائلھم متعنت و
جن کو اللہ سبحانہ نے معصوم کیا۔ ان میں سوال کرنے والے
ومجیبھم متکلف یکاد افضلھم رایا
بدنیت اور جواب دینے والے ریاکار ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان
ان یردہ عن فضل رایہ الرضی و
میں سب سے اچھی رائے رکھنے والا اپنی سوچ میں یا اپنے
والسخط، ویکاد اصلبھم عودا تنکاہ
غیظ وغضب میں اپنی رائے تبدیل کردے اور یہ بھی ممکن
اللحظة وتستحیلہ الکلمة الواحدة۔
ہے کہ ان میں جو ستون کی طرح مضبوط ہے وہ ایک نگاہ سے
ناسور میں مبتلا ہوجائے یا اس کو ایک کلمہ گھلا دے۔

۲۱۳۴ —— اَلنَّاسُ فِی الدُّنْیَا عَامِلَانِ عَامِلٌ فِی
اس دنیا میں انسان دو قسم کے عمل کرنے والے ہیں، دنیا
الدُّنْیَا لِلدُّنْیَا قَدْ شَغَلَتْهُ دُنْیَاهُ عَنْ
میں دنیا کے لیے عمل کرنے والے کہ جن کی دنیا نے ان کی
آخِرَتِهٖ یَخْشٰی عَلٰی مَنْ یَخْلُفُ الْفَقْرَ وَ
آخرت سے غافل کر دیا کہ جو اپنے جانشینوں کی غربت سے
یَأْمَنُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ فَیُفْنِیْ عُمُرَهٗ فِیْ مَنْفَعَةِ
خوفزدہ ہیں مگر اپنے نفس کی محتاجی سے بے پرواہ ہیں
غَیْرِهٖ وَعَامِلٌ فِی الدُّنْیَا لِمَا بَعْدَهَا فَجَائَهُ
اور اپنی عمر کو اپنے غیر کی بھلائی میں فنا کر رہے ہیں اور
الَّذِیْ لَهٗ بِغَیْرِ عَمَلٍ فَاحْرَزَ الْحَظَّیْنِ
دوسرے دنیا میں بعد کے لیے عمل کرنے والے (یعنی آخرت)
مَعًا وَمَلَكَ الدَّارَیْنِ جَمِیْعًا۔
پس اس کے پاس بغیر عمل کے اس کا نصیب پہنچ گیا پس اس نے
دنیا میں اپنے دونوں حصے جمع کیے اور آخرت میں دونوں کا مالک بن گیا

۲۱۳۵ —— اَللّٰهُمَّ احْقِنْ دِمَائَنَا وَدِمَائَهُمْ وَاَصْلِحْ
(دعا) پروردگار ہمارے خون اور ان کے خون کو بہنے سے

ذات بیننا وبینھم وانقذھم من
حفاظت میں رکھ اور ہمارے اور ان کے درمیان رنجشوں کو

ضلالتھم حتی یعرف الحق من جھلہ
دور کردے اور ان کو ان کی گمراہی سے رہا کر یہاں تک کہ وہ

ویرعوی عن الغی والعدوان من لھج بہ۔
لوگ جو جاہل ہیں حق کو پہچان لیں اور گمراہی سے باز آجائیں
اور غداری کی ہوس سے رک جائیں۔

۲۱۳۶ —— العقل ان تقول ما تعرف وتعمل بما
عقل یہ ہے کہ تجھے اپنے قول کی معرفت ہو اور جس چیز

تنطق بہ۔
سے متعلق تیرا کلام ہو اس پر تو عمل کر رہا ہو۔

۲۱۳۷ —— اربع من اعطیھن فقد اعطی خیر الدنیا
چار چیزیں ہیں جس کو عطا کر دی گئیں تو گویا اس کو دنیا

والآخرۃ: صدق حدیث، واداء امانۃ
اور آخرت کا خیر عطا کر دیا گیا۔ صدقِ کلام، ادائیگی امانت

وعفۃ بطن وحسن خلق۔
شکم کی (حرام سے) پاکیزگی اور حسنِ اخلاق۔

۲۱۳۸ — اربع تشین الرجل، البخل، والکذب، والشرہ، وسوء الخلق۔
چار چیزیں آدمی کو عیب دار کرتی ہیں۔ کنجوسی، جھوٹ، حرص اور بدخلقی۔

۲۱۳۹ — التواضع راس العقل والتکبر راس الجھل۔
انکساری سرِ عقل اور تکبر سرِ جہل ہے۔

۲۱۴۰ — السخاء ثمرۃ العقل والقناعۃ برھان النبل۔
سخاوت عقل کا پھل اور قناعت بلند مرتبہ کی دلیل ہے۔

۲۱۴۱ — الکریم عند اللہ محبور مثاب و عند الناس محبوب مھاب۔
مردِ کریم اللہ کے نزدیک شاد اور ثواب پائے ہوئے ہے اور انسانوں کے درمیان محبوب اور صاحبِ ہیبت ہے۔

۲۱۴۲ — الشر اقبح الابواب وفاعلہ شر الاصحاب۔
شر بدترین دروازوں میں سے ہے اور اس کا کرنے والا

بدترین افراد میں سے ہے۔

۲۱۴۳ ــــــ العِفّة تضعف الشّهوة۔

عفّت جسمانی خواہشات کو کمزور کردیتی ہے۔

۲۱۴۴ ــــــ الصّدقة تستنزل الرّحمة۔

صدقہ رحمت کے نزول کا باعث ہے۔

۲۱۴۵ ــــــ البلاغة ان تجیب فلا تبطئ و تصیب فلا تخطئ۔

بلاغت یہ ہے کہ تو جواب دے اور ہچکچائے نہیں اور درست جواب دے کہ خطا نہ ہو۔

۲۱۴۶ ــــــ العقل یهدی وینجی والجهل یغوی ویردی۔

عقل ہدایت کرتی ہے نجات دیتی ہے اور جہالت گمراہ کرتی ہے اور ہلاک کردیتی ہے۔

۲۱۴۷ ــــــ الجواد فی الدّنیا محمود و فی الاخرة مسعود۔

عطا کرنے والا دنیا میں قابلِ تعریف اور آخرت میں نیک بخت قرار پاتا ہے۔

۲۱۴۸ —— اَلنُّبلُ بِالتَّحَلِّی بِالجُودِ وَالوَفَاءِ بِالعُهُودِ۔

سربلندی جود و سخا سے آراستہ ہونے اور عہد و پیمان کو پورا کرنے میں ہے۔

۲۱۴۹ —— اَلتَّقوٰی لَاعِوَضَ عَنہُ وَلَاخَلَفَ فِیہِ۔

تقویٰ کا نہ تو کوئی عوض ہو سکتا ہے اور نہ اس کی نیابت ہو سکتی ہے۔

۲۱۵۰ —— اَلمُؤمِنُ مَن تَحَمَّلَ اَذَی النَّاسِ وَلَا یَتَأَذّٰی اَحَدٌ بِہِ۔

مومن وہ ہے جو انسانوں کی اذیت کو برداشت کرے اور اس سے کسی کو اذیت نہ پہنچے۔

۲۱۵۱ —— اَلخَوفُ مِنَ اللّٰہِ فِی الدُّنیَا یُؤمِنُ الخَوفَ فِی الآخِرَۃِ مِنہُ۔

اللہ کا دنیا میں خوف اس کے آخرت کے خوف سے امان دیتا ہے۔

۲۱۵۲ —— اَلقَرِینُ النَّاصِحُ ھُوَالعَمَلُ الصَّالِحُ۔

نصیحت کرنے والا ہمراہی دراصل ایک صالح عمل ہے۔

۲۱۵۳ —— اَلطَّاعَۃُ وَفِعلُ البِرِّ ھُمَا المَتجَرُ الرَّابِحُ۔

اطاعت اور نیکی کا فعل دونوں سودمند تجارت ہیں۔